اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۙ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ

جو لوگ ایمان لائے ان کا دوست اللہ ہے کہ اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لے جاتا ہے۔

کلامِ الٰہی و اسمائے الٰہی

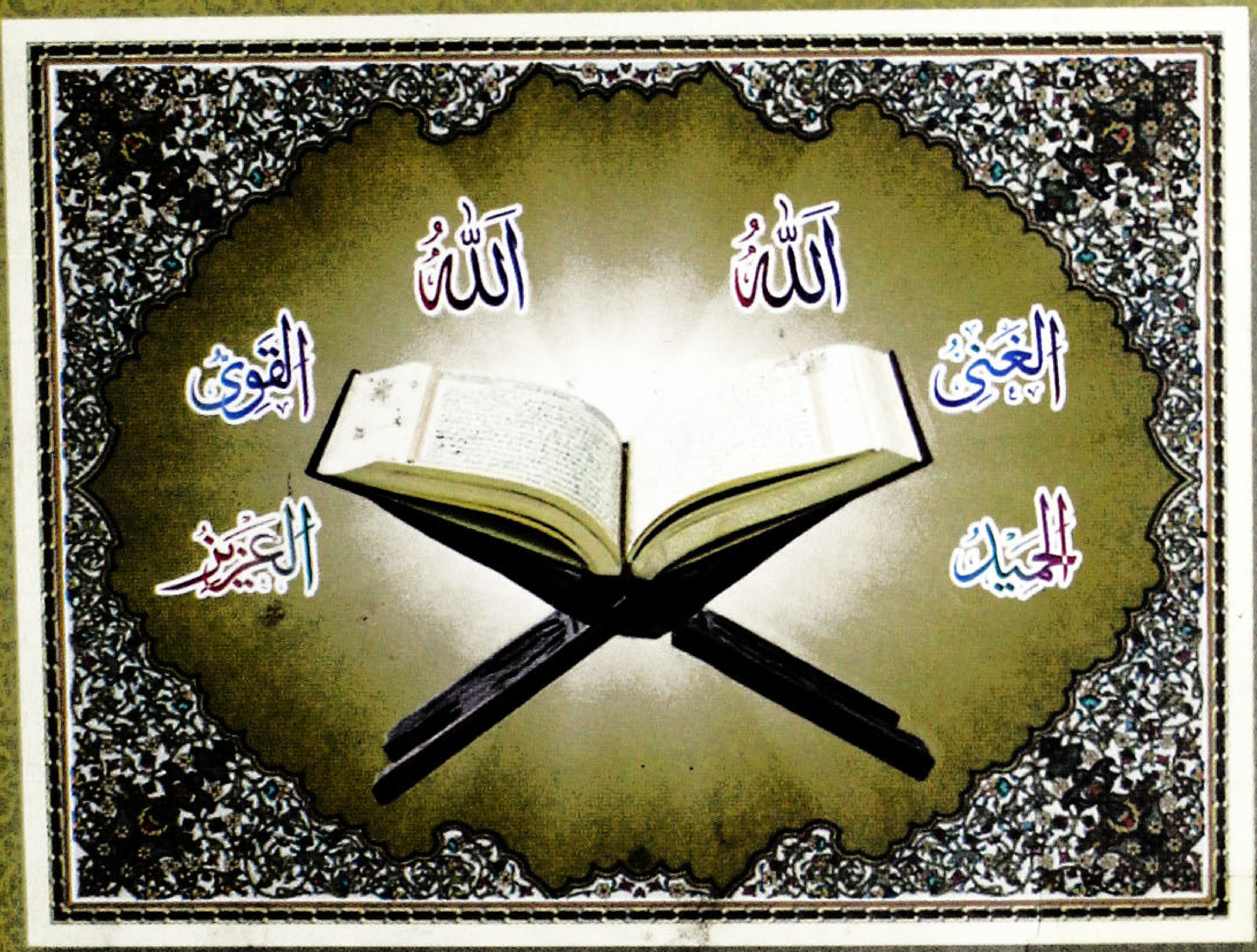

مصنف

زاہد محمد خان

Marfat.com

JAMIA FAROOQIA
P.O.Box 11020, KARACHI 25, P.C. 75230 PAKISTAN

الجامعۃ الفاروقیۃ
صندوق بریدی رقم 11020، کراتشی رقم 25، الرمز البریدی 75230 باکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوهُ بِهَا﴾.(الأعراف:180)

ترجمہ: اور اسمائے حسنیٰ (اچھے اچھے) اللہ ہی کے ہیں، لہٰذا اسکو انہی ناموں سے پکارو۔

اللہ تعالیٰ کے یہ اسمائے حسنیٰ کلام الٰہی میں بیش بہا قیمتی موتیوں کی طرح بکھرے ہوئے ہیں، جو کہ قرآن کریم کے ساتھ مضبوط تعلق رکھنے والے خوش نصیب حضرات کو اندھیری رات میں روشن ستاروں کی طرح چمکتے دمکتے نظر آتے ہیں۔

چناں چہ متعدد مقامات پر ارشادات ربانی میں تین اسمائے مبارکہ اکٹھے بلا فصل آئے ہیں، جب کہ سورۃ الحشر کی آخری تین آیات میں تسلسل کے ساتھ نظمِ قرآنی کی معطر لڑی میں پروئے ہوئے اسمائے مبارکہ دیکھ اور پڑھ کر جہاں ایک طرف اطمینان قلبی کی صورت میں ارشاد باری تعالیٰ :"الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب" پر شرحِ صدر میں مزید اضافہ ہوتا ہے تو دوسری طرف اللہ عزوجل کے اسمائے مبارکہ پڑھنے، یاد کرنے اور ان کے ذریعے دعائیں مانگنے کی اہمیت مزید اجاگر ہوتی ہے۔

اسمائے حسنیٰ کی تعداد کیا ہے؟ اور یہ کون کون سے ہیں؟ تو واضح رہے کہ ان کی حتمی تعداد کا مخلوق کو علم نہیں اور نہ اس کی کھوج لگانے میں وقت ضائع کرنا چاہیے، ایک مسلمان کی ذمہ داری یہ ہے کہ اپنی عاجزی اور لاچاری کا اظہار کرتے ہوئے اسے اللہ بزرگ و برتر کے حوالہ کردے اور حتی المقدور اسمائے مبارکہ اور ان کے معانی ومقاصد جان کر چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، اترتے چڑھتے، الغرض ہر وقت عموماً اور بارگاہ الٰہی میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے وقت خصوصاً ان کا ورد کرکے اپنے دل کو اطمینان بخشنے کے ساتھ ساتھ اپنی دعاؤں کو مستجاب بنائے۔

چوں کہ امتِ مسلمہ اس حوالے سے ہمیشہ غفلت اور لاپرواہی کا شکار چلتی چلی آرہی ہے، جب کہ دوسری طرف علماء ربانیین نے اپنے فرض منصبی کا حق ادا کرتے ہوئے شب و روز ایک کرکے اسے اس بے اعتنائی کے

HEAD OFFICE: SHAH FAISAL COLONY, BLOCK 4, KARACHI 25, PAKISTAN. TEL: 4571132-4573865 FAX: 4571525.

Marfat.com

JAMIA FAROOQIA
P.O.Box 11020, KARACHI 25, P.C. 75230 PAKISTAN

الجامعۃ الفاروقیۃ
ص.ب. رقم 11020، کراتشی رقم 25، الرمز البریدی 75230 باکستان

بھنور سے نکالنے کی انتھک کوششیں کی ہیں اور یقیناً انہیں کوششوں کا ثمر ہے کہ آج تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے چودہ سو سال گزرنے کے باوجود دنیا کے چپے چپے، کونے کونے میں اللہ بزرگ و برتر کے نام لیوا کثیر تعداد میں موجود ہیں اور نہ صرف موجود ہیں بلکہ ان کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ فللہ الحمد علی ذلك.

زیرِ نظر کتاب ''کلام الٰہی واسمائے الٰہی'' انہی مساعی جمیلہ کے سلسلۂ ذھبیہ کی ایک مبارک اور گراں قدر کڑی ہے جو کہ محترم جناب زاہد محمد خان صاحب زید مجدہم کی تالیفِ لطیف ہے، مؤلف موصوف نے اپنی تالیف کو نو ابواب میں تقسیم کر کے مختلف زاویوں اور جہات سے اسمائے الٰہی کے اثرات، انوارات اور برکات کا بغور جائزہ لیا ہے اور موضوع سے متعلق قابلِ قدر مواد جمع کیا ہے۔

اللہ رب العزت مؤلف موصوف کی اس کاوش کو حسنِ قبول عطا فرمائے، زورِ قلم میں اضافہ اور علم وعمل میں برکت عطا فرمائے اور اس مبارک محنت کو موصوف اور ہم سب کے لیے صدقۂ جاریہ اور امتِ مسلمہ کے لیے نافع بنائے۔

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

سلیم اللہ خان

شیخ الحدیث حضرت مولانا (سلیم اللہ خان) صاحب زید مجدھم
بانی ومہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان
صدر اتحاد تنظیمات مدارس، پاکستان
۱۹/ رجب المرجب ۱۴۳۴ھ/ ۳۰/ مئی ۲۰۱۳ء

HEAD OFFICE: SHAH FAISAL COLONY, BLOCK 4, KARACHI 25, PAKISTAN. TEL: 4571132-4573865 FAX: 4571525.

Marfat.com

کلام الٰہی
واسمائے الٰہی

DATA ENTERED

مصنّف

زاہد محمد خان

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مؤلف کتاب ہذا محفوظ ہیں

ضروری وضاحت

نام مصنف: زاہد محمد خان

نام کتاب: کلامِ الٰہی و اَسمائے اِلٰہی

تزئین: محمد عاصم،علی احمد Mob: 03212103497
Email: alidesign313@gmail.com

اشاعتِ اوّل ۶/رجب المرجب ۱۴۳۴ھ مطابق ۱۷/مئی ۲۰۱۳ء

تعداد: ۱۱۰۰

قیمت: روپے

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	تقریظ: مولانا ماجد مسعود رحمت اللہ، ناظم مدرسہ صولتیہ، مکہ مکرمہ	۸
۲	تقریظ: الشیخ عبداللہ المدنی البرنی (ابواحمد)، مدینہ منورہ	۱۰
۳	تقریظ: (مولانا ڈاکٹر) عبدالرزاق اسکندر، مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی	۱۱
۴	وضاحت پروف ریڈنگ	۱۲
۵	مختصر تعارف کتاب	۱۳
۶	اِنتساب	۱۴
۷	پیغام خاص	۱۵
۸	حمد	۱۶
۹	نعت ختم خانۂ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم)	۱۷
۱۰	نذرانۂ عقیدت دَر بارگاہِ نبوت ﷺ	۱۸
۱۱	مناجات بدرگاہِ قاضیُ الحاجات	۱۹
۱۲	حَمد وثنا باری تعالیٰ	۲۰
۱۳	اِظہارِ تشکُّر	۲۳
	باب......۱	
۱۴	حرفِ آغاز	۲۵
۱۵	اِبتدائیہ	۳۰
۱۶	اَب کچھ اس کتاب کے بارے میں	۳۶

Marfat.com

۱۷	قرآن کی فریاد (نظم)	۴۱
	باب......۲	
۱۸	کلامِ اِلٰہی واَسمائے اِلٰہی	۴۲
۱۹	تین کے طاق عدد کی اہمیت	۵۵
۲۰	اَللّٰہ تعالیٰ کے ناموں کے ساتھ دعا کرنا	۵۷
۲۱	اَسمائے اِلٰہی طاق عدد میں	۵۹
	باب......۳	
۲۲	فہرست نمبر۱: آیات اَسمائے اِلٰہی طاق عدد میں	۶۱
	باب......۴	
۲۳	طاق عدد اَسمائے اِلٰہی، بتّیس[۳۲] سورتوں میں	۱۰۱
۲۴	فہرست نمبر۲: قرآن کریم کی سورتوں کی فہرست	۱۰۲
۲۵	چارٹ نمبر۱- حوالہ طاق عدد اَسمائے اِلٰہی مع آیات نمبر	۱۰۵
۲۶	فہرست نمبر۳: تین کے طاق عدد والے پارے	۱۱۱
	باب......۵	
۲۷	چارٹ نمبر۲- چھبیس[۲۶] اَسمائے اِلٰہی ایک سو باسٹھ[۱۶۲] آیات میں	۱۱۲
۲۸	چھبیس[۲۶] اَسمائے اِلٰہی کا انفرادی مطالعہ	۱۱۴
۲۹	نقشہ نمبر۱- چھبیس[۲۶] اَسمائے اِلٰہی مع انفرادی مجموعی تعداد	۱۱۶
۳۰	نقشہ نمبر۲- خلاصہ کل تعداد ہر ایک اسم اِلٰہی	۱۳۷
۳۱	ذکر چار[۴] اَسمائے اِلٰہی کی تکرار پر	۱۳۸
	باب......۶	
۳۲	نقشہ نمبر۳- ایک ہی جیسے اَسمائے اِلٰہی یک جا ایک نظر میں.	۱۴۰

Marfat.com

۳۳	تین کے طاق عدد میں آئے ہوئے اسمائے حسنیٰ کا خلاصہ	۱۵۲
	باب......۷	
۳۴	جدول نمبرا۔ چھبیس ۲۶ اسمائے الٰہی	۱۵۵
۳۵	حمد، اللہ تعالیٰ کے ننانوے ۹۹ نام	۱۵۶
۳۶	تعارف اسماءُالحسنیٰ	۱۵۷
۳۷	اسماءُالحسنیٰ کی صحیح تعداد اور اسم اعظم	۱۵۹
۳۸	(۱)...... اَللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ (شرح چھبیس ۲۶ اسماءِ الٰہی)	۱۶۰
۳۹	(۲)......اَلْبَصِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ	۱۶۸
۴۰	(۳)......اَلتَّوَّابُ جَلَّ جَلَالُہٗ	۱۷۱
۴۱	(۴)......اَلْحَکِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ	۱۷۵
۴۲	(۵)......اَلْحَلِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ	۱۷۷
۴۳	(۶)......اَلْحَمِیْدُ جَلَّ جَلَالُہٗ	۱۷۹
۴۴	(۷)......اَلْخَبِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ	۱۸۱
۴۵	(۸)......اَلرَّحْمٰنُ جَلَّ جَلَالُہٗ	۱۸۲
۴۶	(۹)......اَلرَّحِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ	۱۸۴
۴۷	(۱۰)......اَلرَّءُوْفُ جَلَّ جَلَالُہٗ	۱۸۷
۴۸	(۱۱)......اَلسَّمِیْعُ جَلَّ جَلَالُہٗ	۱۸۹
۴۹	(۱۲)......اَلشَّاکِرُ جَلَّ جَلَالُہٗ	۱۹۲
۵۰	(۱۳)......اَلشَّکُوْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ	۱۹۴
۵۱	(۱۴)......اَلْعَزِیْزُ جَلَّ جَلَالُہٗ	۱۹۶
۵۲	(۱۵)...... اَلْعَفُوُّ جَلَّ جَلَالُہٗ	۱۹۹

Marfat.com

۵۳	(١٦)......اَلْعَلِیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ	۲۰۲
۵۴	(١٧)......اَلْعَلِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ	۲۰۴
۵۵	(١٨)......اَلْغَفُوْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ	۲۰۷
۵۶	(١٩)......اَلْغَنِیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ	۲۱۱
۵۷	(٢٠)......اَلْقَدِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ	۲۱۴
۵۸	(٢١)......اَلْقَهَّارُ جَلَّ جَلَالُہٗ	۲۱۷
۵۹	(٢٢)......اَلْقَوِیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ	۲۲۰
۶۰	(٢٣)......اَلْکَبِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ	۲۲۳
۶۱	(٢٤)......اَللَّطِیْفُ جَلَّ جَلَالُہٗ	۲۲۵
۶۲	(٢٥)......اَلْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُہٗ	۲۲۸
۶۳	(٢٦)......اَلْوَاسِعُ جَلَّ جَلَالُہٗ	۲۳۰
	باب......۸	
۶۴	دُعا میں اَسمائے اِلٰہی کا ذکر	۲۳۲
۶۵	دُعا ایک زبردست عمل ہے	۲۳۵
۶۶	دُعا مانگنے کے قرآنی اَحکامات، آداب وطریقے	۲۳۶
۶۷	دُعا سے متعلق اَحادیث کی تعلیمات	۲۴۱
۶۸	ترتیبِ دُعا	۲۴۴
۶۹	اِہتمامِ دُعا	۲۴۶
۷۰	دعا میں حمد وثنا کرنے کی چند مثالیں	۲۴۸
۷۱	دعا میں درود شریف کا پڑھنا	۲۵۰
۷۲	چند دیگر درود شریف	۲۵۱

Marfat.com

۷۳	قبل دعا شکرانۂ نعمت کا ذکر	۲۵۲
۷۴	دعا میں اِستغفار کا عمل	۲۵۳
۷۵	توبہ کرنے کی شرائط	۲۵۴
۷۶	اِستغفار کرنے کی برکت	۲۵۵
۷۷	اِستغفار کے دعائیہ کلمات قرآن کریم میں	۲۵۹
۷۸	اِستغفار کے دعائیہ کلمات احادیث میں	۲۶۲
۷۹	مقصدِ دعا مع ذکر اَسمائے اِلٰہی تین کے طاق عدد میں بطور واسطہ	۲۶۴
	باب......۹	
۸۰	اُمّتِ مسلمہ کی بے بسی	۲۶۹
۸۱	نظم 'فریاد' (اَرمُغانِ حالی) مولانا الطاف حسین حالیؒ	۲۸۰
۸۲	کلماتِ اختتامیہ	۲۸۴
۸۳	مناجات	۲۸۵
۸۴	کِتابیات	۲۸۷

Marfat.com

تقریظ

مولانا ماجد مسعود رحمت اللہ، ناظم مدرسہ صولتیہ، مکہ مکرمہ، سعودی عربیہ

(مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کا سب سے قدیم پہلا مدرسہ ہے جو ۱۲۹۰ھ مطابق ۱۸۷۳ء میں مولانا رحمت اللہؒ کیرانہ ضلع مظفرنگر، یوپی (انڈیا) نے قائم فرمایا۔)

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی اشرف المرسلین وسید النبیین سیدنا وشفیعنا محمد وعلی الہ وصحبہ اجمعین اما بعد

اللہ تبارک وتعالیٰ نے آسمان سے زمین پر اور زمین کی تمام مخلوقات پر عجیب وغریب قسم کی متعدد اور کئی قسم کی مختلف نعمتیں نازل فرمائی اور روز بروز نازل ہورہی ہیں، ان نعمتوں کا ذکر کرنا اوران کی تمام تفصیلات میں بحث کرنا اور بیان کرنا بہت زیادہ لمبا اور لامحدود کام ہے جس کا یہ موقعہ اور مقال اور مقام نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان متعدد اور مختلف نعمتوں کا ذکر فرما کر تمام مخلوقات کو متنبہ فرمایا اور شکر ادا کرنے کی ہدایات، احکامات اور ترغیب دی ہے۔ ان جلیل القدر عظیم المرتبت میں سب سے بڑی اور اوّلین نعمت دین اسلام ہے، اس کے بعد قرآنِ عظیم بھی بہت بڑی نعمت ہے جو دین اسلام کے احکامات و ہدایات اور اُصول وضوابط اور قدر ومرتبت کی طرف توجہ دلاتا ہے، اس عظیم الشان نعمت کبریٰ یعنی قرآنِ عظیم کی اُمت مسلمہ نے ہر زمانہ اور ہر جگہ بہت بڑی بڑی خدمات انجام دی ہیں۔ قرآن کریم کی درس وتدریس، تحفیظ وتجوید، نشرواشاعت، تبلیغ ودعوت، کتابت وطباعت، تفسیر وتفہیم اور دیگر مختلف خدمات میں علماء وصلحاء امت نے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ علماء اور اہلِ قرآن اور اہلِ علم نے قرآن کریم کی کیا کیا خدمات انجام دی ہیں جن کا ذکر اور بیان کرنا مستقل الگ باب اور بحث ہے۔ قرآن کریم کی تفسیر، معانی، الفاظ، تشریح، نحو، بلاغت، صرف، اعداد وشمار، ملائکہ کرام، انبیاء عظام، تشابھات، ناسخ ومنسوخ، اصول وضوابط پر اور مختلف مضامین وموضوعات پر علماء کرام نے کیا کیا خدمات وتالیفات وتصنیفات مختلف زبانوں اور کئی ملکوں میں اور سابق

Marfat.com

زمانوں میں انجام دی ہیں جن سے قرآنِ عظیم کی اہمیت اور درجہ ومقام کا اندازہ ہوا اور ہو رہا ہے اور تا قیامت ہوتا رہے گا۔

"کلامِ الٰہی میں جن مختلف اور متعدد مخلوقات اور نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں اسمائے الٰہی بھی ہیں۔ مکرم ومحترم جناب زاہد محمد خان صاحب نے اسماءِ الٰہی پر محنت کی ہے، جن کا ذکر قرآنِ کریم میں آیا ہے، ان اسماء کی تعداد، خصوصیات، معانی اور ان کا درجہ وغیرہ کے متعلق ایک مخصوص کتاب میں جمع کر دیا ہے، جس کا نام "کلامِ الٰہی واَسمائے الٰہی ہے"، پرانے زمانوں میں جن علماء کرام نے قرآنِ کریم کی خدمات پر محنتیں کی ہیں، تو یہ نیا سلسلہ اور نئی کتاب کا اسی سلسلہ سے رابطہ اور اتصال ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور باعث خیر وبرکت اور موجبِ منفعت بنائے تاکہ تمام مسلمان اس کتاب سے عظیم فائدے حاصل کریں اور اسماءِ الٰہی کی قدر کو جانیں اور پہنچانیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ یہ کتاب ان کے لیے ذخیرہ آخرت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ قرآنِ کریم کی خدمت میں لگا کر قبول فرمائے، آمین۔

ماجد مسعود رحمت اللہ
مدرسہ صولتیہ، مکہ معظّمہ
۲/مارچ ۲۰۱۳ء

Marfat.com

تقریظ

الشیخ عبداللہ المدنی البرنی (ابواحمد)

استاذ التفسیر والحدیث الشریف والفقة
المدینة المنورة زادھا اللہ سکینة
سعودی عربیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد خاتم النبیین وامام المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین اما بعد

محترم المقام جناب زاہد خان صاحب نے اسمائے الٰہی کے موضوع پر ایک عمدہ کتاب مرتب فرمائی ہے اوران مبارک ناموں کا ترجمہ بھی لکھا ہے اورتشریح بھی حسین انداز میں تحریر فرمائی ہے، خاص طور پر جن سورتوں میں اسمائے حسنٰی طاق عدد میں آئے ہیں ان کا انتخاب کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں کا تعلق قوی کرنے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت وقدرت پر یقین کو بڑھانے کے لیے ان شاءاللہ تعالیٰ اس کتاب کا مطالعہ بہت مفید ہوگا۔

اسمائے حسنٰی کا جو عدد سورتوں کے اعتبار سے لکھا گیا ہے اُمید ہے کہ خوب عرق ریزی، محنت اور کامل احتیاط کے ساتھ یہ کام ہوا ہوگا، پھر بھی میں نصیحت کرتا ہوں کہ طباعت سے قبل بار بار اس کا مراجعہ کرلیا جائے۔ اوران کتابوں کا حوالہ ضرور دیا جائے جہاں سے اسمائے حسنٰی کی تشریح اخذ کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ مرتب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور پڑھنے والوں کو اس کتاب سے صحیح استفادہ کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

وصلی اللہ علیہ وسلم علیٰ نبیہ وحبیبہ سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین

عبداللہ المدنی البرنی (ابواحمد)
ابن حضرت مفتی محمد عاشق الٰہی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ
۵/مارچ ۲۰۱۳ء

Marfat.com

تقریظ

(مولاناڈاکٹر) عبدالرزاق اسکندر

مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

الحمد للہ و کفی و سلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی، اما بعد:

''کلامِ اِلٰہی واَسماءِ اِلٰہی'' کے عنوان سے اس رسالہ کا موضوع نمایاں ہے، قرآنِ کریم میں جہاں جہاں اَسماءِ اِلٰہی مذکور ہیں ان کی نشاندہی کی کوشش کی گئی ہے، کلامِ اِلٰہی اور پھر اَسمائے اِلٰہی سے نسبت اس کاوش کی عظمت کے لیے کافی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ کوشش بارآور ثابت ہو، مؤلف محترم (جناب زاہد محمد خان صاحب) کے لیے وسیلۂ نجات اور ذخیرۂ آخرت ثابت ہو اور جملہ قارئین کے لیے باعثِ خیر وبرکت ثابت ہو۔ آمین۔

وصلی اللہ وسلم علٰی سیدنا و مولانا محمد وعلٰی اٰلہ وصحبہ اجمعین

فقط والسلام
(مولاناڈاکٹر) عبدالرزاق اسکندر
مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
یکم اپریل ۲۰۱۳ء

Marfat.com

وضاحت پروف ریڈنگ

عزیز قارئینِ کرام!

اس کتاب کی فائنل پروف ریڈنگ میں نے بذات خود حرمین شریفین میں انتہائی محنت سے کی ہے۔ اس کی ابتدا عین حجرِ اسود، باب ملتزم کے سامنے مطاف کے علاقے سے ہوئی پھر مختلف جگہوں پر حرمِ بیت اللہ میں یہ سلسلہ جاری رہا۔ حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کا زیادہ حصہ اصحاب صفہ پر دیکھا گیا۔ لیکن انسان بشر ہے اور خطا سے خالی نہیں ہے اپنی ہر ممکن کوشش کے باوجود اگر اس میں اب بھی کوئی غلطی یا خطا رہ گئی ہو تو میری رہنمائی فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اسے درست کر لیا جائے۔

جزاکم اللہ خیرا فی الدنیا والاٰخرۃ

زاہد محمد خان

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

مختصر تعارف کتاب

نامِ کتاب: کلامِ اِلٰہی و اَسمائے اِلٰہی

ماخذ مضمون: قرآن کریم

آغازِ کتاب: ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ مطابق ۱۲ ستمبر ۲۰۰۹ء، بروز ہفتہ

وقتِ آغاز: شام ۴ بج کر ۵۸ منٹ، قبل نمازِ عصر

پس منظر: اَللّٰہ ﷻ نے میرے ذہن میں یہ کام یکا یک ڈالا۔ خواب میں اَسمائے اِلٰہی کے مَناظر روزانہ مُسلسل نظر آتے رہے۔ اس طرح دو ماہ میں اَللّٰہ تبارک وتعالیٰ کے فضل سے کتاب کا اساسی (بنیادی) موضوع مکمل ہوگیا۔ جب کہ درمیان میں وقفے بھی رہے۔ بہرحال اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ یہ عظیم کام صرف اَللّٰہ تعالیٰ کی نصرت ہی سے ہوا ہے۔ هٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ

تکمیلِ کتاب: ۹ شعبان ۱۴۳۱ھ مطابق ۲۲ جون ۲۰۱۰ء
بروز جمعرات، بعد عصر شام ۶ بج کر ۴۵ منٹ

مصنّف: زاہد محمد خان 03062479255
جنید زاہد 03212103723
Email: zjunaid@hotmail.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنتساب

اے اَحکَمُ الحَاکِمِین میں ایک بندۂ گمنام تیری نعمتوں کا معترف وممنون ہوں، تیری بارگاہ میں محمد ﷺ پر دُرودو سَلام پیش کرتے ہوئے اس ادنیٰ سی کاوِش کو اپنے والدین مرحومین اور اپنے شہید بیٹے کی طرف مَنسُوب کرتا ہوں جن کی شَبانہ روز دعاؤں اور نیک تمناؤں کی بَرکت سے تو نے مجھے اس خدمت کے قابل بنایا اور مُلتجی بھی ہوں کہ تو اپنی رحمت سے انہیں جنت الفردوس کے اَعلیٰ درجات عطا فرمادے۔

آمین یا اَرحم الرَّاحمین.

Marfat.com

پیغامِ خاص

قارئین سے میری نہایت عاجزانہ گزارش ہے کہ برائے کرم آپ یہ کتاب سرسری نہ پڑھیں بلکہ جب آپ کا ذہن پڑھنے کی طرف مائل ہو تو مطالعہ کے ساتھ اس کا پیغام بھی سمجھیں۔ کاش یہ کتاب آپ کے لئے 'اصل کتاب' قرآن کریم کی طرف متوجہ ہونے کا سبب بن جائے۔

کتاب کی اشاعت کے مقاصد

(۱)......اَللہ تعالیٰ کے اَحکام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنا۔

(۲)......قرآن کریم کی تلاوت روزانہ سلسلہ وار مع معنیٰ و تفسیر کرنا۔

(۳)......اَللہ ﷻ کا پیغام بندوں تک پہنچا کر خدمت خلق کرنا اور اُمّتِ مُسلمہ کے لئے خصوصی دعائیں کرنا۔

(۴)......اس کتاب کی اشاعت کو اپنی شہرت، ناموری اور تجارت کا ذریعہ نہ بنانا۔

Marfat.com

حمد

قابلِ حمد و ثنا اے میرے معبود ہے تو
گل میں غنچے میں ہر اک ذرّہ میں موجود ہے تو

دامنِ آرزو بھرتا ہے ہر اِک سائل کا
قبلۂ آرزو و کعبۂ مقصود ہے تو

تری درگاہ میں یکساں ہیں امیر اور غریب
سب کا مالک ہے تو آقا ہے تو معبود ہے تو

قیصر و جم بھی جھکاتے ہیں یہ کہہ کر گردن
یہ حقیقت ہے کہ ہم عبد ہیں معبود ہے تو

مُضطرب ہو کے تڑپتے ہیں جبینوں میں مُدام
ناز سجدوں کو ہے ساجد ہیں وہ مسجود ہے تو

بھر دے بھر دے دُرِ مقصود سے دامن میرا
میں ہوں مجبورِ محض گوہرِ مقصود ہے تو

خستہؔ جائے تو کہاں چھوڑ کے یہ در یا رب
تو خطا بخش کہ ستار ہے معبود ہے تو

نادر الکلام علیم داد خان خستہؔ

یہ ایماں ہے میرا ربّ محمد ﷺ
بجز تیرے خدا کوئی نہیں ہے
کرم بخشش عطا کوئی نہیں ہے
کہیں تیرے سوا کوئی نہیں ہے

ادبؔ گلشن آبادی

Marfat.com

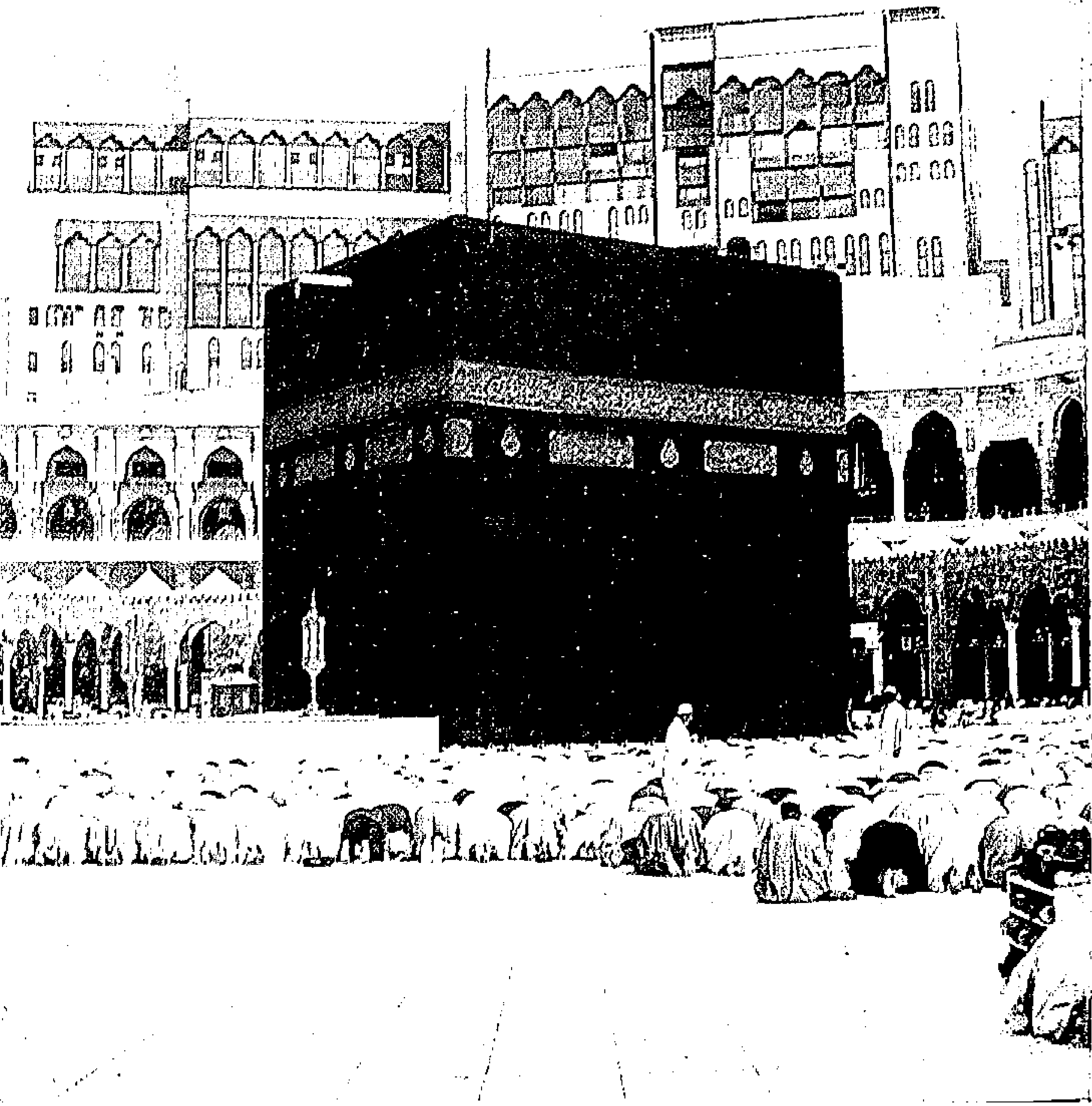

Marfat.com

Marfat.com

خُم خانۂ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم)

نعت

مے خانۂ نبی ہے یہ جب چاہے آ کے پی پُر ہے ہر ایک ساغر و صہبا اٹھا کے پی
دل سے خیالِ ماؤ شما کو مٹا کے پی یہ جام پیت کے ہیں محمد پیا کے پی
دل بھر کے پی لے خوب ہی پی ڈگڈگا کے پی

کہتا ہے مدعی مۓ اُلفت کو ہے حرام پی ہو کبھی تو جانے فقط سن لیا ہے نام
پینا تو پینا دیکھی بھی ہوگی نہ شکل جام ایسے کو لذتِ مۓ گل گُوں سے کیا ہے کام
بے پیش و پس صُبوح کا صُبوح منہ لگا کے پی

اے محتسب نہ بادۂ اُلفت کو کہہ حرام کیا جانے مے پرستوں کا تو عزّ و احترام
ان کا ہے وہ مقام جہاں صبح ہے نہ شام آگے بس اس مقام سے اُللہ کا ہے نام
اے دل تو چھوڑ جھگڑے یہ پیالہ اٹھا کے پی

شیدائی دیکھ بادۂ الفت کے ہیں یہ جام ایک گھونٹ میں حلال ہے ایک گھونٹ میں حرام
چھٹتا نہیں گلاس میرے منہ سے صبح و شام تو نے تو خالی کر دیا مے خانہ ہی تمام
اب بھی اگر ہوس ہو تو بھٹی پہ جا کے پی

رحیم داد خان شیدائی

Marfat.com

نذرانۂ عقیدت دربارگاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم

نعت

آپ کا مرتبہ اِس جہاں میں جیسے خورشید ہو آسماں میں
دوستوں یہ ہے شہرِ مدینہ جس سے اِسلام پھیلا جہاں میں
گر نہ صَلِّ علیٰ ہو زباں پر کیا اثر ہوگا آہ و فُغاں میں
وَرَفَعْنَا کا اِنعام یہ ہے آپ کا ذِکر ہے دو جہاں میں
شرط توحید کامِل یہی ہے عِشق ہو آپ کا قلب و جاں میں
کوئی سمجھے گا کیا، غیر ممکن! آپ کا رُتبہ دو جہاں میں
سبز گُنبد پہ جس کی نظر ہو وہ بھلا جائے کِس گلستاں میں
نام کیسا ہے پیارا محمد جن کے صدقے اِیماں ہے جاں میں
یہ ہے فیضانِ نورِ نبوّت جو ہے اِسلام سارے جہاں میں
کیا کہوں رفعتِ شانِ گنبد کچھ نہیں دَم ہے اخترؔ زباں میں

نوٹ: کلام میں جہاں جہاں لفظ 'محمدؐ' یا 'آپ' آیا ہے وہاں ہر مقام پر صلی اللہ علیہ والہ وسلم لازمی پڑھیے۔

Marfat.com

مناجات بدرگاہ قاضیُ الحاجات

اے خدائے پاک رحمان و رحیم
قاضیٔ حاجات وہّاب و کریم

اے اِلٰہُ العالمین اے بے نیاز
دین و دنیا میں ہمارے کارساز

ہم گناہ گار اور تو غفّار ہے
جس کو چاہے دے جسے چاہے نہ دے

تو وہ داتا ہے کہ دینے کے لئے
دَر تیری رحمت کے ہر دَم ہیں کُھلے

تیرے دَر پر ہاتھ پھیلاتا ہے جو
پا ہی لیتا ہے وہ ہر مَقصود کو

ہر گھڑی دینے کو تو تیار ہے
جو نہ مانگے اس سے تو بیزار ہے

ہر طرف سے ہو کے ہم خوار و تباہ
آپڑے اب تیرے دَر پر یا اِلٰہ

گرچہ یارب ہم سَراپا ہیں بُرے
اب تو لیکن آپڑے دَر پر تیرے

تو غنی ہے اور ہم ہیں بے نوا
کون پوچھے گا ہمیں تیرے سِوا

ہے تو ہی حاجت رَوائے دوجہاں
ہم ترا دَر چھوڑ کر جائیں کہاں

صَدقہ اپنی عِزّت و اِجلال کا
صَدقہ پیغمبر کا اُن کی آل کا

اپنی رَحمت ہم پہ اَب مَبذول کر
یہ مُناجات اور دعا مقبول کر

Marfat.com

حمد وثنا باری تعالیٰ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ؕ

''شروع اَللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے''۔

هُوَ الۡاَوَّلُ وَالۡاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالۡبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيۡمٌ ○

(آیت:۳،حدید:۵۷،پارہ:۲۷)

''وہی اوّل بھی ہے اور آخر بھی، ظاہر بھی ہے اور چھپا ہوا بھی
اور وہ ہر چیز کو پوری طرح جاننے والا ہے''۔

وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الۡحَمۡدُ فِي الۡاُوۡلٰى وَالۡاٰخِرَةِ ۫
وَلَهُ الۡحُكۡمُ وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ○

(آیت: ۷۰، قصص: ۲۸، پارہ: ۲۰)

''اللہ وہی ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تعریف اسی کی ہے، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور حکم اسی کا چلتا ہے اور اسی کی طرف تم سب واپس بھیجے جاؤ گے''۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الۡحَمۡدُ بِمَا خَلَقۡتَنَا وَرَزَقۡتَنَا وَهَدَيۡتَنَا وَ عَلَّمۡتَنَا وَ اَنۡقَذۡتَنَا وَ فَرَّجۡتَ عَنَّا لَكَ الۡحَمۡدُ بِالۡاِيۡمَانِ وَلَكَ الۡحَمۡدُ بِالۡاِسۡلَامِ وَلَكَ الۡحَمۡدُ بِالۡقُرۡاٰنِ وَلَكَ الۡحَمۡدُ بِالۡاَهۡلِ وَالۡمَالِ وَالۡمُعَافَاةِ كَبَتَّ عَدُوَّنَا وَبَسَطۡتَ رِزۡقَنَا وَاَظۡهَرۡتَ اَمۡنَنَا وَجَمَعۡتَ فُرۡقَتَنَا وَاَحۡسَنۡتَ مُعَافَاتَنَا وَمِنۡ كُلِّ مَا سَاَلۡنَاكَ رَبَّنَا اَعۡطَيۡتَنَا فَلَكَ الۡحَمۡدُ عَلٰى ذٰلِكَ حَمۡداً كَثِيۡرًا لَكَ الۡحَمۡدُ بِكُلِّ نِعۡمَةٍ اَنۡعَمۡتَ بِهَا عَلَيۡنَا فِيۡ قَدِيۡمٍ اَوۡحَدِيۡثٍ اَوۡسِرٍّ اَوۡعَلَانِيَةٍ اَوۡخَاصَّةٍ اَوۡعَامَّةٍ اَوۡ حَيٍّ اَوۡمَيِّتٍ اَوۡ شَاهِدٍ اَوۡغَائِبٍ لَكَ الۡحَمۡدُ حَتّٰى تَرۡضٰى وَلَكَ الۡحَمۡدُ اِذَا رَضِيۡتَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ وَسَلَّمَ.

''تمام تعریفیں اَللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے ہیں۔ اے اَللہ جل جلالہٗ اے ہمارے رب! تمام تعریفیں خاص تیرے ہی لئے ہیں کہ تو نے ہمیں پیدا فرمایا، ہمیں رزق عطا فرمایا، ہدایت دی، علم سے

Marfat.com

نوازا، اور ہمیں گمراہی سے نکالا اور تو نے ہی ہمیں غم سے دور رکھا۔ سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں ایمان، اسلام اور قرآن کے ساتھ، تمام تعریف تیرے ہی لئے ہے مال، اولاد اور عافیت کے ساتھ۔ تو نے ہی ہمارے دشمنوں کو رسوا کیا' ہمارے رزق کو کشادہ کیا' ہمیں امن وسکون بخشا، ہماری فرقہ بندی کو اجتماعیت میں بدل دیا اور ہماری خیر وعافیت کو احسن بنایا۔ ہم نے جو چیز بھی تجھ سے طلب کی تو نے اس سے ہمیں نواز دیا۔ پس تعریف بے حد وحساب صرف تیرے ہی لئے ہے۔ بے شک تعریف کا مستحق تو ہی ہے ہر اس نعمت پر جو تو نے ہم پر کی چاہے وہ قدیم ہو یا جدید، پوشیدہ ہو یا ظاہر' خاص ہو یا عام، زندہ پر ہو یا فوت شدہ پر، حاضر پر ہو یا غائب پر، تمام تعریف یا اللہ عزوجل صرف تیرے ہی لئے ہے یہاں تک کہ تو ہم سے راضی ہو جائے اس پر بھی شکر تیرے ہی لئے ہے۔ اے اللہ رحمتِ کاملہ اور سلامتی فرما ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر، ان کی اولاد اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم اجمعین پر"۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

"اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے اور نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے
اور سب سے بڑا اللہ ہے اور نہیں ہے طاقت اور نہ قوت
مگر ساتھ اللہ کے جو بڑی شان والا بڑی عظمت والا ہے"۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ.

"پاک ہے اللہ اپنی خوبیوں سمیت پاک ہے اللہ عظمت والا"۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ خَلَّاقٌ عَظِيْمٌ اِنَّكَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ
اِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اِنَّكَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

"اے اللہ تو سب کا پیدا کرنے والا عظمت والا ہے، تو بڑا سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے، بے شک تو بڑا بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے، بے شک تو عظمت والے عرش کا مالک ہے"۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ لَا نُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ

Marfat.com

كَمَا اَنْتَ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ .

''اے اللہ تیرے لئے تمام تعریفیں ہیں اور تیرے لئے شکر ہے ہم نہیں شمار کرسکتے ہیں تعریف تیری جیسا کہ تو نے تعریف کی ہے اپنی''۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ.

''اے اللہ رحمت فرما محمد ﷺ پر جو کہ نبی اور اُمّی ہیں اور ان کی آل واصحاب رضی اللہ عنہم پر اور سلامتی فرما''۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّاهُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ.

''میں اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی زندہ، قائم رکھنے والا ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں''۔

حَسْبِىَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ.

''مجھے اللہ کافی ہے اور وہی بہت اچھا کارساز ہے''۔

رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ وَبِكَ نَسْتَعِيْنُ.

''اے رب آسانی فرما اور مشکل میں نہ ڈال اور خیر و عافیت کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچا اور ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں''۔

Marfat.com

اظہارِ تشکر

تمام اوّل و آخر تعریفیں صرف اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو ہر شے کا خالق اور مالک ہے، حاکموں کا حاکم اور بادشاہوں کا شہنشاہ ہے، احد و صمد ہے اور بلاشرکتِ غیر ہے۔ زندگی اور موت کا پیدا کرنے والا ہے، سب کا رازق سب کی پرورش کرنے والا ہے۔ اللہ ہی اپنے بندوں کو ابلیس اور اس کے لشکر سے بچا کر صراطِ مستقیم پر چلاتا ہے۔ وہی خوف سے امن دینے والا اور مومنوں کی ہر قدم پر مدد کرنے والا ہے، وہ بڑی شان و عظمت والا، بہت حکمت والا اور خوب بخشنے والا ہے، اس کی قدرت و طاقت کا یہ عالم ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر درخت کا کوئی پتا تک جنبش نہیں کرسکتا' جیسا کہ خود اس نے اپنے کلام میں فرمایا ہے :

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ط وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ط
وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ
وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ O

(آیت:۵۹، انعام ٦، پارہ:۷)

''اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور سمندر اور خشکی میں جو کچھ ہے وہ اس سے واقف ہے۔ کسی درخت کا کوئی پتا نہیں گرتا جس کا اسے علم نہ ہو اور زمین کی اندھیریوں میں کوئی دانہ یا کوئی خشک یا تر چیز ایسی نہیں ہے جو ایک کھلی کتاب میں درج نہ ہو۔''
بے شک اللہ بڑا زبردست، لازوال اور قادرِ مطلق ہے۔ بندے اس کی تعریف کہاں تک بیان کریں اس کی حمد و ثنا تو وہی بہتر ہے جو اس نے خود ہی بیان فرمائی ہے:

((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ))

(سنن الترمذی)

''اے اللہ تیری تعریف ایسی ہی ہے جیسی تو نے خود فرمائی ہے
اور اس سے بہتر جو ہم تیری تعریف کریں''۔

اور صلوٰۃ وسلام ہو ہمارے پیارے آخری رسول محمد مصطفیٰ ﷺ پر جنہوں نے دین اسلام

Marfat.com

کی خاطر بے مثال قربانیاں دے کر مکمل دین نہ صرف ہم تک پہنچایا بلکہ اس کے پہنچانے کا حق بھی پورا ادا کر دیا۔

پس اے خالقِ کون ومکاں! تو خاتم النبیّین ﷺ کو اپنی خاص رحمت سے مقام محمود عطا فرما کر ہمارے قلوب کو مطمئن اور ہماری آنکھوں کو ٹھنڈا فرما دے۔ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن، اہل بیت اور صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو اعلیٰ ترین مقامات و درجات عطا فرما اور تمام انبیا پر اپنی خصوصی رحمتیں نازل فرما ان کے مراتب خوب بلند فرما کہ وہ تیرے خصوصی فرمانبردار بندے نبی اور رسول تھے۔

اے اللہ! تیرے ان ہی خصوصی بندوں کے نیک اعمال کی برکت سے مجھ پر، میرے اہل وعیال اور پوری امت مسلمہ پر تو پھر سے نظر کرم فرما دے اور ہماری ڈوبتی ہوئی کشتی غرقِ آب نہ فرما بلکہ اپنے فضل وکرم سے ہمیں حفاظت سے کنارے لگا دے، امین۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

اے اللہ میں خلوصِ قلب سے تیرا شکر ادا کرتا ہوں کہ تو نے مجھے یہ کتاب لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پھر اپنی خصوصی عنایت سے تو نے اسے تکمیل تک پہنچا بھی دیا۔ یارب اب اس کام کو ایسی لامحدود قبولیت عطا فرما کہ اقوام عالم تک بھی اس کے فیض سے محروم نہ رہیں۔

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ط

''جو کچھ تمہارے پاس ہے فنا ہونے والا ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ ہمیشہ رہے گا۔''

Marfat.com

باب......۱

حرفِ آغاز

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قَالَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی: وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا ثُمَّ عَرَضَھُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ لا

(آیت:۳۱، بقرۃ ۲، پارۃ:۱)

''اور سکھلا دیئے اللہ نے آدم کو نام سب چیزوں کے پھر سامنے کیا
ان سب چیزوں کو فرشتوں کے''۔

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بعد اللہ ﷻ نے انہیں سب چیزوں کے نام اور خواص سکھا دیئے۔ یہ علم انہوں نے اللہ جل شانہٗ کے علم سے سیکھا تھا۔ آدم علیہ السلام مخلوق تھے غیب داں نہیں تھے۔ علمِ غیب کے اگر جاننے والے ہوتے تو ان تمام اشیاء کے نام انہیں خود ہی پتہ چل جاتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان ہی چیزوں کے نام فرشتوں سے پوچھے تو انہوں نے ان سے اپنی لاعلمی کا اقرار کرلیا۔ کیوں کہ غیب دان فرشتے بھی نہیں ہیں۔ مگر وہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی عظمت، اس کی اعلیٰ شان اور اس کی پاکی بیان کرنے لگے۔ فرشتے ایسی مخلوق ہیں کہ جو اللہ عزّ وجلّ کی حمد وثنا ہی میں مشغول رہتے ہیں۔

علم غیب اللہ عز وجل کے سوا زمین وآسمان میں کوئی نہیں جانتا۔ نبی، پیغمبر، پیغام رساں اور رسولوں کو تو علم اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے عطا فرمایا تھا۔ وہ سب بھی غیب دان نہ تھے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی شان بھی عجیب ہے، وہ جس کو جو مقام چاہے عطا کردے۔ دیکھئے اس نے آسمانی مخلوق فرشتوں پر، زمینی مخلوق انسان کو برتری بخش دی۔ یہ خالق کل کی مصلحت ہے۔ وہ شہنشاہِ عالمین ہے اگر ارادہ کرلے تو ذرہٗ حقیر کو روشن آفتاب بنادے، چاہے تو چمکیلے سورج کو بے نور کردے، وہ قادرِ مطلق ہے اس کے کاموں میں دخل اندازی کرنے کی کسی کو اجازت نہیں۔

عروجِ آدم خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں
کہ یہ ٹوٹا ہوا تارہ مہِ کامل نہ بن جائے

Marfat.com

میں اَللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا دل کی گہرائیوں سے انتہائی شکر گزار ہوں کہ جس نے اپنی رحمت سے مجھ پر فضل خاص فرمایا کہ کتاب کے یہ چند اوراق بنامِ ''کلامِ اِلٰہی و اَسمائے اِلٰہی'' مرتّب کرنے کا مجھے اہل بنایا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ کام محض تائیدِ اِلٰہی اور اسی کی نصرت سے ہوا ہے۔ حق سبحانہٗ وتعالیٰ ہی نے میرے ذہن میں یہ بات ڈالی کہ میں اَسمائے اِلٰہی قرآن کریم سے تلاش کروں۔ میں نے ایسا ہی کیا اور قرآن کریم کی تلاوت میں غور وفکر کرتا رہا یہاں تک کہ وہ اَسمائے اِلٰہی میں نے پا لئے۔ (یہ اَسماء منفرد انداز کے ساتھ تین کے طاق عدد میں بلا فصل آئے ہیں) شریعت اِسلامیہ میں تین کے طاق عدد کی بڑی اہمیت ہے۔ مثال کے طور پر یہ اَسمائے اِلٰہی دیکھئے:

اِنَّ اللّٰہَ ۱	تَوَّابٌ ۲	رَّحِیْمٌ ۳	وَاللّٰہُ ۱	سَمِیْعٌ ۲	عَلِیْمٌ ۳
اِنَّ اللّٰہَ ۱	قَوِیٌّ ۲	عَزِیْزٌ ۳	اِنَّ اللّٰہَ ۱	غَفُوْرٌ ۲	حَلِیْمٌ ۳
اِنَّ اللّٰہَ ۱	لَطِیْفٌ ۲	خَبِیْرٌ ۳	فَاِنَّ اللّٰہَ ۱	غَنِیٌّ ۲	حَمِیْدٌ ۳

ان سب کی تفصیل آپ اس کتاب میں اِنشاءاللہ عنقریب پڑھیں گے۔ دعا میں ذکر کے لئے یہ اَسمائے اِلٰہی بہت ہی مؤثر ہیں۔ اگر امتِ مسلمہ ان اَسمائے اِلٰہی کو بدل بدل کر پڑھے جو سب طاق عدد میں آئے ہیں تو بہت امید ہے کہ اَللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت ہم پر جلد متوجہ ہوگی اور کامیابیوں کی راہیں کھل جائیں گی۔ قرآن کریم میں اَسماءِ حسنیٰ ایک ایک علیحدہ علیحدہ، دو دو اکٹھے، چار چار ایک ساتھ اور ایک مقام پر بلا فصل اکٹھے آٹھ بھی آئے ہیں۔ اس کے علاوہ ترمذی شریف کی حدیث میں ننانوے ۹۹ کی تعداد میں آئے ہیں۔ اَسماءِ حسنیٰ کے ذکر سے دعا میں تاثیرِ قبولیت پیدا ہوتی ہے۔ اَللہ عزوجل کے اَسماءِ حسنیٰ تو سب ہی بہت مبارک، بڑے پیارے، نہایت بابرکت اور خوبصورت ہیں۔ یہ سب اَسماء دعا طلب کرنے میں امید کا بڑا سہارا ہیں۔

Marfat.com

میں نے اس کتاب کو اس نیت سے تحریر کیا ہے کہ اللہ جل شانہٗ اس کو میرے گناہوں کا کفارہ بنا کر توشۂ آخرت بنا دیں۔ نیز اس کام کو اپنی رحمتِ واسعا سے خدمتِ خلق کے زمرے ہی میں شمار فرمالیں۔

موجودہ دور میں امت مسلمہ جن گمبھیر مسائل میں گھری ہوئی ہے اور طرح طرح کی آفات میں پھنسی ہوئی ہے وہ سب پر عیاں ہے۔ اس کی تفصیل سے مسلمانوں کے قلب چھلنی ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اب ان مصائب سے نجات حاصل کرنے کے لیے ہمیں پورے خلوص کے ساتھ رُجوع اِلی اللہ ہونا ہوگا۔ توبہ استغفار کا عمل بار بار انفرادی اور اجتماعی طور پر کیا جانا چاہئے۔ اس فکر و عمل سے اِنشاء اللہ کامیابی کی امید بندھ جائے گی۔ بشرطیکہ گناہ بھی مستقل ترک کیے جائیں۔ اے مسلمانو! ہماری مدت عمر بہت مختصر ہے، موت سر پر کھڑی ہے اور یقیناً قبر ہماری راہ تک رہی ہے۔

نہ جانے بلالے پیا کس گھڑی — تو رہ جائے تکتی کھڑی کی کھڑی

دنیا تیزی سے انسانوں سے خالی ہوتی چلی جا رہی ہے۔ یہ بے اعتبار دنیا ہے، ہی مٹنے والی جگہ۔ یہ بے وفا، بے مروت دنیا مرتے ہی انسان کا ساتھ چھوڑ دیتی ہے۔ ظالم زمانہ دفن کرتے ہی نظریں پھیر لیتا ہے اور احباب و اقربا لمحہ بھر میں ہی انجان بن جاتے ہیں۔

دبا کے چل دیئے سب قبر میں دعا نہ سلام
ذرا سی دیر میں کیا ہوگیا زمانے کو

یہاں نہ ولی باقی رہے نہ بزرگ، نہ پارسہ نفوس نہ بداَرْوَاح، یہ تو ایک سرائے خانہ ہے، دھوکے کی جگہ ہے اور ہم مسافر ہیں۔ لوگو! دنیا سے دل نہ لگانا ورنہ خسارہ اٹھالو گے۔ دانشمندی یہ ہے کہ ہم احکامِ اِلٰہی پر عمل پیرا ہوں اور ہر دن کو اپنے لئے ایک عبرت، ایک نصیحت سمجھیں۔ جو اس دارِفانی سے گذر گیا پھر واپس نہ آسکا۔ بڑے بڑے مقام و اعلیٰ مرتبے والے، بڑی نیک و ممتاز اور معروف ہستیاں اچانک زمین کا پیوند بن کر رہ گئیں۔

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے — مکیں ہوگئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے — زمیں کھاگئی آسماں کیسے کیسے

Marfat.com

یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے　　　جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

دنیا میں عجیب وغریب ہستیاں آئیں، اپنے کارناموں پر انہوں نے بڑا فخر کیا، دنیا کو انہوں نے اپنا زیرِ اثر سمجھا اور لوگوں پر ظلم کیا آخر کار ان گھمنڈ کرنے والے سلاطین کی بساط بھی لپیٹ گئی۔ ان کا جاہ وجلال اور دبدبہ موت نے دبا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکمرانی کا ایک موقع دیا تھا وہ ناشکرے نکلے بالآخر لقمہ اجل بن گئے۔

عجب نادان ہیں جن کو ہے عُجبِ تاجِ سلطانی
فلک بالِ ھُما کو پل میں سونپے ہے مگس رانی

ہم باری تعالیٰ سے پناہ طلب کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ابلیس کی چالوں سے محفوظ رکھے اور اپنی مقدس کتاب کی تلاوت میں ہمیں مشغول کر دے۔ دنیا آزمائش کی جگہ ہے یہاں کسی کو دوام حاصل نہیں ہے۔ کتنے پہلوانوں کے قصے، ان کی بہادری کی داستانیں انہیں عروج پر پہنچا کر زیرِ زمین لے گئیں۔ وہ فنا کی کس بستی میں آباد ہو گئے؟ کوئی نہیں جانتا۔

قیصر و اِسکندر و جَم چل بسے　　　زَال اور سہراب و رُستم چل بسے
کیسے کیسے شیر و ضَیغم چل بسے　　　سب دکھا کر اپنا دم خم چل بسے
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے　　　کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

ہمیں چاہیئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کریں اور تکبر اور غزور سے بچیں، عبادت وتلاوت، دعاؤں اور نیک اعمال کو اپنا روزمرہ کا وظیفہ بنالیں۔ اس کتاب میں جو اَسمائے اِلٰہی ہیں ان سے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی رحمت کو پکاریں اور دنیا کو صرف اتنا ہی سمجھیں جتنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں سمجھایا ہے گویا ایک مسافر کی طرح رہتے ہوئے اپنی اصل آخرت کی تیاری میں لگے رہیں۔ یہ دنیا کیا ہے؟ اس کی کیا وقعت ہے؟ انسان کو بعد مرگ کہاں جانا ہے؟ شاعر نے کس خوبی سے اس کا نقشہ کھینچا ہے کہ ایک غافل وکم عقل کے لئے بھی اس میں زبردست عبرت ہے۔

جائے عبرت سرائے فانی ہے　　　مُورِدِ مَرگ ناگہانی ہے
اونچے اونچے مکان تھے جن کے　　　آج وہ تنگ گور میں ہیں پڑے

Marfat.com

ہر گھڑی مُنقلب زمانہ ہے   یہی قدرت کا کارخانہ ہے

فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ O

''پس عبرت حاصل کرو اے چشمِ بینا رکھنے والو!''

اے امت مسلمہ کے لوگو! اب تو کچھ ہوش کے ناخن لو! تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ تم کدھر جارہے ہو! کچھ تو خیال کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دین کی قربانیوں کا!

آخر میں مشائخِ امت، علما، صلحا، معلمین، طلبہ اور ہر خاص و عام قاری سے میری دردمندانہ درخواست ہے کہ اس کتاب کے مطالعے کے دوران آپ کو اس میں جو خوبیاں، مُحاسن یا کوئی کمال نظر آئے تو وہ بے شک اَللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہی کی عنایت سے ہے اس پر ہم خلوصِ دل سے اَللہ عزوجل کا شکرادا کریں اور جو کمی، زیادتی، کوتاہی، خطا یا غلطی پائیں تو وہ مجھ گمنام و بے کمال عاجز کی طرف سے سمجھیں اور ساتھ ہی میری رہنمائی بھی فرمائیں تا کہ آئندہ کتاب کی اشاعت میں اس کی اصلاح کرلی جائے۔ جن مشوروں کی اس سلسلے میں مجھے ضرورت ہے وہ آپ اپنا قیمتی وقت نکال کر مجھ تک ضرور پہنچائیں، اس پر میں یقیناً آپ کا ممنون رہوں گا۔

یا اَرحم الراحمین، یا اَللہ جل جلالہ تجھ سے صمیمِ قلب کے ساتھ میری استدعا ہے کہ تو امت مسلمہ کے ساتھ عفو و درگزر کا معاملہ فرما اور اب تو ہماری ذلت کو عزت سے بدل ہی ڈال، بے شک تو قادرِ مطلق ہے، رحمٰن و رحیم ہے، عزیز و حکیم ہے' زمین و آسمان میں حکم یا ربَّ العالمین صرف تیرا ہی چلتا ہے۔

قارئین محترم سے میری ایک التجا ہے کہ برائے کرم آپ مجھے، میرے اہل وعیال، رشتے دار و احباب' میرے والدین مرحومین اور میرے نوجوان شہید بیٹے کو اپنی دعاؤں میں نہ بھولیں تا کہ ہماری کشتیِ آخرت بھی عافیت سے کنارے لگ جائے۔

جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃ. رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط

اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ O

مصنف: زاہد محمد خان

Marfat.com

اِبتدائیہ

مختلف صحیفے، زبور، تورات، اِنجیل اور قرآن مجید، یہ سب سماوی کتب ہیں جو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے پیغمبروں پر نازل فرمائیں تاکہ وہ ان مقدس کتب میں درج شدہ احکامات اپنی قوم تک پہنچا کر ان کی رہنمائی فرمائیں اور بندوں کے لئے صراطِ مستقیم پر چلنا آسان ہو جائے۔ ان تمام کتب کا ذکر خود قرآن مجید میں بھی موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰیۙ ۝ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی ۝

(آیات:۱۸،۱۹، الاعلیٰ ۸۷، پارۃ:۳۰)

"یہ بات یقیناً پچھلے (آسمانی) صحیفوں میں بھی درج ہے۔
ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔"

سورۂ آل عمران میں اللہ بزرگ و برتر کا یہ فرمان ہے:

نَزَّلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا
بَیْنَ یَدَیْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِیْلَۙ ۝

(آیت:۳، آلِ عمران ۳، پارۃ:۳)

"اس نے تم پر وہ کتاب نازل کی ہے جو حق پر مشتمل ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اسی نے تورات اور انجیل اتاریں"۔

زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل کی گئی تھی...... چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِیّٖنَ عَلٰی بَعْضٍ وَّ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝

(آیت:۵۵، بنی اسرائیل ۱۷، پارۃ:۱۵)

"اور ہم نے بعض نبیوں کو بعض (دوسرے) نبیوں پر فضیلت دی ہے
اور ہم نے داؤد کو زبور عطا کی"۔

بہر حال اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ان نازل کردہ تمام اصل کتابوں پر ہمارا پورا ایمان ہے۔ مگر افسوس کہ گزشتہ کتب میں انسانی ہاتھوں نے تصرف کیا اور اپنی تحریف سے سب کچھ خلط ملط کر کے اصل آسمانی مسوّدوں کو گم کر دیا جواب ناپید ہیں، نہ صرف یہ ہوا بلکہ ان بدنصیبوں نے اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

مقرر کی ہوئی تمام حدود کو بھی عبور کر لیا آخر اللہ تعالیٰ نے ان کی مسلسل احکامات توڑنے پر زبردست پکڑ کی، اس کو قرآن کریم یوں بیان کرتا ہے :

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ○

(آیت:۱۶۶، اعراف ۷، پارۃ:۹)

''یعنی جب وہ، جس کام سے ان کو منع کیا گیا تھا اس میں حد سے نکل گئے
تو ہم نے ان کو کہہ دیا تم ذلیل بندر بن جاؤ۔''

یہ ان ناعاقبت اندیشوں کی محرومی تھی جو ان پر مسلط ہو کر ہی رہی۔ لیکن ہماری آخری کتاب مُقدّس، قرآن مجید، ایک انمٹ معجزہ ہے جسے قیامت تک مکمل محفوظ رکھنے کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خود ذمہ داری لی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ○

(آیت:۹، حجر ۱۵، پارۃ:۱۴)

''حقیقت یہ ہے کہ یہ ذکر (یعنی قرآن) ہم نے ہی اُتارا ہے،
اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں''۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نبی ﷺ پر نازل فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو تمام نبیوں کا سردار بنایا اور قرآن کریم دنیا کے تمام انسانوں کے لیے سامانِ ہدایت بنا کر نازل فرمایا، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نبوت اور رسالت آخری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں و جنات کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ ہمارا پختہ ایمان ہے کہ اب قیامت تک نہ تو کوئی نبی آئے گا اور نہ ہی قرآن مجید کے بعد اب کوئی کتاب آئے گی۔ جیسا کہ معلوم ہے مشرکین و کفار نے بڑی کوشش کی کہ اس جیسا کلام بنالیں مگر وہ ناکام و نامراد رہے۔ قرآن مجید میں اللہ نے کئی مقامات پر انسانوں اور جنوں کو چیلنج کیا ہے کہ تم اس جیسی ایک ہی سورت بنالاؤ، کہیں فرمایا اس جیسی دس سورتیں بنالاؤ ایک مقام پر فرمایا کہ انسان اور جن مل کر اس قرآن جیسا کلام بنالائیں۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ

Marfat.com

مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ O

(آیت:۳۸، یونس:۱۰، پارہ:۱۱)

''کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اس کو اپنی طرف سے بنالیا ہے۔ کہہ دو کہ اگر سچے ہو تو تم بھی اس طرح کی ایک سورت بنالاؤ اور اللہ کے سوا جن کو تم بلاسکو بلا بھی لو''۔

بس یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں روز اول سے لے کر اب تک کوئی تغیر نہ ہوسکا ہے اور نہ آئندہ کبھی ہوسکے گا۔ اُمت مسلمہ کے لئے یہ ایک نایاب خزانہ ہے جو دنیا و آخرت دونوں جہانوں کی فلاح و کامیابی کا ایک انمول نسخہ ہے مگر شرط یہ ہے کہ اس پورے کلامِ الٰہی پر مکمل طور پر عین احکام کے مطابق امتِ مسلمہ کے اعمالِ صالحہ بھی ہوں۔

چنانچہ ہم اس پر کہ ہم مسلمان ہیں اور اس پر بھی کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں ہیں اور قرآن کریم کے اس بے بہا تحفہ پر جو ہم سب کے لئے ذریعہ نجات ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ کا بے حد شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے محض اپنی رحمت سے یہ لازوال نعمتیں ہمیں عطا فرمائیں، اللہ جل جلالہ ہمیں ان سب نعمتوں کی عملی طور پر قدر کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے، اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ.

اللہ رب العزت کا یہ کلام مختلف انداز میں ساری دنیائے انسانیت تک پہنچ چکا ہے اور اب بھی جدید تحقیق و جذبہ سے یہ کام جاری ہے، مثلاً قراءِ قرأت کے ذریعے، مدرّس تجوید و ناظرے کے ذریعے، تراجم و تفاسیر کے ذریعے، تبلیغ و جہاد کے ذریعے، کمپیوٹر کے ذریعے سے ایک ہی سی ڈی میں پورا قرآن مجید حرمین شریفین کے ائمہ کی قرأت میں ایک اردو اور چار مختلف انگریزی ترجمے مع مکمل عربی متن، اس کے ساتھ ہی مزید تحقیقی کام انتہائی ایمانی جذبہ سے جاری ہے۔ کلامِ الٰہی کی نشر و اشاعت میں اُمت مسلمہ کی یہ حیرت انگیز سعی پیہم اور کبھی نہ ختم ہونے والی یہ خدمات ہر دور میں جاری رہی ہیں جس سے شرق تا غرب بسنے والے لوگ بلاشبہ خوب مستفید ہو رہے ہیں حتیٰ کہ غیر مسلم قوموں نے بھی اس میدان میں نئی نئی جستجو کی ہے۔ ان کی ریسرچ ہمارے لئے بھی کسی حد تک مفید ثابت ہوئی ہیں۔ تو کیا یہ قرآن مجید کا اعجاز نہیں

Marfat.com

ہے؟ اب ذرا غور کریں کہ اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود بھی کلامِ الٰہی پر یہ کام کوئی ختم نہیں ہوا ہے بلکہ اس کام کو مزید آسان طریقوں سے سمجھانے کے لئے جدید کاوشیں اور جدوجہد جاری ہیں۔ مگر روزِ روشن کی طرح ہم پر یہ بات عیاں ہے کہ قرآن مجید میں جس قدر غور و فکر کیا جائے اسی قدر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رہنمائی اور نصرت اچھوتے انداز میں میسر آتی جاتی ہے۔ جس طرح ایک غوطہ زن سمندر کی تہہ تک پہنچ کر یاقوت، لعل و جواہر، زمرد، نیلم اور نہایت قیمتی پتھر نکال لاتا ہے جبکہ یہ اس کی صرف ایک دنیاوی کوشش و مشق ہی ہوتی ہے اور دولت کا یہ ملنا اس کی محنت و فکر کا نتیجہ ثابت کرتی ہے۔

چنانچہ کلامِ الٰہی میں بھی ہم جس قدر غور و فکر کریں اور تدبر اختیار کریں تو اتنے ہی نئے نئے مضامین اور علوم کے ان دیکھے دروازے ہماری رہنمائی کے لئے کھلتے چلے جاتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید کو صرف روائیتی انداز میں تلاوت پر اکتفا کر کے بند نہ کر دیا جائے، البتہ تلاوت پر جو اجر و ثواب کا وعدہ ہے وہ تو بہر حال مل ہی جائے گا لیکن اس میں جو اللہ تعالیٰ کے احکامات اور منہیّات بار بار آئے ہیں ان سے ہم روشناس نہیں ہو سکیں گے اس طرح وہ اعمالِ صالحہ بھی ہم سے نہ ہو سکیں گے جو مطلوب و مقصود ہیں۔ ایسا ہونا کیا ہماری بدقسمتی نہ ہوگا؟ لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ ہم قرآن کریم کی تلاوت روزانہ کریں اور اس کا ترجمہ و تفسیر بھی ضرور پڑھیں تاکہ ہمارے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا جو پیغام ہم تک اہتمام سے پہنچایا ہے اسے ہم خوب سمجھ لیں اور اس پر عمل بھی کریں، مجھے یقین ہے کہ اس کوشش اور غور و فکر کرنے کی برکت سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت جوش میں آجائے گی اور ہم یقیناً اپنی منزلِ مقصود پالیں گے، اللہ ہمارا مددگار ہو۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ○

(آیت: ۱۷۳، آل عمران ۳، پارہ: ۴)

''ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے''۔

اس طرح اگر ہر مسلمان کلامِ الٰہی کی روزانہ باقاعدہ تلاوت کرے اور پھر اس کی تفسیر کا بغور

Marfat.com

مطالعہ کرے تو معاشرے میں ایک زبردست اسلامی انقلاب آجائے گا۔ پھر اس علم وعمل کے سامنے لعل و جواہر کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ یہ جاننے کے بعد ہمیں اب روایتی عبادت سے بڑھ کر کچھ ٹھوس اقدام کرنا ہوں گے۔ ایسا نہ ہو کہ تلاوتِ قرآن کریم کبھی کی اور کبھی نہیں کی، نہ تو اس کا مطلب سمجھا اور نہ ہی تفسیر پڑھی، غور وفکر تو بہت دور کی بات رہی۔ یا اگر کچھ اور کیا تو فضیلتوں والی سورتیں جیسے سورۂ کہف، سورۂ یٰسٓ، سورۂ واقعہ اور سورۂ ملک پڑھ لیں۔ ان سب کے پڑھنے کا کوئی مسلمان بھی انکاری نہیں ہے، کہنا تو صرف یہ ہے کہ کیا روزانہ کی ترتیب وار مسلسل تلاوت کو ترک کر کے صرف یہی اعمال بجالانا قرآن مجید کے ساتھ انصاف ہوگا! مجھے اس موقع پر ایک بہت ہی اہم واقعہ یاد آیا۔ یہ بات نہایت غور سے سمجھنے اور ہماری عبرت کے لئے کافی ہے جو ایک غیر ملکی نے کئی لوگوں کے سامنے مجھ سے کہی ان کی یہ ایک ہی بات ہمارے معاشرے کی اکثریت کی عکاسی کرتی ہے اور جو واقعی حقیقت پر مبنی ہے۔

یہ ۱۹۷۶ء کی بات ہے ان دنوں میں سعودی عرب مین سکونت پزیر تھا، میرے ایک سعودی دوست تھے جو فوج میں میجر کے عہدے پر فائز تھے۔ ہم بے تکلف ایک دوسرے سے ملتے جلتے تھے۔ ہمارا آپس میں ایک دوسرے کے گھر پر آنا جانا بھی تھا، یہ تھے تو ایک میجر مگر باشرع اور دین کے علم کا ایک خزانہ تھے۔ دین کا جذبہ ان میں خوب تھا اس طرح وہ دین کے مبلغ بھی تھے اور بیان کے موقع پر مجھے مترجم کی حیثیت سے اپنے ساتھ رکھتے تھے ان کی بات میں ترجمہ کر کے عوام الناس تک پہنچا دیتا تھا۔ قصہ مختصر یہ کہ ایک موقع پر میں ان کو اپنے ساتھ اپنے گھر لایا اور میں نے ان سے کہا کہ یہ چند دوست واحباب یہاں منتظر ہیں، آپ یہاں کوئی مختصر سا بیان کر دیں جو ہمارے لئے سبق آموز ہو۔ سعودی میجر صاحب نے فرمایا کہ یہ کوئی تقریر کا موقع نہیں ہے، ہاں میں ایک نصیحت ضرور کرنا چاہتا ہوں، وہ بات آپ ان کو سمجھا دیں۔

میجر صاحب یوں گویا ہوئے کہ:

"دیکھئے میں نے یہاں پاکستانیوں کو دیکھا ہے کہ یہ لوگ ہر جمعہ کو صرف سورۂ یٰسٓ کی تلاوت کرتے ہیں اور پورا قرآن مجید ترتیب سے نہیں پڑھتے حالانکہ پورا قرآن کریم تلاوت، تدبر،

Marfat.com

غوروفکر اور نیک اعمال انجام دینے کے لئے نازل ہوا ہے نہ کہ صرف چند فضیلت والی سورتوں کے لئے اُتارا گیا ہے! بس آپ میرا یہ پیغام ان کو نہایت خلوص اور معذرت کے ساتھ پہنچا دیں، مجھے تو صرف اتنا ہی کہنا تھا''۔

میں حیران رہ گیا کہ شیخ (میجر) صاحب نے ہمارے معاشرے کی دکھتی رگ پر کس سلیقے سے ہاتھ رکھا ہے۔ اس بات میں ہم سب کے لئے کیسی عبرت ہے! یہ تھی ایک وہ زبردست نصیحت جو میں نے درمیان میں ایک مثال کے طور پر ضمناً تحریر کر دی۔ حاصل یہ ہے کہ ہم اپنی کتابِ مقدس کی تلاوت میں صاحبِ ترتیب بنیں اللہ عزوجل کے احکامات پر غور کریں، اعمال صالحہ کو کبھی بھی ترک نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کو اپنے تمام امور میں مقدم رکھیں۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ O

''پس عبرت حاصل کرو اے چشم بینا رکھنے والو!''

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ O

''سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟''

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط

''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے''۔

Marfat.com

اب کچھ اس کتاب کے بارے میں

میں نے اس کتاب کا نام ''کلامِ اِلٰہی و اَسمائے اِلٰہی'' رکھا ہے کیونکہ کتاب کا پورا مضمون اَسمائے حسنٰی پر مشتمل ہے، گویا میں نے اپنی، اپنے اہل وعیال اور مخلوق کی نفع رسانی اور محض اَللہ ﷻ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کو تحریر کیا ہے، جس کی تفصیل اِنشاءاللہ آئیندہ صفحات میں آ رہی ہے۔ کتاب میں جو کچھ بھی کام ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ قرآنِ کریم میں غور وفکر کرنے ہی کی برکت سے ہے کہ قدرت نے میرے ذہن میں ایک ایسا نادر مضمون ڈالا جس کی اَساس خود قرآن مجید میں وہ اَسمائے مبارکہ ہیں جو خصوصاً تین کے طاق عدد میں اکٹھے بلا فصل آئے ہیں (یعنی اَللہ ﷻ کے ان تینوں ناموں کے درمیان میں کوئی اور کلمہ نہیں آیا ہے) جیسے:

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
۱ ۲ ۳

ان سب اَسماء کو میں جمع کرلوں اور اَللہ کے بندے ان کا ذکر اپنی دعاؤں میں شامل کرلیں تاکہ دعا کی قبولیت ان اَسمائے مبارکہ کے وِرد کی برکت سے خوب یقینی ہو جائے۔

میرا یہ کام قرآن مجید سے صرف نقل کا ہے اور اپنا کچھ نہیں ہے۔ مختصر یہ ہے کہ اس کام کا آغاز ہفتہ، ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ مطابق ۱۲ ستمبر ۲۰۰۹ء قبل نماز عصر بحکمِ اِلٰہی ہوا۔ عجیب بات یہ ہے کہ جب تک یہ مضمون میں نے مکمل تحریر نہ کرلیا ان دنوں رمضان المبارک کی ہر شب میں، میں اَسمائے حسنٰی اپنے خواب میں دیکھتا رہا جو میرے لئے تائیدِ اِلٰہی ثابت ہوا۔ میری تمنا ہے کہ ان اَسمائے اِلٰہی کی برکت سے اَللہ تعالیٰ مجھے اور پوری امت مسلمہ کو اپنے پسندیدہ راستہ پر چلائے۔

وَاللّٰهُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ٥

(آیت: ۲۱۳، بقرۃ ۲، پارۃ ۲)

''اور اَللہ جس کو چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے''۔

Marfat.com

آخر میں قارئین سے میری عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ آئندہ صفحات پر آنے والی سطور کو برائے کرم سرسری طور پر نہ پڑھیں بلکہ ان کا مطالعہ خوب ذوق وشوق سے کریں۔ بہتر تو یہ ہوگا کہ جب آپ کا ذہن مطالعہ کی طرف مائل ہو تو اس وقت آپ یہ کتاب خلوص وجذبہ کے ساتھ پڑھیں اور یہ بات تادیر اپنے ذہن میں رکھیں کہ قرآن مجید سے نقل کیا ہوا یہ متن کلامِ ربّانی ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ جب یہ اَسمائے اِلٰہی آپ اپنی نمازوں کے بعد یا عام حالات میں روزانہ کی دعاؤں میں پڑھیں گے تو یقیناً ان کے ذکر سے آپ کو اپنے حالات تبدیل ہوتے ہوئے نظر آئیں گے اور آپ کے لئے وہ ثمرات ظاہر ہوں گے جو پہلے ناپید تھے، لہٰذا احوال کے اس تغیر کو اَللہ تعالیٰ کی عطا اور اس کا فضل وکرم ہی سمجھا جائے گا۔ اللہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا.

میں نے اَسمائے الٰہی کے موضوع کو کیوں منتخب کیا جب کہ اس پر لاتعداد کتب بازار میں موجود ہیں اور اس موضوع پر اب کسی اور نئی کتاب کی قطعی گنجائش نہیں ہے، لیکن میرے خیال میں دو باتیں تھیں جن سے میرا ذہن مطمئن ہو کر کتاب لکھنے کی طرف مائل ہوا:

(۱)......پہلی بات تو مجھے قرآن مجید ہی سے ملی کہ اَللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی دعاؤں میں میرے اچھے اچھے ناموں کا ذکر کیا کرو، چنانچہ یہ اَسمائے اِلٰہی کے وِرد کی طرف ایک بہت ہی خاص اشارہ ہے۔ لہٰذا میں نے اَسمائے اِلٰہی کو پورے قرآن مجید میں بڑی کثرت سے پایا، لیکن میں کسی خاص اختیار کئے گئے اَسمائے مبارکہ کی تلاش میں رہا اور اَللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل سے میں نے ان کو پالیا، یہ وہ اَسمائے اِلٰہی ہیں جو بیک وقت تین کے عدد میں بلا فصل آئے ہیں اور طاق ہیں، دعاؤں میں ذکر کے لئے یہ نہایت ہی مؤثر ومقبول ہیں اور دونوں جہانوں میں کامیابی کے لئے ایک نادر تحفہ ہیں۔

(۲)......دوسرا مقصد بھی اس کتاب کو تصنیف کرنے کا خاص ہے، وہ یہ کہ جب اَللہ کے بندے یہ اَسمائے اِلٰہی پڑھیں گے جو سب کے سب قرآن مجید میں آئے ہیں تو مجھے اَللہ تعالیٰ کی ذات سے بہت امید ہے کہ وہ اس کتابِ مقدس (قرآن حکیم) کی باقاعدہ روزانہ تلاوت، ترجمہ اور تفسیر کی طرف کبھی نہ کبھی تو ضرور مائل ہو ہی جائیں گے اس طرح تلاوتِ قرآن میں صاحبِ ترتیب

Marfat.com

بھی ہو جائیں گے، بس میری کتاب کا بھی یہی ایک خاص پیغام ہے۔

آج امت مسلمہ کی جو چاروں سمتوں سے بربادی ہو رہی ہے وہ قابلِ بیان نہیں ہے۔ ہر قلب بے چین اور ہر آنکھ آنسو بہا رہی ہے۔ سبب واضح ہے کہ ہم نے قرآن کریم پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اپنی بداعمالیوں سے ناراض کر دیا ہے۔ اب ہماری اصلاح کا طریقہ صرف یہی ہے کہ ہم اپنی اور اپنی اولاد (اہل وعیال) کی تربیت قرآن کریم کے احکامات کے مطابق کریں تو نجات پالیں گے ورنہ اللہ تعالیٰ آخرت میں پوچھے گا کہ تم نے اپنی اور اپنی اولاد کی کیا تربیت کی؟ تو اس وقت ہمارا کیا جواب ہوگا؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ.

(آیت:٦، تحریم ٦٦، پارہ:٢٨)

''اے ایمان والوں بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو
آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں''۔

اے میرے مسلمان بھائیو! یاد رکھو کہ اس آیت سے ہم پر اولاد کی تربیت کی حجت پوری ہو چکی ہے، اس کے بعد اب ہمیں اور کس حکم کی تلاش ہے! کیا اب بھی ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھے غافل بنے بیٹھے رہیں گے؟ اے مومنو! اب تو خوابِ غفلت سے بیدار ہو جاؤ اللہ ہی ہم سے درگزر فرمائے۔

فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ○

(آیت:٢، حشر ٥٩، پارہ:٢٨)

''پس عبرت حاصل کرو اے دیدۂ بینا رکھنے والو!''

اُمت مسلمہ کے جن افراد نے کلامِ الٰہی کی ناقدری کی ہے اور اس کی تلاوت سے منہ موڑا ہے بلکہ احکامِ الٰہی پر عمل کرنا بھی ترک کر دیا ہے وہ ذرا غور وفکر کریں تو فلاحِ دارین اور ہمیشہ کی کامیابی کا نسخہ صرف قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات ہی میں

Marfat.com

انہیں ملے گا۔ طبیعت چاہتی ہے کہ اس موقع پر امت مسلمہ کا وہ طرزِ عمل پیش کروں جو اس نے قران کریم کے ساتھ اختیار کیا ہوا ہے!

میری تحریر سے کسی پر کیا کچھ اثر ہوگا یا نہیں یہ تو اَللّٰہ ہی جانتا ہے۔ یہ بات یقیناً سب کے مشاہدہ میں ہوگی کہ ہمارا دینی معاشرتی ماحول ہندوستان و پاکستان میں یہ رہا ہے کہ بچوں کو ابتدائی عمر ہی میں قران کریم نہایت اعلیٰ جذبہ واحترام سے مکمل کرادیا جاتا ہے۔ ان کی تلاوت کی یہ باقاعدگی ہر روز صرف اس وقت تک جاری رہتی ہے جب تک کہ قران کریم پورا ختم نہ ہوجائے۔ ختم ہونے پر قاری صاحب کا بڑا اعزاز و اِکرام کیا جاتا ہے۔ قاری صاحب کے رخصت ہوتے ہی یہ پڑھنے والا بھی تلاوت سے فارغ ہوجاتا ہے اور قران کریم کو عظمت و احترام کے ساتھ الماری میں سجا کر رکھ دیا جاتا ہے۔ آئیندہ یہ ہوتا ہے کہ کبھی کسی محفل میں برکت کے لئے، کسی کی موت پر مغفرت کے لئے یا اپنی حاجات ومراد پوری ہونے کے لئے قران کریم پڑھ لیا جاتا ہے چنانچہ اس طرح ایک طویل عرصے تک تلاوت کو ترک کردینے سے انہیں اس کا صحیح پڑھنا یاد ہی نہیں رہتا۔ یہ ان کے لئے کتنی محرومی کی بات ہے! اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ O

اب بتایئے کہ جو کلام اِلٰہی ہمارے عمل کرنے کے لیے نازل ہوا ہے اسے ہم نے بند کرکے رکھ دیا ہے اور مصیبت کے آنے پر اَللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے مدد آنے کا انتظار کرنے لگتے ہیں جب کہ اَللّٰہ تعالیٰ ہماری بداعمالیوں پر ہم سے ناراض ہے۔ یہ ہمارے مسلم معاشرے کے ایک طبقہ کا حقیقی عکس ہے۔

دوسری طرف مسلمانوں ہی میں ایک بڑا طبقہ وہ ہے کہ جنہوں نے بچپن سے لے کر بڑھاپے تک نہ تو خود قران کریم پڑھا نہ ہی اپنی اولاد کو اس عظیم نعمت وخیر کی طرف مائل کیا۔ میں خود ایسے کئی افراد سے واقف ہوں جن کو ترکِ قران کریم کا احساس تک نہیں ہے۔ ان کے دنیا کے تمام کام، اسکول، کالج، یونیورسٹی کی تعلیم، ملازمت، تجارت، سفر، سیر وتفریح، لوگوں سے طویل ملاقاتیں سب بہت انہماک سے جاری ہیں۔ اگر کوئی کام ان کا چھوٹا ہے تو صرف

Marfat.com

وہی ایک قران کریم کی تعلیم ہے جس کے چھٹنے کا انہیں غم بھی نہیں ہے۔ کچھ ملال ہوتا تو ضعیف العمری ہی میں پڑھ لیتے۔

سب ٹھاٹ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارہ

اب لے دے کر جو چند گھرانے باقی رہ جاتے ہیں انہوں نے سچی عقیدت وخلوص سے قران کریم کے علم کو اپنے لئے دنیا واخرت کی مشعل راہ بنایا ہے وہ اس کی تلاوت بلا ناغہ کرتے ہیں اور اپنے اہل وعیال کو بھی اس پر قائم رکھتے ہیں، نیز معنی وتفسیر پر غور وفکر کر کے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اس پیغام کو سمجھتے ہیں اور پھر عین سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق اس پر عمل کرتے ہیں۔ ایسے خوش نصیب افراد کی تعداد بہت کم ہے بلکہ آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ یہ لوگ مسلمان معاشرے کا تیسرا طبقہ ہیں جو دین و دنیا کے تمام کام نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں اور ان ہی کے نیک اعمال سے خوش ہو کر اللہ تعالیٰ ہم سب پر اپنا فضل وکرم فرما رہا ہے۔

اُمت مسلمہ کی اس بے حسی اور غفلت کو دیکھ کر شاعر ماہر القادری مرحوم نے قوم کی اصلاح کے لئے اپنی مشہورِ زمانہ نظم ''قران کی فریاد'' پیش کی جس میں انہوں نے قران کریم کے ساتھ مسلمانوں کے دہرے رَوَیہ کا شکوہ منظوم کیا ہے۔ یہ کلام نہایت درد بھرا، طنزیہ انداز میں ہے جو ہماری غفلت سے بیدار ہونے کے لئے کافی ہے، سہل بیانی اتنی ہے کہ ہر شعر اپنی جگہ خود تشریح ہے اور کہیں وضاحت کی ضرورت تک محسوس نہیں ہوتی۔ کیا ہم اب بھی کسی مصلحت کا شکار رہیں گے یا توبہ کر کے کلامِ اِلٰہی کو گلے لگالیں گے۔

نظم پیش خدمت ہے، ملاحظہ ہو:

Marfat.com

قرآن کی فریاد

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں
آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں
تعویذ بنایا جاتا ہوں
دھو دھو کے پلایا جاتا ہوں
جُزدان حریر و ریشم کے
اور پھول ستارے چاندی کے
پھر عطر کی بارش ہوتی ہے
خوشبو میں بسایا جاتا ہوں
جس طرح سے طوطا مینا کو
کچھ بول سکھائے جاتے ہیں
اس طرح پڑھایا جاتا ہوں
اس طرح سکھایا جاتا ہوں
جب قول وقسم لینے کے لئے
تکرار کی نوبت آتی ہے
پھر میری ضرورت پڑتی ہے
ہاتھوں پہ اٹھایا جاتا ہوں
دل سوز[1] سے خالی رہتے ہیں
آنکھیں ہیں کہ نم ہوتی ہی نہیں
کہنے کو میں اِک اِک جلسہ میں
پڑھ پڑھ کے سنایا جاتا ہوں
نیکی پہ بدی کا غلبہ ہے
سچائی سے بڑھ کر دھوکا ہے
اک بار ہنسایا جاتا ہوں
سو بار رُلایا جاتا ہوں
یہ مجھ سے عقیدت کے دعوے
قانون پہ راضی غیروں کے
یوں بھی مجھے رُسوا کرتے ہیں
ایسے بھی ستایا جاتا ہوں
کس بزم میں مجھ کو بار[2] نہیں
کس عُرس میں میری دھوم نہیں
پھر بھی میں اکیلا رہتا ہوں
مجھ سا بھی کوئی مظلوم نہیں

بتایئے! کیا قرآن کریم کے ساتھ ہمارا ایسا رویہ نہیں ہے؟ تو پھر توبہ کرلیں اور احکام الٰہی پر آج ہی سے عمل کرنا شروع کردیں!

---

[1] دُکھ، درد [2] دخل، رسائی

Marfat.com

باب......۲

کلامِ اِلٰہی واَسمائے اِلٰہی

اَللہ ﷻ بہت بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے، میں اُسی کے فضل وکرم کی امید پر اس مضمون کا آغاز کرتا ہوں کہ وہ مجھے ہر ٹیڑھی چال سے محفوظ فرمائے اور میری اس تحریر کو صحیح سمت لے چلے جو ہم سب کے لئے دنیا وآخرت کی ایک لازوال نعمت ثابت ہو، یارب تو ایسا ہی فرمادے، امین۔

یَا ذَا الْجَلاَ لِ وَالْاِکْرَام. ''اے عظمت وجلال اور احسان واکرام کے مالک''۔

یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. ''اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے''۔ثُمَّ اٰمین.

اَسمائے حُسنٰی (اَللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اچھے اچھے، خوبصورت وبابرکت نام) ایک ایسا موضوع ہے جس پر بہت کام ہو چکا ہے اور ابتدا سے اب تک اس پر بے شمار چھوٹی وبڑی کتب شائع ہو چکی ہیں اور ہر مؤلف ومصنف کا اپنی کتاب میں ایک نیا انداز ہے۔ ان کتب میں اَسمائے مبارکہ کی تعداد، ان کی شرح، خواص، معنی وفضائل، نقش وتعویزات، وظائف وعملیات اور ان کی خیر وبرکات بھی بڑی تفصیل سے درج ہیں۔ ہمارے محدثین ومشائخ، بزرگ، اکابرین اور علما نے یہ اہم کام انجام دے کر مخلوقِ اِلٰہی کو اس طرف رجوع کیا کہ وہ اپنی حاجات کے پورا ہونے کے لئے اپنی دعاؤں میں اَسمائے اِلٰہی کا وِرد جاری رکھیں جو نہایت ہی مؤثر ہے اور ان کے ذکر سے اَللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے مقاصد پورے ہونے کی قوی امید ہے۔

ترمذی کی حدیث میں اَسمائے حُسنٰی کل ننانوے ۹۹ آئے ہیں، اَللہ تعالیٰ کے جن نیک بندوں، علما، اولیا اور بزرگوں نے ان اَسمائے حُسنٰی کو اپنا وظیفۂ خاص بنایا اَللہ تعالیٰ نے ان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں ان کے مقاصد میں بھرپور کامیابیاں عطا فرمائیں۔ اس کے علاوہ ویسے بھی چلتے پھرتے اَسمائے اِلٰہی کا ذکر کرنا کوئی خالی از نفع نہیں ہے۔ اس موقع پر اَسمائے اِلٰہی کے چاہے ہم کیوں نہ تمام ہی ثابت منافع بیان کرلیں لیکن ان کے فضائل کا احاطہ پھر بھی نہیں کرسکتے، ظاہری سی بات ہے کہ مخلوق اپنے خالق کی تعریف وتوصیف مکمل طور پر بیان کرنے سے

Marfat.com

قطعی قاصر ہے جیسا کہ اَللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ○

(آیت:۱۸، النحل ۱۶، پارۃ:۱۴)

''اور اگر تم اَللہ کی نعمتوں کو گننے لگو، تو انہیں شمار نہیں کر سکتے،
حقیقت یہ ہے کہ اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے''۔

اسی طرح اَللہ تعالیٰ سورۂ کہف میں فرماتے ہیں کہ کل مخلوق جمع ہو کر بھی میری صفات بیان کرے تو میرے کلمات کا احاطہ کبھی نہیں کر سکتی:

قُلۡ لَّوۡ كَانَ الۡبَحۡرُ مِدَادًا لِّـكَلِمٰتِ رَبِّىۡ لَنَفِدَ الۡبَحۡرُ قَبۡلَ اَنۡ تَنۡفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّىۡ وَلَوۡ جِئۡنَا بِمِثۡلِهٖ مَدَدًا ○

(آیت:۱۰۹، کہف ۱۸، پارۃ:۱۶)

(اے پیغمبر! لوگوں سے) ''کہہ دو کہ اگر میرے رب کی باتیں لکھنے کے لئے سمندر روشنائی بن جائے، تو میرے رب کی باتیں ختم نہیں ہوں گی کہ اس سے پہلے سمندر ختم ہو چکا ہوگا، چاہے اس سمندر کی کمی پوری کرنے کے لئے ہم ویسا ہی ایک اور سمندر کیوں نہ لے آئیں''۔

حقیقت یہ ہے کہ مخلوق عاجز ہے کہ وہ اَللہ تعالیٰ کی شان اور اس کی قدرت کو بیان کر سکے۔ وہ بڑا علم اور حکمت والا ہے۔

سورۂ لقمٰن میں ایک مقام پر اَللہ تعالیٰ اپنی لامحدود صفات کے بارے میں یوں فرماتے ہیں :

وَلَوۡ اَنَّ مَا فِى الۡاَرۡضِ مِنۡ شَجَرَةٍ اَقۡلَامٌ وَّالۡبَحۡرُ يَمُدُّهٗ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ سَبۡعَةُ اَبۡحُرٍ مَّا نَفِدَتۡ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ○

(آیت:۲۷، لقمٰن:۳۱، پارۃ:۲۱)

''اور جتنے درخت زمین بھر میں ہیں اگر یہ سب قلم بن جائیں اور اس سمندر کے علاوہ سات سمندر اور ہو جائیں تو بھی اَللہ کے کلمات (کی حکایت) ختم نہ ہو،
بے شک اَللہ بڑا زبردست ہے، حکمت والا ہے''۔

Marfat.com

بہرکیف اَسمائے حسنیٰ کی تعداد بعض بزرگوں نے سنو۱ اور بعض نے ایک ہزار۱ بتائی ہے۔ حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب نے اپنی کتاب 'تحفۂ سعادت' میں چار ہزار۴ کی تعداد کا بھی حوالہ دیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ تمام اَسمائے حسنیٰ قرآن وسنت ہی سے تلاش کیئے گئے ہیں۔ مولانا موصوف محترم ہی نے اپنی مذکورہ کتاب میں تین سوانیس۳۱۹ کی تعداد میں اَسمائے حسنیٰ نقل بھی کیئے ہیں اور حوالہ جناب رشید اللہ یعقوب صاحب کی کتاب ''اَسماء اللہ عزوجل'' کا تحریر فرمایا ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ اَسمائے اِلٰہی کی اصل تعداد کسی کے علم میں بھی نہیں ہے، ہاں یہ ضرور ہے کہ اَللہ تعالیٰ کو مخلوق پر جو اَسمائے اِلٰہی ظاہر کرنا منظور تھے وہ ہمارے علم میں آگئے اور جن کو اسے پوشیدہ رکھنا تھا وہ مخلوق سے مخفی ہی ہیں۔ یہ اسی طرح ہے کہ جس طرح قرآن مجید میں حروفِ مقطعات آئے ہیں جیسے الٓمّٓ، طٰہٰ، یٰسٓ، صٓ وغیرہ ان کے معنی اَللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، یا یہ کہ قیامت کب آئے گی؟ شبِ قدر رمضان المبارک میں کس مقررہ تاریخ پر واقع ہوگی؟ اَصحابِ کہف کی صحیح تعداد کیا ہے؟ کسی شخص کی موت کب واقع ہوگی؟

جس طرح انسان اس علم سے بے خبر ہے اور عاجز ہے، اپنی معذوری تسلیم بھی کرتا ہے بالکل اسی طرح اَسمائے حسنیٰ کی صحیح تعداد جاننے سے بھی انسان معذور ہے۔ یہی بندے کی وہ لاچاری ہے کہ جس کے مان لینے سے مخلوق میں انکساری پیدا ہوجاتی ہے۔ حق تعالیٰ ہمیں مرتے دم تک صراطِ مستقیم پر دائم وقائم رکھے اور تکبر و گھمنڈ کے شائبے تک سے محفوظ رکھے۔

پہلے ذِکر ہو چکا ہے کہ اس کتاب کی اساس قرآن مجید ہے جو تمام علوم کا منبع وسرچشمہ ہے۔ قرآن حکیم کی تلاوت اور اس کا ترجمہ وتفسیر بغور پڑھنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اَللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو پہلے علم سکھایا تاکہ اس کی معرفت بندوں کو معلوم ہو، اس نے ہمیں اپنی (اَللہ کی) عبادت کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور پھر بتدریج اپنے احکامات بندوں پر نازل فرمائے تاکہ ہم ان پر عمل کریں اور جو اعمالِ صالحہ انجام دیئے جانا چاہئیں وہ اس نے اپنے کلام مقدس میں جگہ جگہ بیان فرمادیئے جن کی تفصیل ہمارے نبی محمد ﷺ نے اپنے عمل مبارک سے اُمت مسلمہ کے لئے بطور نمونہ پیش بھی فرمادی ہے۔

Marfat.com

اَللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جو حکم بھی ارشاد فرمایا ہے اس پر عمل کرنے کا ہمیں قاعدہ بھی عطا فرما دیا ہے۔ جیسے کہ ارشاد فرمایا:

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ط

(آیت:۶۰، مؤمن ۴۰، پارہ:۲۴)

''اور آپ کے رب نے فرمایا کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا''۔

حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الدُّعَآءِ .

(مشکاۃ المصابیح)

''اَللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز نہیں''۔

لیکن ہم دعا کس طرح کریں؟ اس عمل سے ہم واقف نہ تھے چنانچہ اَللہ تعالیٰ نے ہماری رہنمائی فرمائی اور سورہٗ فاتحہ کے ذریعے دعا مانگنے کا طریقہ ہمیں نہایت جامع انداز مین سکھادیا۔ معلوم ہوا کہ اَللہ عزوجل نے دعا مانگنے کا حکم فرما کر بندوں کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑا۔ چنانچہ جب ہم سورہٗ فاتحہ کی تلاوت کرتے ہیں تو اس میں ہمیں یہ ترتیب ملتی ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

''شروع اَللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے''

(۱)......سورۃ الفاتحہ کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ سے ہوتا ہے، (جس کے معنی یہ بیان کئے جاتے ہیں، ''سب تعریفیں اَللہ کے لئے ہیں جو پالنے والا سارے جہان کا'')۔

یہ کلمات پڑھ کر معلوم ہوا کہ ہم اپنی دعا کی ابتدا اَللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی تعریف سے کریں، جیسے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ　　سُبْحَانَ اللّٰہِ　　سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ　　لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ　　اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ،　　اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ.

پھر اپنے الفاظ میں عرض کریں کہ:

Marfat.com

''اے اَللہ حقیقت تو یہی ہے کہ تمام اَوّل وآخر تعریفیں صرف تیرے ہی لئے ہیں تیری حمد وثنا جو میں بیان کر رہا ہوں یہ بھی محض تیری ہی توفیق سے ہے، اے رَبِّ دو جہاں میری اس حمد کو جو خالصتاً تیرے ہی لئے ہے اپنے دربار میں اسے شرفِ قبولیت عطا فرما''۔

(۲)...... اب دعا میں الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ کے مبارک کلمات ہیں جو اَللہ سبحانہ وتعالیٰ کی صفات بیان کرتے ہیں (جس کے معنی ہیں، ''بے حد مہربان، نہایت رحم والا ہے'')۔

یہ دو اَسمائے اِلٰہی صفاتی ہیں اور اکٹھے آئے ہیں۔ بندہ جب بھی دعا کرے تو حمد کے بعد اَللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے کچھ صفاتی ناموں کا بھی ذِکر کرے، مثلاً یوں عرض کرے:

''اے اللہ تو رحمٰن اور رحیم ہے مجھ پر اپنی خاص مہربانی فرما، یا اِلٰہی تو تو سمیعٌ عَلیم ہے، تو میری دعا سننے والا اور جاننے والا ہے، اے تَوَّابٌ رَّحِیم! تو میرے گناہوں کو معاف فرما کر مجھ پر کرم فرما، اے شاکرٌ عَلیم تو ہمارے نیک اعمال کی قدر کرنے والا، دانا و بزرگ و برتر ہے، یا اِلٰہی تو غفورٌ رَّحِیم ہے، میری خطاؤں کو بخش دے، میں تیرے فضل کا منتظر ہوں، اے اَللہ! اے عزیز! اے حکیم! تیری ذات زبردست اور سب پر غالب ہے، بے شک تو بڑا حکمت والا ہے، میں تیرا بندہ ہوں مجھے دونوں عالم میں کامیابیاں عطا فرما، اے رَءُوف اے رَحیم! تو بے شک تمام انسانوں پر مہربان ہے، یا حَیُّ یا قَیّوم، یا حَنّان یا مَنّان، یہ تیرے اَسمائے مبارکہ جو میں نے ذکر کئے ہیں انہیں اپنے دربار میں قبول فرما لے۔

(۳)...... اس کے بعد سورۂ فاتحہ میں اَللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ (یعنی، ''مالک روزِ[1] جزا کا'') یہاں بندہ دعا میں اَللہ تعالیٰ کی عظمت اور ہر شئے پر اس کی ملکیت بیان کرے اور عرض کرے، یارب، یا اَحْکَمُ الحاکمین، اے حاکموں کے حاکم، اے تمام جہانوں کے مالک، اے بادشاہوں کے شہنشاہ، سلاطین کے سلطان، تو ہم سب کا خالق ہے، پرورش وحفاظت کرنے والا ہے، ہم تیرے بندے، غلام وبشر ہیں، تو ہر شئے کا خالق ہے، دنیا و آخرت، قیامت، پل صراط، حشر ونشر، جنت وجہنم کے مالک، میں اقرار کرتا ہوں کہ تو خود مختار ہے، میں حاضر ہوں میری دعا قبول فرما لے۔ اے سخی! اے کریم! جس دن نامۂ اعمال تقسیم

[1] اعمال کے بدلے کا دن

Marfat.com

ہوں میرا اعمال نامہ محض اپنی رحمت سے مجھے سامنے سے دائیں ہاتھ میں عطا فرمانا، میں تجھ سے اِکرام کا طالب ہوں مجھے ذلت سے محفوظ فرمانا۔

(۴)......سورۂ فاتحہ کی چوتھی آیت میں فرمانِ الٰہی یہ ہے: اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ﴿۴﴾ (''تیری ہی ہم بندگی کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں'')۔

اے معبود، ہم تیری مخلوق ہیں، انتہائی عاجزی سے صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں، عبادت کرنے کا صحیح ڈھنگ تو نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے ذریعے ہمیں سکھایا، تیرے سوا باقی سب ہی بلاشک وشبہ مخلوق ہیں جو خود مکمل محتاج اور فانی ہیں، اے بندوں کی مدد کرنے والے، تیرے سوا ہمیں کسی اور کی کوئی مدد ونصرت قابلِ قبول نہیں ہے، اے اَللّٰہ تعالیٰ تو ہمیں مخلوق کا محتاج نہ بنانا۔ یارب تو نے ہمیں اپنی عبادت کرنے کا حکم فرمایا ہے، ہم بھی اس حکم کو دل وجان سے مانتے ہیں مگر ساتھ ہی تیری توفیق اور مدد کا بھی اپنے لئے تجھ سے سوال کرتے ہیں لہٰذا ہم کمزور اور ضعیفوں کی بندگی منظور فرما۔

(۵)......اس کے بعد اَللّٰہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ﴿۵﴾ اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ، ''بتلا ہم کو راہ سیدھی'')۔

اپنی دعا میں بندہ ایک فقیرانہ انداز اختیار کرتے ہوئے مالک سے یوں عرض کرے کہ اے خالقِ کُل حق راستہ کون سا ہے؟ وہ تو صرف تیرے ہی علم میں ہے، ہمیں سیدھے راستے پر چلا، شیاطین اور اس کے لشکر سے محفوظ فرما، جس سیدھے راستے کی تو نے قرآن مجید میں نشان دہی فرمائی ہے ہمیں صرف اپنے اُسی پسندیدہ راستے پر چلا، ہماری درخواست ہے کہ تو ہم سب کو اپنی رحمت میں ہی لے لے اور تاحیات ہمیں حق پر قائم فرما، یارَب! ہمیں ضد اور ہٹ دھرمی سے بچا۔ میں تجھے اپنے کسی ایسے نیک عمل کا واسطہ دیتا ہوں جو تیرے دربار میں مقبول بھی ہوا ہو، اس کی برکت سے مجھے اس سیدھے راستے کی طرف چلا جو تیرا پسندیدہ ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تو جس کو چاہے ہدایت دے دیتا ہے اور صراطِ مستقیم اس کا مقدر بنا دیتا ہے۔ پس اے سلامتی عطا کرنے والے ہمیں بھی سیدھی راہ چلنے والوں میں شامل فرمالے۔

(۶)......اَلحمد شریف کی چھٹی آیت مبارکہ میں اَللّٰہ تعالیٰ بندوں کو دُعا مانگنے کی تعلیم یوں

Marfat.com

دیتا ہے: صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ("راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے فضل فرمایا")۔

یہاں ہم دعا میں درخواست کریں کہ اے ربُّ العالمین! آپ نے جو سیدھا راستہ اپنے فرمانبردار بندوں کو دکھایا اور انہیں اس پر چلا کر بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے، پھر دنیا و آخرت میں کامیابی بھی عطا کی ہے، میں تجھ سے اُسی راستے اور نعمتوں کا طلب گار ہوں۔ یارب! وہ بہت خوش نصیب بندے ہیں جن کو تو نے انعام و اکرام سے نوازا ہے، میں تجھ سے وہی خیر، رحمت، فضل اور بخشش اپنے لئے مانگتا ہوں جو کچھ کہ تو نے اپنے مخلص بندوں کو عطا فرمائی ہے۔ یارب العزت تو میری عبادت میں جو خاص تیرے ہی لئے ہے اخلاص پیدا کردے اور اپنی نظر کرم سے اپنے دربار میں مجھے کوئی مقام عطا فرمادے۔

(۷)......سورۂ فاتحہ کا اختتامی کلام یہ ہے: غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ اٰمین ("جن پر نہ تیرا غصہ ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے")۔

اختتامِ دعا پر ہم اَللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ کو اس کی رحمت کا واسطہ دیتے ہوئے اپنی بے چارگی کا اظہار کریں، اپنے ضعف و کمزوری کو پیش کرتے ہوئے عرض کریں کہ یارب تو ہمیں ان بدبختوں اور اَزَلی محروموں میں شمولیت سے محفوظ فرما جن پر تیرا غصہ ہوا اور ان ظالموں سے بھی بچا جو تیری مقرر کی ہوئی حدوں کو عبور کر کے گمراہ ہوگئے اور جہنم کا ایندھن بن گئے۔ یاالٰہی تو ہمیں اپنی رحمت سے ان بندوں میں شامل فرمالے جن سے تو خوش اور راضی ہے اور ان ناعاقبت اندیش بندوں میں شمولیت سے محفوظ فرما جن سے تو ناراض ہے اور ان پر تیری رحمت متوجہ نہیں ہے۔ یارب تو ہمیں بھٹکنے والوں سے ہمیشہ کے لئے بچالے، اَللّٰہ عزوجل تیری ہستی عظیم اور قدرت نرالی ہے لہٰذا تو خود ہی اپنی شان کے مطابق ہمیں اپنے مقبول بندوں میں شامل کرلے۔ ہم اپنے گناہوں کے معترف ہیں، ضعیف و کمزور ہیں مگر تیری مخلوق ہیں، تیرے بندے اور غلام ہیں، تیرے در کے علاوہ ہمارے لئے اور کوئی دروازہ نہیں ہے، لہٰذا ہماری التجا قبول فرما اور اپنی رضا کا ہمیں پیغام عطا فرما۔ اے اَللّٰہ ہم تیرا شکرادا کرتے ہیں کہ تو نے ہمیں عبادت کرنے کی توفیق دی اور دعا مانگنے کا ہمیں بہترین سلیقہ سکھادیا۔

سورۂ فاتحہ قرآن کریم کا حرفِ آغاز ہے لہٰذا اس دعا کے مانگنے پر اَللّٰہ سبحانہٗ وتعالیٰ

Marfat.com

نے بندوں کو پورا قرآن مجید عطا فرما دیا کہ اگر تم ان احکامات پر عمل پیرا ہو گے تو یہی سیدھا راستہ ہے، اس کو ترک کیا تو وہ ابلیس کی راہ ہوگی اور وہ مردودِ بارگاہ اور ملعون ہے، وہ اپنے لشکر کے ساتھ عنقریب جہنم میں جانے والا ہے۔

امت مسلمہ پر یہ لازم ہے کہ اَللہ عز و جل نے جو کتاب مقدس، قرآن مجید، اسے عطا فرمائی ہے وہ اسے اپنی زندگی کا دائمی رہبر بنائے، اس کے برعکس اگر ہم اسے بند رکھیں اور صرف فضیلتوں والی سورتیں ہی پڑھتے رہیں (کیا ایسے صاحبانِ تلاوت تارکِ قرآن حکیم نہ ہوں گے؟) تو کیا یہ اس متبرک کتاب کے ساتھ نا انصافی نہ ہوگی؟ جبکہ ہمیں معلوم ہے کہ قرآن مجید روزانہ کی تلاوت، معنی و تفسیر کے ساتھ سمجھنے، تدبر اختیار کرنے، عمل کرنے اور اَللہ تعالیٰ کے تمام احکامات مخلوقِ عالم تک پہنچانے کے لئے نازل ہوا ہے۔ یہ کام ہم سے جب ہی ہو سکے گا کہ جب ہمارا لگاؤ سچے دل سے قرآن کریم سے ہوگا۔

اَللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے بندوں کے ساتھ بڑی سہولت اور نرمی کا معاملہ دین اسلام میں ہر مقام پر رکھا ہے۔ مثلاً قرآن مجید کی تلاوت ہی کو لیجئے کہ اَللہ تعالیٰ اس میں اپنے بندوں کو کتنی رعایت اور نرمی سے حکم عطا فرماتا ہے:

فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ط

(آیت:۲۰ مزمل۴۳/۷۳، پارۃ:۲۹)

”سو تم لوگ جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جا سکے پڑھ لیا کرو“۔

اس سے مراد تہجد کی نماز میں قرآن کریم کا پڑھنا ہے۔ اَللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی عنایت ہے کہ اس نے ہم پر تہجد کی نماز فرض نہیں فرمائی اور تہجد کی نماز میں جتنی تلاوت آسانی سے ہو سکے وہ ہی کر لی جائے۔ اس حکم سے معذور، بوڑھے، مریض اور آپاہج بندوں کو کس قدر سہولت حاصل ہوگئی۔

اگر ہم غور کریں تو اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ قرآن مجید میں ہمارے لئے بڑی نصیحت ہے، جیسا کہ اَللہ تعالیٰ سورۂ قمر میں فرماتا ہے:

وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ O

(آیت:۱۷، قمر۵۴، پارۃ:۲۷)

”اور ہم نے آسان کر دیا ہے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے۔

Marfat.com

سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟''۔

مخلوق میں نصیحت حاصل کرنے والے بندے وہ ہیں جو اپنے دل میں ہر وقت اَللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہیں اور قیامت برپا ہونے اور دوبارہ زندہ ہو کر اَللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے سامنے پیش ہونے پر وہ قطعی ایمان رکھتے ہیں۔ لہٰذا قرآن کریم ہماری زندگی اور آخرت کے لئے ایک بے مثال نصاب ہے مگر اس سے مطلوبہ مقاصد اس وقت حاصل ہوں گے کہ جب اس سے نصیحت حاصل کرنے کے لئے اس کلام میں خوب غور وفکر کیا جائے اور یہ بھی یاد رہے کہ اَللہ تعالیٰ کے اَحکامات کو بجالانے کے لیے قرآن کریم کے معنی اور تفسیر کو بھی خوب سمجھا جائے۔

اَللہ تعالیٰ کا فرمان سورہ محمد میں یہی بات واضح کرتا ہے۔

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا○

(آیت: ۲۴، محمد ۴۷، پارہ: ۲۶)

''تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا دلوں پر قفل لگ رہے ہیں؟''

اَللہ عزوجل کے کلام میں غور کرنے سے ہدایت اور نصیحت حاصل ہوتی ہے لیکن جب جذبہ ہی نہ ہو تو پھر کیا حاصل ہو گا؟

بہرکیف ہمیں سورہ فاتحہ (دعا) کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ دعا ایک زبردست عمل ہے جو اصل میں عبادت ہی ہے، دعا کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث مبارکہ سے بھی ہوتا ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ.

(مشکاۃ المصابیح)

یعنی ''دعا عبادت کا مغز ہے''۔

اس طرح ایک طرف تو اَللہ تعالیٰ کا کلام دعا (سورہ فاتحہ) سے شروع ہوتا ہے جس سے دعا کے عمل کا عظیم ہونا ثابت ہوا تو دوسری طرف کلامِ حدیث سے بھی دعا کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے کہ دعا تو عبادت کا خلاصہ ہی ہے۔ دعا کے لئے اَللہ سبحانہ وتعالیٰ کا یہ پیغام (حکم۔فرمان) کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا یہ بات ظاہر کرتا ہے کہ جب اَللہ تعالیٰ بندوں کو

Marfat.com

کوئی حکم دے کر ان سے اس پر عمل کرنے کا مطالبہ فرماتا ہے تو عمل کرنے کا طریقہ بھی بتا دیتا ہے جیسے کہ دعا مانگنے کا حکم دے کر بندوں کی رہنمائی کے لئے سورۂ فاتحہ (دعا) نازل فرمادی، جس میں اَللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بھی ہے اَللہ کا شکر ادا کرنے کے کلمات بھی ہیں، توبہ و استغفار کرنے کا طریقہ اور انجام کے خیر ہونے کی دعا بھی ہے اور دوسری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اپنے بہترین و بے مثال اعمال سے اَللہ تعالیٰ کے احکام کی خوب تشریح بھی فرمادی۔

قرآن مجید میں ایک اور جگہ اَللہ عزوجل کا فرمان اس طرح آیا ہے:

وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ص

(آیت:۱۸۰، اعراف ۷، پارۃ:۹)

''اور اَللہ کے سب نام اچھے ہی اچھے ہیں تو اس کو ان کے ناموں سے پکارا کرو''۔

یہاں اَللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ اے بندو! تم جب بھی دعا کرو تو میرے بابرکت ناموں کے ساتھ مجھ سے دعا مانگا کرو۔

بس قرآن مجید کی یہی وہ آیت ہے جس میں دعا طلب کرنے کا فرمانِ الٰہی خاص ہے اور یہی وہ حکم ہے جو اس کتاب 'کلامِ اِلٰہی و اَسمائے اِلٰہی' کے تحریر کرنے کا میرے لئے ایک سبب بنا۔ اَللہ بزرگ و برتر کے اس ارشاد پر میں نے بہت غور و فکر کیا کہ اَللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جو یہ حکم فرمایا ہے تو اس میں یقیناً بندوں کے لئے قرآن کریم ہی میں ضرور رہنمائی ہوگی کیونکہ خالق کل مخلوق کو کبھی بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا۔ لہٰذا میں نے ایک نئے جذبے کے ساتھ قرآن مجید میں اَسماءُ الحسنٰی کو تلاش کرنا شروع کر دیا اور یقینِ کامل کے ساتھ اَسمائے اِلٰہی کو ہی اپنی کتاب کا موضوع و مضمون بنالیا۔

دورانِ تلاوت میں قرآن مجید میں اَسمائے اِلٰہی کی مزید جستجو میں رہا اور اَللہ تعالیٰ کے ان ناموں کو میں نے قرآن مجید میں مختلف طرق پر پایا جن کو مختصراً اس طرح مثال کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے، جیسے:

الف: اَسمائے حسنٰی قرآن مجید میں ایک ایک، جدا جدا بہت کثرت سے آئے ہیں۔

ب: دو، دو اَسمائے اِلٰہی قرآن کریم میں اکٹھے بار بار آئے ہیں۔

Marfat.com

ج: تین کے طاق عدد میں بلافصل اَسمائے اِلٰہی قرآن حکیم میں کئی جگہ آئے ہیں۔

د: قرآن مجید میں بلافصل چار اَسمائے اِلٰہی بھی اکٹھے آئے ہیں جو صرف دو مقامات پر ہیں۔

س: پورے قرآن مجید میں ایک مقام ایسا بھی ہے جہاں اَسمائے اِلٰہی بلافصل اکٹھے آٹھ بھی آئے ہیں۔

آیئے اب ہم ان سب کی تفصیل مع امثال مطالعہ کرتے ہیں :

الف

قرآن مجید میں اَسمائے اِلٰہی جو ایک ایک، جدا جدا آئے ہیں، وہ اس طرح ہیں:

مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۔ خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ. اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ .

قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰہِ عَھْدًا فَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰہُ عَھْدَہٗ

وَاللّٰہُ مُحِیْطٌ بِالْکٰفِرِیْنَ.

وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ.

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا سُبْحٰنَہٗ ط

وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ. اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ.

یہ ایک ایک اور جدا جدا اسمِ باری تعالیٰ کی مندرجہ بالا صرف چند مثالیں ہیں جب کہ قرآن مجید میں کثرت سے اَللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا نام مبارک ذاتی اور صفاتی بار بار آیا ہے۔ یہاں ان مثالوں میں مٰلِکِ، بصیر، قدیر، علیم، اَللہ تعالیٰ کی صفات بھی ہیں اور اس کے نام بھی ہیں، یعنی یہ اَللہ تعالیٰ کے صفاتی نام ہیں جب کہ 'اَللہ' اسم ذاتی ہے۔

Marfat.com

ب

قرآن مجید میں اَسمائے اِلٰہی کی ایک صورت یہ ہے کہ وہ دو اکٹھے آئے ہیں اور یہ بھی قرآن کریم میں کئی جگہ ہیں، کہیں دو اسم اس طرح آئے ہیں کہ ان میں سے ایک نام ذاتی اور دوسرا صفاتی ہے اور کہیں دونوں نام صفاتی ہیں یہ بات درج ذیل مثالوں سے واضح ہو جاتی ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (۱) رَبِّ (۲) الْعٰلَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ (۱) الرَّحِيْمِ (۲). اَنْتَ الْعَلِيْمُ (۱) الْحَكِيْمُ (۲).

اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ (۱) الرَّحِيْمُ (۲). وَاللّٰهُ (۱) عَلِيْمٌ (۲) بِالظّٰلِمِيْنَ. اَنْتَ السَّمِيْعُ (۱) الْعَلِيْمُ (۲).

اَنْتَ الْعَزِيْزُ (۱) الْحَكِيْمُ (۲). هُوَ الْحَيُّ (۱) الْقَيُّوْمُ (۲).

قُلْ هُوَ اللّٰهُ (۱) اَحَدٌ (۲). اَللّٰهُ (۱) الصَّمَدُ (۲).

ج

قرآن کریم میں تین کے طاق عدد میں بھی اَسمائے اِلٰہی آئے ہیں اور وہ تینوں اکٹھے بلافصل کئی جگہ استعمال ہوئے ہیں (یعنی ان اَسماء کے درمیان میں کوئی اور کلمہ نہیں آیا ہے) یہ اَسماء بہت ہی خاص ہیں۔ان میں ذاتی اور صفاتی دونوں اَسماء ہیں۔ میں نے دراصل ان ہی کو اپنی کتاب کا موضوع و مضمون بنایا ہے۔ یہ اَسمائے اِلٰہی تکرار کے ساتھ بار بار پورے قرآن مجید میں ایک سو باسٹھ[۱۶۲] آیات میں مسلسل تین تین آئے ہیں جو قرآن کریم کی ۱۱۴ سورتوں میں سے ۳۲ مختلف سورتوں میں آئے ہیں میں نے ان کو حوالے کے ساتھ اپنی فہرست میں یک جا جمع کر دیا ہے۔نقل کی ہوئی یہ فہرست مع تفصیل اِنشاءاللہ آگے اپنے مقام پر آرہی ہے۔

ان تین[۳]، تین[۳] اکٹھے اَسماء میں سب سے مقدم (اوّل) اَللہ سبحانہ وتعالیٰ کا خاص نام ''اَللہ'' جو اسم ذاتی ہے، آیا ہے۔ بعد میں آنے والے دو اَسماء صفاتی ہیں۔ اگر ہم اپنی دعاؤں میں ان اَسمائے اِلٰہی کا ذکر کر لیں تو اَللہ تعالیٰ کے دربار سے قبولیت کی بڑی امید کی جا سکتی ہے۔ذیل میں ان اَسمائے اِلٰہی کی چند مثالیں تحریر کی جارہی ہیں۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.
۱ ۲ ۳

اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ.
۱ ۲ ۳

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ.
۱ ۲ ۳

فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ.
۱ ۲ ۳

د

قرآن مجید میں چار کی تعداد میں بھی اسمائے الٰہی آئے ہیں۔ یہ بھی اکٹھے بلافصل آئے ہیں۔ یہ قرآن کریم میں صرف دو مقامات پر آئے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ط
۱ ۲ ۳ ۴

(آیت:۲۴، حشر ۵۹، پارہ:۲۸)

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ O
۱ ۲ ۳ ۴

(آیت:۱، جمعة ۶۲، پارہ:۲۸)

س

سب سے زیادہ تعداد میں اسمائے الٰہی بلافصل اکٹھے آٹھ[۸] کی تعداد میں سورہ حشر میں آئے ہیں۔ یہ پورے قرآن کریم میں صرف ایک ہی مقام پر آئے ہیں۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج
اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط
۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸

(آیت:۲۳، حشر ۵۹، پارہ:۲۸)

مختصر یہ کہ مندرجہ بالا تمام صورتوں میں ہمیں قرآن مجید میں اسمائے الٰہی ملتے ہیں جو سب ہی مبارک ومقدس ہیں۔ ان مثالوں کے بعد اب میں اپنے موضوع کی وضاحت کروں گا کہ اپنی دعامیں ذکر کیے جانے والے تین کے طاق عدد والے اسمائے الٰہی کا ہی میں نے کیوں انتخاب کیا ہے؟ اور ان ہی کے ساتھ دعا مانگنا کیوں مؤثر، قوی، پرامید اور حوصلہ افزا ہے۔

Marfat.com

تین کے طاق عدد کی اہمیت

طاق عدد کی شریعتِ اسلامیہ میں بڑی اہمیت ہے۔ جن آیات میں اَسمائے اِلٰہی تین کے طاق عدد میں آئے ہیں وہ خود قرآن مجید سے ہی ثابت ہیں اور طاق عدد کے اہم ہونے کی یہ دلیل ہیں۔ دوسری طرف طاق عدد کی اہمیت احادیث سے بھی واضح ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لیے مندرجہ ذیل چند مثالیں مع حوالہ تحریر کی جارہی ہیں تاکہ قارئین کو مطالعے کے دوران ذہنی یکسوئی حاصل ہو:

(۱)...... اَللّٰہُ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ (مسلم) ''اَللّٰہ تعالیٰ وِتر (طاق) ہے اور وِتر ہی اسے پسند ہے''۔

(۲)...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اَللّٰہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے جب دعا کرتے تو تین بار دعا کرتے اور جب اَللّٰہ تعالیٰ سے کچھ سوال کرتے تو تین بار سوال کرتے۔ (صحیح مسلم)

(۳)...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین بار دعا مانگتے اور تین بار استغفار کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ (ابوداؤد، مسند احمد)

(۴)...... حدیث کی یہ دعا تین مرتبہ صبح اور تین مرتبہ شام کو پڑھنے سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ. (ترمذی، صحیح ابن ماجہ)

(۵)...... سفر میں جب کوئی کسی بستی میں داخل ہونے لگے تو تین مرتبہ یہ کلمات کہے: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا. (مرقات)

(۶)...... سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل مبارک کے مطابق وضو کے اعضاء تین تین مرتبہ دھوئے جاتے ہیں۔ (بخاری جلد:۱، صفحہ:۲۷، ۲۸)

(۷)...... مغرب کی نماز میں تین رکعتیں فرض ہیں۔

(۸)...... عشا کی نماز کے بعد تین وِتر واجب ہیں۔

Marfat.com

(۹)......حج کے موقع پر منیٰ میں حاجی رَمی جمار کا عمل تین مقامات پر کرتے ہیں۔(یعنی تین مقام پر شیطانوں کو کنکریاں مارتے ہیں)۔

(۱۰)......جناب کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین انگلیوں سے کھاتے دیکھا ہے۔(مسلم)

(۱۱)......نماز میں رکوع اور سجدے کی تسبیحات سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی،کم از کم تین بار پڑھی جاتی ہیں۔(ابوداؤد،ترمذی،نسائی،مشکوٰۃ)

(۱۲)......قرآن مجید کے آخری تینوں قل (سورۃ الاخلاص، الفلق، النَّاس) جو شخص تین مرتبہ صبح اور تین مرتبہ شام کو پڑھے تو یہ دنیا کی ہر چیز کے لئے کافی ہیں۔(ابوداؤد،ترمذی،مشکوٰۃ)

(۱۳)......جو شخص صبح و شام ان کلمات کے ساتھ تین تین مرتبہ دعا مانگے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر مخلوق کے، خصوصاً سانپ، بچھو وغیرہ زہریلے اور موذی جانوروں کے شر سے بچائیں گے، بعض روایتوں میں صرف شام کے وقت پڑھنے کا ذکر آیا ہے۔اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ .(الترمذی،ابن ماجہ)

(۱۴)......رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب کسی جنگ یا حج سے واپس تشریف لاتے تو ہر بلند جگہ پر تین مرتبہ اَللہ اکبر کہتے۔(مسلم)

(۱۵)......رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھتے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے:اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ. (ابوداؤد،صحیح الترمذی)

مندرجہ بالا مثالیں تین کے طاق عدد کی فضیلت، عظمت، خیر اور برکات ظاہر کرتی ہیں۔احادیث مبارکہ میں بے شمار دعائیں آئی ہیں جن کو تین مرتبہ پڑھنے کی خصوصی تاکید آئی ہے۔چنانچہ اس سلسلے میں یہاں مزید حوالے تحریر کرنا اپنے اصل موضوع سے ہٹ جانے کے مترادف ہوگا البتہ جو صاحبِ ذوق دیگر حوالے دیکھنا پسند فرمائیں تو وہ مسنون دعاؤں کی مستند کتب کا مطالعہ فرمالیں۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے ناموں کے ساتھ دعا کرنا

قرآن کریم میں کئی مقامات ہیں جہاں اللہ عزوجل نے فرمایا کہ بندے اپنی دعاؤں میں اللہ تعالیٰ کے ناموں کا ذکر کریں یہ بے شک ہمارے لئے بڑی خوش خبری ہے کیونکہ یہ اسمائے الٰہی دعاؤں کے قبول ہونے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سورۂ اعراف، بنی اسرائیل، طٰہٰ اور سورۂ حشر میں آیا ہے، یہ فرمان بار بار آنا ہماری یاددہانی کے لئے ہے کہ ہم اس مبارک عمل کو (وردِ اسمائے الٰہی کو) اپنی دعا میں جاری رکھیں۔ بہتر ہوگا کہ ہم ان آیات کا مطالعہ کرلیں تو بات زیادہ واضح ہوجائے گی:

وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ص

(آیت:۱۸۰، اعراف ۷، پارۃ:۹)

"اور اللہ ہی کے لئے اچھے اچھے (مخصوص) نام ہیں سو انہی سے اسے پکارا کرو"۔

سورۂ بنی اسرآءِیل میں اللہ تعالیٰ حکم فرماتے ہیں:

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ج

(آیت:۱۱۰، بنی اسرآءِیل ۱۷، پارۃ:۱۵)

"کہہ دیجئے کہ اللہ کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر، جس نام سے بھی پکارو تمام اچھے نام اسی کے ہیں"۔

سورۂ طٰہٰ میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اپنے بندوں کو اس طرح خطاب فرماتا ہے:

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى

(آیت:۸، طٰہٰ:۲۰، پارۃ:۱۶)

"(وہ) اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اچھے اچھے نام اسی کے ہیں"۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان سورۂ حشر میں ہے:

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ط

(آیت:۲۴، حشر ۵۹، پارۃ:۲۸)

"وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا وجود بخشنے والا، صورت بنانے والا،

Marfat.com

اسی کے لئے (نہایت) اچھے نام ہیں''۔

اَللّٰہ عزوجل کے تمام نام جو ہمارے علم میں ہیں وہ سب اور جو ہمارے علم میں نہیں ہیں وہ بھی تمام کے تمام بہت بابرکت، حسین وجمیل اور خوبصورت ہیں۔ لہٰذا اس کے ہر نام میں بے شمار خوبیاں ہیں۔ اس کا ہر نام مقدس ہے۔

اَللّٰہ تعالیٰ کے اچھے ناموں سے مراد وہ سب نام ہیں جو قرآن وحدیث سے ثابت ہیں اور جن سے اس کی مختلف لامحدود صفات، اس کی عظمت وجلالت اور اس کی قدرت و طاقت کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ سب فرمان پڑھ کر، سن کر یا سمجھ کر بھی ہمیں کیا ہوگیا ہے کہ ہم دعاؤں میں اَسمائے اِلٰہی کا ذکر نہ کریں؟ عجب ہے اس فراموشی پر!

فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ O

''پس عبرت حاصل کرو اے چشم بینا رکھنے والو!''

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ O

''سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟''

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ O

''اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے''۔

Marfat.com

اَسمائے اِلٰہی طاق عدد میں

قرآن کریم کی ایک سو چودہ [۱۱۴] سورتوں میں سے بتیس [۳۲] مختلف سورتوں میں ایک سو باسٹھ [۱۶۲] آیات ایسی ہیں جن کی ہر اختتامی آیت میں اَللّٰہ تعالیٰ کے اَسمائے مبارک آئے ہیں یہ مبارک نام تین کے طاق عدد میں اکھٹے بلا فصل (یعنی تینوں ناموں کے درمیان کوئی اور کلمہ نہیں آیا ہے) آئے ہیں۔ یاد رہے کہ شریعتِ اسلامیہ میں طاق عدد بڑا پسندیدہ عدد ہے۔ دیکھئے یہ اَللّٰہ تعالیٰ کا ہم پر کتنا عظیم احسان ہے کہ اس نے قرآن کریم میں اپنے یہ مبارک اَسمائے اِلٰہی ہمیں عطا فرمائے۔ ہم اس کی اس عطا پر بھی شکر ادا کرتے ہیں۔ اَللّٰہ تعالیٰ کی ذات زبردست ہے، اسی مالک وخالق نے میرے ذہن میں یہ بات ڈالی کہ میں اَسمائے اِلٰہی پر ایک کتاب تحریر کروں اور اس کا نام "کلام اِلٰہی و اَسمائے اِلٰہی" رکھوں۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ.

قارئین کی سہولت کے لیے وہ ایک سو باسٹھ [۱۶۲] آیات یہاں عین قرآن مجید کی ترتیب کے مطابق نقل کی جارہی ہیں، ترجمہ وحوالہ آیات ساتھ ہی دے دیا گیا ہے۔ کاش ان اَسمائے اِلٰہی کا ہم بار بار وِرد کرتے رہیں اور خصوصاً دعاؤں میں اَللّٰہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو اس کے ناموں ہی سے پکاریں تو اس عمل سے انشاء اللہ تعالیٰ، اَللّٰہ عزوجل کا وہ حکم بھی پورا ہوگا جو اس کے دربار میں ہم سے مطلوب ہے۔

یہاں ایک بات کا خیال رکھا جانا نہایت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ میں نے قرآن کریم سے ان اَسماء کو نہیں لیا ہے جن میں اسم اَللّٰہ کے بجائے کسی ضمیر نے جگہ لی ہے، مثلاً:

اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ. وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ.

وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ.

یا پھر دوسری صورت میں تین اَسماء کے درمیان میں کوئی اور کلمہ بھی آیا ہے جس سے ان میں فصل پیدا ہو گیا ہے، جیسے:

اِنَّ اللّٰهَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا. وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ.

Marfat.com

وغیرہ، چنانچہ ایسے اَسماء بھی آئیندہ آنے والی فہرست نمبر ا میں شامل نہیں کیے گئے ہیں۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ کلام میں جہاں تین اَسماء اکٹھے (اَللہ تعالیٰ کے تین نام) آئے ہیں ان ہی کو میں نے بنیاد فہرست بنایا ہے، مثلاً:

اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ . اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ
۱ ۲ ۳ ۱ ۲ ۳

اب آئیندہ مطالعہ سے قبل یہ باتیں اپنے ذہن میں رکھیں:

(۱)...... ہمارا مقصد یہاں صرف وہ اَسمائے اِلٰہی جمع کر کے پیش کرنا تھا جو اکٹھے تین کی تعداد میں آئے ہیں۔ لیکن ایسا کرنے سے آیت کا ربط پتہ نہیں چل رہا تھا چنانچہ ربط قائم رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۲)...... اَسمائے اِلٰہی سے قبل آیت کا جو کلام ہے اس میں سے صرف اتنا حصہ ہی لیا گیا ہے کہ جس سے کلام کا کم از کم مفہوم پتہ چل جائے۔

(۳)...... ہر سورت کے ختم ہونے پر لکھ دیا گیا ہے کہ سورت تمام ہوئی۔ لیکن اس سے مراد یہ ہوگی کہ اس سورت میں اَسمائے اِلٰہی جو تین کے طاق عدد میں ہیں وہ جتنے بھی ہیں سب لکھ دیئے گئے ہیں چاہے سورت ابھی باقی ہو۔

(۴)...... ہر آیت کے اختتام پر جو تین اَسمائے مبارکہ آئے ہیں ان کو نمایاں کرنے کے لیے ۱، ۲، ۳ کا عدد اِسم کے نیچے لکھ دیا گیا ہے تا کہ آپ کی توجہ ان پر رہے۔

(۵)...... ایک سو باسٹھ [۱۶۲] آیات کا مُستند ترجمہ بھی دے دیا گیا ہے تا کہ آپ کا لگاؤ قرآنِ کریم کی طرف اور بڑھے اور آپ روزانہ کی تلاوت کے ساتھ ذوق وشوق سے اس کا ترجمہ و تفسیر بھی کسی مُستند قرآنِ کریم کے نسخہ سے پڑھیں۔

Marfat.com

باب......۳

فہرست نمبر : ۱

آیات اَسمائے اِلٰہی طاق عدد میں

اب یہاں وہ ایک سو باسٹھ[۱۶۲] آیات نقل کی جارہی ہیں جن میں مسلسل تین اَسمائے اِلٰہی آئے ہیں اور یہ مختلف بتیس[۳۲] سورتوں میں ہیں۔ آیات کے اردو ترجمے میں جہاں کہیں مشکل الفاظ کی تشریح کی گئی ہے وہ سہل معنی بھی دوسرے تراجم سے لئے گئے ہیں اور انہیں صفحہ کے نیچے درج کردیا گیا ہے۔

۱...... وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ق فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ط
اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ O (آیت:۱۱۵، بقرۃ۲، پارۃ:۱)
۱ ۲ ۳

''اور مشرق و مغرب سب اللہ ہی کا ہے تو جدھر تم رُخ کرو اُدھر اللہ کی ذات ہے۔
بے شک اللہ صاحبِ وسعت اور باخبر ہے۔''

۲......اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ج فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ط وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا لا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ O (آیت:۱۵۸، بقرۃ۲، پارہ:۲)
۱ ۲ ۳

''بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ لہٰذا جو شخص بھی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس کے لئے اس بات میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ ان کے درمیان چکر لگائے۔ اور جو شخص خوشی سے کوئی بھلائی کا کام کرے تو اللہ یقیناً قدردان (اور) جاننے والا ہے''۔

۳......اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ج فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ O (آیت:۱۷۳، بقرۃ۲، پارہ:۲)
۱ ۲ ۳

Marfat.com

''اُس نے تو تمہارے لئے بس مردار جانور، خون اور سوٗر حرام کیا ہے، نیز وہ جانور جس پر اَللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو۔ ہاں اگر کوئی شخص انتہائی مجبوری کی حالت میں ہو (اور ان چیزوں میں سے کچھ کھالے) جب کہ اس کا مقصد نہ لذت حاصل کرنا ہو اور نہ وہ (ضرورت کی) حد سے آگے بڑھے، تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ یقیناً اَللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے''۔

۴......فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ط

اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ط O (آیت:۱۸۱، بقرۃ ۲، پارۃ:۲)

۱ ۲ ۳

''پھر جو کوئی بدل ڈالے وصیت کو بعد اس کے کہ جو سن چکا تو اس کا گناہ انہی پر ہے جنہوں نے اس کو بدلا بے شک اَللہ سننے والا جاننے والا ہے''۔

۵......فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ط

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ع O (آیت:۱۸۲، بقرۃ ۲، پارۃ:۲)

۱ ۲ ۳

''البتہ جس کسی کو وصیت کرنے والے سے متعلق کسی بے عنوانی یا گناہ کا علم ہو جائے، پھر وہ ان لوگوں کے آپس میں صلاح کرا دے، تو اس پر کوئی گناہ نہیں، بے شک اَللہ تعالیٰ بڑا مغفرت کرنے والا ہے، بڑا رحم کرنے والا ہے''۔

۶......فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ O (آیت:۱۹۲، بقرۃ ۲، پارۃ ۲)

۱ ۲ ۳

''پھر اگر وہ باز آجائیں تو بے شک اَللہ بڑا بخشنے والا ہے، بڑا مہربان ہے''۔

۷......ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ط

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ O (آیت:۱۹۹، بقرۃ ۲، پارۃ:۲)

۱ ۲ ۳

''پھر جہاں سے اور لوگ واپس ہوں وہیں سے تم بھی واپس ہو اور اَللہ سے بخشش مانگو

Marfat.com

بے شک اَللّٰہ بخشنے والا (اور) رحمت کرنے والا ہے''۔

۸......فَاِنۡ زَلَلۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡکُمُ الۡبَیِّنٰتُ فَاعۡلَمُوۡۤا
اَنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ O (آیت:۲۰۹،بقرۃ۲،پارۃ:۲)
۱ ۲ ۳

''پھر اگر تم احکام روشن پہنچ جانے کے بعد لڑکھڑا جاؤ تو جان رکھو کہ
اَللّٰہ غالب (اور) حکمت والا ہے''۔

۹......اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِیۡنَ ہَاجَرُوۡا وَجٰہَدُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ۙ اُولٰٓئِکَ یَرۡجُوۡنَ
رَحۡمَتَ اللّٰہِ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ O (آیت:۲۱۸،بقرۃ۲،پارۃ:۲)
۱ ۲ ۳

''بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور لڑے اَللّٰہ کی راہ میں
وہ اُمیدوار ہیں اَللّٰہ کی رحمت کے اور اَللّٰہ بخشنے والا مہربان ہے''۔

۱۰......وَاللّٰہُ یَعۡلَمُ الۡمُفۡسِدَ مِنَ الۡمُصۡلِحِ ؕ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰہُ لَاَعۡنَتَکُمۡ ؕ
اِنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ O (آیت:۲۲۰،بقرۃ۲،پارۃ:۲)
۱ ۲ ۳

''اور اَللّٰہ خوب جانتا ہے کہ خرابی کرنے والا کون ہے اور اصلاح کرنے والا کون۔ اور اگر اَللّٰہ
چاہتا تو تم کو تکلیف میں ڈال دیتا۔ بے شک اَللّٰہ غالب (اور) حکمت والا ہے''۔

۱۱......وَلَا تَجۡعَلُوا اللّٰہَ عُرۡضَۃً لِّاَیۡمَانِکُمۡ اَنۡ تَبَرُّوۡا وَتَتَّقُوۡا وَتُصۡلِحُوۡا بَیۡنَ النَّاسِ ؕ
وَاللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ O (آیت:۲۲۴،بقرۃ۲،پارۃ:۲)
۱ ۲ ۳

''اور اَللّٰہ (کے نام) کو اپنی قسموں میں اس غرض سے استعمال نہ کرو کہ اس کے ذریعے نیکی
اور تقویٰ کے کاموں اور لوگوں کے درمیان صلح صفائی کرانے سے بچ سکو۔
اور اَللّٰہ سب کچھ سنتا جانتا ہے''۔

Marfat.com

۱۲......لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ○ (آیت:۲۲۵،بقرۃ۲،پارۃ:۲)

۳ ۲ ۱

''نہیں پکڑتا تم کو اَللہ بیہودہ قسموں پر تمہاری، لیکن پکڑتا ہے تم کو ان قسموں پر جن کا قصد کیا تمہارے دلوں نے اور اَللہ بخشنے والا تحمل کرنے والا ہے''۔

۱۳......لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ج فَاِنْ فَآءُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (آیت:۲۲۶،بقرۃ۲،پارۃ:۲)

۳ ۲ ۱

''جو لوگ قسم کھا لیتے ہیں اپنی عورتوں کے پاس جانے سے ان کے لئے مہلت ہے چار مہینے کی پھر اگر باہم مل گئے تو اَللہ بخشنے والا مہربان ہے''۔

۱۴......وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ (آیت:۲۲۷،بقرۃ۲،پارۃ:۲)

۳ ۲ ۱

''اور اگر انہوں نے طلاق ہی کی ٹھان لی ہو تو (بھی) اَللہ سننے جاننے والا ہے''۔

۱۵......وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ص وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ط وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ع○ (آیت:۲۲۸،بقرۃ۲،پارۃ:۲)

۳ ۲ ۱

''اور عورتوں کا بھی حق ہے جیسا کہ مردوں کا ان پر حق ہے دستور کے موافق اور مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے، اور اَللہ زبردست ہے تدبیر والا''۔

۱٦......وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ج وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ع○ (آیت:۲۳۵،بقرۃ۲،پارۃ:۲)

۳ ۲ ۱

''اور یاد رکھو کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اَللہ اسے خوب جانتا ہے، لہٰذا اس سے ڈرتے رہو، اور یاد رکھو کہ اَللہ بہت بخشنے والا، بڑا بردبار ہے''۔

Marfat.com

۱۷......فَاِنۡ خَرَجۡنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ فِىۡ مَا فَعَلۡنَ فِىۡۤ اَنۡفُسِهِنَّ مِنۡ مَّعۡرُوۡفٍ‌ؕ
وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ۝ (آیت:۲۴۰، بقرۃ:۲، پارۃ:۲)
۱ ۲ ۳

''ہاں اگر وہ خود گھر سے نکل جائیں اور اپنے حق میں پسندیدہ کام (یعنی نکاح) کر لیں تو تم پر کچھ گناہ نہیں اور اَللّٰہ زبردست حکمت والا ہے''۔

۱۸......وَقَاتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ۝ (آیت:۲۴۴، بقرۃ:۲، پارۃ:۲)
۱ ۲ ۳

''اور (مسلمانو!) اَللّٰہ کی راہ میں جہاد کرو اور جان رکھو کہ اَللّٰہ (سب کچھ) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے''۔

۱۹......وَاللّٰهُ يُؤۡتِىۡ مُلۡکَهٗ مَنۡ يَّشَآءُ‌ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ۝ (آیت:۲۴۷، بقرۃ:۲، پارۃ:۲)
۱ ۲ ۳

''اور اَللّٰہ اپنا ملک جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور اَللّٰہ بڑی وسعت اور بڑا علم رکھنے والا ہے''۔

۲۰......فَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ وَيُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسۡتَمۡسَكَ بِالۡعُرۡوَةِ الۡوُثۡقٰى ‌ق
لَا انْفِصَامَ لَهَا‌ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ۝ (آیت:۲۵۶، بقرۃ۲، پارۃ:۳)
۱ ۲ ۳

''تو جو شخص بتوں سے اعتقاد نہ رکھے اور اَللّٰہ پر ایمان لائے اس نے ایسی مضبوط رسی ہاتھ میں پکڑ لی ہے جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں اور اَللّٰہ (سب کچھ) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے''۔

۲۱......وَاعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ۝ع (آیت:۲۶۰، بقرۃ:۲، پارۃ:۳)
۱ ۲ ۳

''اور جان رکھو کہ اَللّٰہ غالب (اور) صاحبِ حکمت ہے''۔

۲۲......وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنۡ يَّشَآءُ‌ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ۝ (آیت:۲۶۱، بقرۃ۲، پارۃ:۳)
۱ ۲ ۳

Marfat.com

''اور اَللہ جس کے لئے چاہتا ہے (ثواب میں) کئی گنا اضافہ کر دیتا ہے۔
اَللہ بہت وسعت والا (اور) بڑے علم والا ہے''۔

٢٣......قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ط
وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ O (آیت:٢٦٣، بقرۃ٢، پارۃ:٣)
١ ٢ ٣

''بھلی بات کہہ دینا اور درگزر کرنا اس صدقے سے بہتر ہے جس کے بعد
کوئی تکلیف پہنچائی جائے۔ اور اَللہ بڑا بے نیاز، بہت بردبار ہے''۔

٢٤......وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ط
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ O (آیت:٢٦٧، بقرہ٢، پارۃ:٣)
١ ٢ ٣

''اور خراب چیز کا قصد بھی نہ کرو کہ اس میں سے خرچ کرو گے حالانکہ تم خود بھی
اس کے لینے والے نہیں ہو، بجز اس صورت کے کہ چشم پوشی ہی کر جاؤ
اور جانے رہو کہ اَللہ بے نیاز[1] ہے، ستودہ صفات[2] ہے''۔

٢٥......اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ج وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ
وَفَضْلًا ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ O لا صلے (آیت:٢٦٨، بقرۃ٢، پارۃ٣)
١ ٢ ٣

''شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور تمہیں بے حیائی کا حکم دیتا ہے، اور اَللہ تم سے اپنی
مغفرت اور فضل کا وعدہ کرتا ہے، اَللہ بڑی وسعت والا، ہر بات جاننے والا ہے''۔

..........سورۃ بقرۃ ٢ یہاں ختم ہوئی..........

٢٦...... قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط

---

[1] بے پروا [2] خوبیوں والا، لائقِ تعریف

Marfat.com

وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ O (آیت:۳۱، اٰل عمران۳، پارۃ:۳)
۱ ۲ ۳

"آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اَللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اَللہ تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اَللہ بڑا بخشنے والا ہے بڑا مہربان ہے"۔

۲۷......اِنَّ اللّٰہَ اصۡطَفٰۤی اٰدَمَ وَ نُوۡحًا وَّ اٰلَ اِبۡرٰہِیۡمَ وَ اٰلَ عِمۡرٰنَ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ O ذُرِّیَّۃً ۢ بَعۡضُہَا مِنۡۢ بَعۡضٍ ؕ وَاللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ O (آیات:۳۳، ۳۴، اٰل عمران۳، پارۃ:۳)
۱ ۲ ۳

"اَللہ نے آدم اور نوح اور خاندان ابراہیم اور خاندان عمران کو تمام جہان کے لوگوں میں منتخب فرمایا تھا۔ ان میں سے بعض بعض کی اولاد تھے۔
اور اَللہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے"۔

۲۸......قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ
وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ O (آیت:۷۳، اٰل عمران۳، پارۃ:۳)
۱ ۲ ۳

"آپ کہہ دیجئے کہ فضل اَللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہے عطا کرتا ہے
اور اَللہ بڑا وسعت والا ہے بڑا علم والا ہے"۔

۲۹......اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ وَاَصۡلَحُوۡا قف
فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ O (آیت:۸۹، اٰل عمران۳، پارۃ:۳)
۱ ۲ ۳

"ہاں جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اپنی حالت درست کر لی۔
تو اَللہ بخشنے والا مہربان ہے"۔

۳۰......وَاِذۡ غَدَوۡتَ مِنۡ اَہۡلِکَ تُبَوِّیُٔ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ مَقَاعِدَ لِلۡقِتَالِ ؕ

Marfat.com

وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ (آیت:۱۲۱، ال عمران ۳، پارہ:۴)
۱ ۲ ۳

''(اے پیغمبر! جنگ اُحد کا وہ وقت یاد کرو) جب تم صبح کے وقت اپنے گھر سے نکل کر مسلمانوں کو جنگ کے ٹھکانوں پر جمارہے تھے، اور اللہ سب کچھ سننے جاننے والا ہے''۔

۳۱......وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰی لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؕ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ (آیت:۱۲۶، ال عمران:۳، پارہ:۴)
۱ ۲ ۳

''اور یہ تو اللہ نے اس لئے کیا کہ تم خوش ہو جاؤ اور تمہیں اس سے دلجمعی[1] حاصل ہو جائے، ورنہ نصرت تو بس زبردست اور حکمت والے اللہ ہی کی طرف سے ہے''۔

۳۲......وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (آیت:۱۲۹، ال عمران:۳، پارہ:۴)
۱ ۲ ۳

''اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ سب اللہ ہی کا ہے وہ جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے عذاب کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے''۔

۳۳......اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ (آیت:۱۵۵، ال عمران:۳، پارہ:۴)
۱ ۲ ۳

''جن لوگوں نے اس دن پیٹھ پھیری جب دونوں لشکر ایک دوسرے سے ٹکرائے، درحقیقت ان کے بعض اعمال کے نتیجے میں شیطان نے ان کو لغزش میں مبتلا کر دیا تھا۔ اور یقین رکھو کہ اللہ نے انہیں معاف کر دیا ہے۔ یقیناً اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا بردبار ہے''۔

..........سورۃ ال عمران:۳ یہاں تمام ہوئی..........

[1] اطمینانِ قلب، تسلی

Marfat.com

۳۴......وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ؕ (آیت:۱۲،نسآء:۴،پارۃ:۴)
۳ ۲ ۱

''یہ حکم اَللہ کی طرف سے ہے اور اَللہ بڑا علم والا ہے۔ بڑا بردبار ہے''۔

۳۵......اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (آیت:۱۷،نسآء:۴،پارۃ:۴)
۳ ۲ ۱

''اَللہ انہیں لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو نادانی سے بُری حرکت کر بیٹھتے ہیں۔
پھر جلد توبہ کر لیتے ہیں، پس ایسے لوگوں پر اَللہ مہربانی کرتا ہے۔
اور وہ سب کچھ جانتا (اور) حکمت والا ہے''۔

۳۶......ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ع (آیت:۲۵،نسآء:۴،پارۃ:۵)
۳ ۲ ۱

''یہ اس کے واسطے ہے جو کوئی تم میں ڈرے تکلیف میں پڑنے سے اور صبر کرو تو بہتر ہے
تمہارے حق میں اور اَللہ بخشنے والا مہربان ہے''۔

۳۷......يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (آیت:۲۶،نسآء:۴،پارۃ:۵)
۳ ۲ ۱

''اَللہ چاہتا ہے کہ (اپنی آیتیں) تم سے کھول کھول کر بیان فرمائے اور تم کو اگلے[۱] لوگوں کے
طریقے بتائے اور تم پر مہربانی کرے۔ اور اَللہ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے''۔

۳۸......وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (آیت:۶۴،نسآء:۴،پارۃ:۵)
۳ ۲ ۱

[۱] پہلے، قبل والے

Marfat.com

''اور جب ان لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، اگر یہ اس وقت تمہارے پاس آکر
اَللّٰہ سے مغفرت مانگتے اور رسول بھی ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے
تو یہ اَللّٰہ کو بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان پاتے۔''

۳۹......فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ ز تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ط
وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا O (آیت:۹۲،نسآء:۴،پارۃ:۵)
۱ ۲ ۳

''پھر جس کو یہ نہ میسر ہو اس پر دو[۲] مہینے کے لگا تار روزے رکھنا (واجب ہے)
یہ توبہ اَللّٰہ کی طرف سے ہے اور اَللّٰہ بڑا علم والا ہے بڑا حکمت والا ہے''۔

۴۰......وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ عَلَى الْقٰعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا O لا دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً
وَّرَحْمَةً ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا O ع (آیات:۹۵،۹۶،نسآء:۴،پارۃ:۵)
۱ ۲ ۳

''لیکن اجرِ عظیم کے لحاظ سے اَللّٰہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر کہیں فضیلت
بخشی ہے۔ (یعنی) اَللّٰہ کی طرف سے درجات میں اور بخشش میں اور رحمت میں۔
اور اَللّٰہ بڑا بخشنے والا (اور) مہربان ہے''۔

۴۱......فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْهُمْ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا O (آیت:۹۹،نسآء:۴،پارۃ:۵)
۱ ۲ ۳

''قریب ہے کہ اَللّٰہ ایسوں کو معاف کردے اور اَللّٰہ معاف کرنے والا (اور) بخشنے والا ہے''۔

۴۲......وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ م بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ
وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا O ع (آیت:۱۰۰،نسآء:۴،پارۃ ۵)
۱ ۲ ۳

''اور جو کوئی اپنے گھر سے اَللّٰہ اور اس کے رسول کی خاطر ہجرت کرتا ہوا نکلے اور اسے پھر موت
آئے تو اس کا اجر یقیناً اَللّٰہ کے ذمہ ثابت رہا اور اَللّٰہ تو ہے ہی بڑا بخشنے والا، بڑا مہربان''۔

Marfat.com

۴۳......وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَالَا يَرْجُوْنَ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ع (آیت:۱۰۴، نسآء:۴، پارۃ:۵)
۱ ۲ ۳

"اور تم[1] اَللہ سے وہ امید لگائے ہوئے ہو جو وہ[2] نہیں رکھتے
اور اَللہ تو ہے ہی بڑا علم والا، بڑا حکمت والا"۔

۴۴......وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ
يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ (آیت:۱۱۰، نسآء:۴، پارۃ:۵)
۱ ۲ ۳

"اور جو شخص کوئی بُرا کام کر بیٹھے یا اپنے حق میں ظلم کر لے پھر اَللہ سے بخشش مانگے
تو اَللہ کو بخشنے والا (اور) مہربان پائے گا"۔

۴۵......وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ط
وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○ (آیت:۱۱۱، نسآء:۴، پارۃ:۵)
۱ ۲ ۳

"اور جو کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کا وبال اسی پر ہے۔ اور اَللہ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے"۔

۴۶......وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ط
وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ○ (آیت:۱۳۰، نسآء:۴، پارۃ:۵)
۱ ۲ ۳

"اور اگر میاں بیوی (میں موافقت نہ ہو سکے اور) ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اَللہ ہر
ایک کو اپنی دولت سے غنی کر دے گا اور اَللہ بڑی کشائش والا[3] حکمت والا ہے"۔

۴۷......وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ط
وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ○ (آیت:۱۳۱، نسآء:۴، پارۃ:۵)
۱ ۲ ۳

"اور اگر ناشکری کرو گے تو (یاد رہے کہ) جو کچھ بھی آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے

[1] مسلمان [2] منکر [3] وسعت والا

Marfat.com

اَللّٰہ ہی کی ملک ہے اور اَللّٰہ بڑا بے نیاز[۱] ہے، ستودہ صفات[۲] ہے"۔

۴۸......مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ ثَوَابَ الدُّنۡيَا فَعِنۡدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيۡعًاۢ بَصِيۡرًا ۠ (آیت:۱۳۴، نسآء:۴، پارہ:۵)
۱ ۲ ۳

"جو کوئی دنیا کا انعام چاہتا ہے تو اَللّٰہ کے پاس تو دنیا اور آخرت (دونوں) کا انعام موجود ہے اور اَللّٰہ بڑا سننے والا ہے بڑا دیکھنے والا ہے"۔

۴۹......مَا يَفۡعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمۡ اِنۡ شَكَرۡتُمۡ وَاٰمَنۡتُمۡ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيۡمًا ۞ (آیت:۱۴۷، نسآء:۴، پارہ:۵)
۱ ۲ ۳

"اگر تم (اَللّٰہ کے) شکر گزار رہو اور (اس پر) ایمان لے آؤ تو اَللّٰہ تم کو عذاب دے کر کیا کرے گا، اور اَللّٰہ تو قدر شناس[۳] (اور) دانا[۴] ہے"۔

۵۰......لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الۡجَهۡرَ بِالسُّوۡٓءِ مِنَ الۡقَوۡلِ اِلَّا مَنۡ ظُلِمَ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيۡعًا عَلِيۡمًا ۞ (آیت:۱۴۸، نسآء:۴، پارہ:۶)
۱ ۲ ۳

"اَللّٰہ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ کوئی کسی کو علانیہ برا کہے مگر وہ جو مظلوم ہو اور اَللّٰہ (سب کچھ) سنتا (اور) جانتا ہے"۔

۵۱......وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمۡ يُفَرِّقُوۡا بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ اُولٰٓئِكَ سَوۡفَ يُؤۡتِيۡهِمۡ اُجُوۡرَهُمۡ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۠ (آیت:۱۵۲، نسآء:۴، پارہ:۶)
۱ ۲ ۳

"اور جو لوگ اَللّٰہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی میں فرق نہ کیا (یعنی سب کو مانا) ایسے لوگوں کو وہ عنقریب ان (کی نیکیوں) کے صلے عطا فرمائے گا۔ اور اَللّٰہ بخشنے والا مہربان ہے"۔

[۱] بے پروا [۲] خوبیوں والا، لائق تعریف [۳] قدردان [۴] بڑا علم والا

Marfat.com

۵۲......وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًاO بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ط
وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًاO (آیات:۱۵۷،۱۵۸،نساء:۴،پارہ۶)
۱ ۲ ۳

''اورانہوں نے عیسیٰ کو یقیناً قتل نہیں کیا۔ بلکہ اَللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا۔
اوراَللہ غالب (اور) حکمت والا ہے''۔

۵۳......رُسُلاً مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ط
وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًاO (آیت:۱۶۵،نساء:۴،پارۃ:۶)
۱ ۲ ۳

''(سب) پیغمبروں کو (اَللہ نے) خوش خبری سنانے والے اور ڈرانے والے
(بنا کر بھیجا تھا) تا کہ پیغمبروں کے آنے کے بعد لوگوں کو اَللہ پر الزام کا
موقع نہ رہے اور اَللہ غالب حکمت والا ہے''۔

۵۴......وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط
وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًاO (آیت:۱۷۰،نسآء:۴،پارۃ:۶)
۱ ۲ ۳

''اور اگر کفر کروگے تو (جان رکھو کہ) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اَللہ ہی کا ہے
اور اَللہ سب کچھ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے''۔

............سورۃ نسآء:۴ یہاں ختم ہوئی............

۵۵......فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ لا
فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌO (آیت:۳،مآئدۃ:۵،پارۃ:۶)
۱ ۲ ۳

''ہاں جو شخص بھوک میں ناچار[1] ہو جائے (بشرطیکہ) گناہ کی
طرف مائل نہ ہو تو اَللہ بخشنے والا مہربان ہے''۔

[1] بھوک کی شدت سے بے قرار ہو جائے۔

Marfat.com

۵۶......اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَقۡدِرُوۡا عَلَیۡہِمۡ ۚ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۟ع (آیت:۳۴، مآئدۃ:۵، پارۃ:۶)
۱ ۲ ۳

''مگر جو لوگ توبہ کر لیں قبل اس کے کہ تم ان پر قابو پاؤ تو جانے رہو کہ بے شک اَللّٰہ بڑا مغفرت والا ہے، بڑا رحمت والا ہے''۔

۵۷......وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَۃُ فَاقۡطَعُوۡۤا اَیۡدِیَہُمَا جَزَآءًۢ بِمَا کَسَبَا نَکَالًا مِّنَ اللّٰہِ ؕ وَاللّٰہُ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ○ (آیت:۳۸، مآئدۃ:۵، پارۃ:۶)
۱ ۲ ۳

''اور جو چوری کرے مرد ہو یا عورت ان کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ یہ ان کے فعلوں کی سزا اور اَللّٰہ کی طرف سے عبرت ہے۔ اور اَللّٰہ زبردست (اور) صاحب حکمت ہے''۔

۵۸......فَمَنۡ تَابَ مِنۡۢ بَعۡدِ ظُلۡمِہٖ وَاَصۡلَحَ فَاِنَّ اللّٰہَ یَتُوۡبُ عَلَیۡہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ○ (آیت:۳۹، مآئدۃ:۵، پارۃ:۶)
۱ ۲ ۳

''اور جو شخص گناہ کے بعد توبہ کر لے اور نیکوکار[1] ہو جائے تو اَللّٰہ اس کو معاف کر دے گا۔ کچھ شک نہیں کہ اَللّٰہ بخشنے والا مہربان ہے''۔

۵۹......یُجَاہِدُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَلَا یَخَافُوۡنَ لَوۡمَۃَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ○ (آیت:۵۴، مآئدۃ:۵، پارۃ:۶)
۱ ۲ ۳

''وہ اَللّٰہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت گر[2] کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے۔ یہ اَللّٰہ کا فضل ہے، وہ جسے چاہے عطا کرے، اور اَللّٰہ بڑا وسعت والا ہے، بڑا علم والا ہے''۔

۶۰......اَفَلَا یَتُوۡبُوۡنَ اِلَی اللّٰہِ وَیَسۡتَغۡفِرُوۡنَہٗ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ○ (آیت:۷۴، مآئدۃ:۵، پارۃ:۶)
۱ ۲ ۳

[1] اصلاح کر لے، معاملات درست کر لے [2] ملامت کرنے والا

Marfat.com

''تو یہ کیوں اللہ کے آگے توبہ نہیں کرتے اور اس سے گناہوں کی معافی نہیں مانگتے۔
اور اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے''۔

۶۱......اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ O ط (آیت:۹۸، مآئدۃ:۵، پارۃ:۷)
۱ ۲ ۳

''جان لو کہ بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے اور بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے''۔

۶۲......عَفَا اللّٰہُ عَنْھَا ط وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ O (آیت:۱۰۱، مآئدۃ:۵، پارۃ:۷)
۱ ۲ ۳

''اللہ نے ان کی بات درگزر[1] کی، اور اللہ بڑا مغفرت والا ہے، بڑا احلم[2] والا ہے''۔

............سورۃ مآئدہ:۵ تمام ہوئی............

۶۳...... وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ O ع (آیت:۱۰، انفال:۸، پارۃ:۹)
۱ ۲ ۳

''اور مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ بے شک اللہ غالب، حکمت والا ہے''۔

۶۴......وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی ج وَلِیُبْلِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ط
اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ O (آیت:۱۷، انفال:۸، پارۃ:۹)
۱ ۲ ۳

''اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) جس وقت تم نے کنکریاں پھینکی تھیں تو وہ تم نے نہیں پھینکی تھیں
بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں اس سے یہ غرض تھی کہ مومنوں کو اپنے (احسانوں)
سے اچھی طرح آزمالے۔ بے شک اللہ سنتا جانتا ہے''۔

۶۵......وَ لٰکِنْ لِّیَقْضِیَ اللّٰہُ اَمْرًا کَانَ مَفْعُوْلًا لا لِّیَهْلِکَ مَنْ ھَلَکَ عَنْۢ بَیِّنَةٍ
وَّیَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْۢ بَیِّنَةٍ ط وَاِنَّ اللّٰہَ لَسَمِیْعٌ عَلِیْمٌ O لا (آیت:۴۲، انفال:۸، پارۃ:۱۰)
۱ ۲ ۳

---

[1] معاف کی [2] بردبار، تحمل والا

Marfat.com

''لیکن اللہ کو منظور تھا کہ جو کام ہو کر رہنے والا تھا اسے کر ہی ڈالے تا کہ جو مرے، بصیرت پر (یعنی یقین جان کر) مرے اور جو جیتا رہے وہ بھی بصیرت پر (یعنی حق پہچان کر) جیتا رہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ اللہ سنتا جانتا ہے''۔

٦٦......وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ O (آیت:٤٩، انفال:٨، پارہ:١٠)
١ ٢ ٣

''اور جو کوئی بھروسہ کرے اللہ پر تو اللہ زبردست ہے حکمت والا''۔

٦٧......ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ لا وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ O (آیت:٥٣، انفال:٨، پارۃ:١٠)
١ ٢ ٣

''یہ اس لئے کہ جو نعمت اللہ کسی قوم کو دیا کرتا ہے جب تک وہ خود اپنے دلوں کی حالت نہ بدل ڈالیں اللہ اسے نہیں بدلا کرتا اور اس لئے کہ اللہ سنتا جانتا ہے''۔

٦٨......مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ط تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا صلے ق وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ط وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ O (آیت:٦٧، انفال:٨، پارۃ١٠)
١ ٢ ٣

''نبی کی شان کے لائق نہیں کہ اس کے قیدی (باقی) رہیں جب تک وہ زمین میں اچھی طرح خون ریزی نہ کرلے تم لوگ دنیا کا مال اسباب چاہتے ہو، اور اللہ (تمہارے لئے) آخرت کو چاہتا ہے اور اللہ بڑا قوت والا ہے، بڑا حکمت والا ہے''۔

٦٩......فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ز صلے وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ O ع (آیت:٦٩، انفال:٨، پارۃ:١٠)
١ ٢ ٣

''سو جو کچھ تم نے ان سے لیا[١] ہے اس کو حلال پاک سمجھ کر کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے''۔

[١] مالِ غنیمت

Marfat.com

۷۰۔۔۔۔۔يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (آیت:۷۰، انفال:۸، پارۃ:۱۰)

۱ ۲ ۳

''اے پیغمبر جو قیدی تمہارے ہاتھ میں (گرفتار) ہیں ان سے کہہ دو کہ اگر اللہ تمہارے دلوں میں نیکی معلوم کرے گا تو جو (مال) تم سے چھن گیا ہے اس سے بہتر تمہیں عنایت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے''۔

۷۱۔۔۔۔۔وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ (آیت:۷۱، انفال:۸، پارۃ:۱۰)

۱ ۲ ۳

''اور اگر یہ لوگ تم سے دغا کرنا چاہیں گے تو یہ پہلے ہی اللہ سے دغا کر چکے ہیں تو اس نے ان کو (تمہارے) قبضے میں کر دیا، اور اللہ دانا حکمت والا ہے''۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔سورۃ انفال:۸ یہاں تمام ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۷۲۔۔۔۔۔ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (آیت:۵، توبۃ:۹، پارۃ:۱۰)

۱ ۲ ۳

''پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے لگیں تو ان کی راہ چھوڑ دو۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے''۔

۷۳۔۔۔۔۔ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ (آیت:۱۵، توبۃ:۹، پارۃ:۱۰)

۱ ۲ ۳

''اور اللہ[1] جس پر وہ چاہے گا رحمت کے ساتھ توجہ کرے گا، اور اللہ بڑا علم والا ہے، بڑا حکمت والا ہے''۔

[1] اور اللہ توبہ نصیب کرے گا جس کو چاہے گا۔

Marfat.com

۷۴......ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (آیت:۲۷، توبۃ:۹، پارۃ:۱۰)

۱ ۲ ۳

''پھر اس کے بعد اللہ جس کو چاہے توبہ نصیب کر دے
اور اللہ بڑا مغفرت والا ہے، بڑا رحمت والا ہے''۔

۷۵......وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ (آیت:۲۸، توبۃ:۹، پارۃ:۱۰)

۱ ۲ ۳

''اور اگر تم کو مفلسی کا خوف ہو تو اللہ چاہے گا تو تم کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔
بے شک اللہ سب کچھ جانتا (اور) حکمت والا ہے''۔

۷۶......وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (آیت:۴۰، توبۃ:۹، پارۃ:۱۰)

۱ ۲ ۳

''اور بات تو اللہ ہی کی بلند ہے۔ اور اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے''۔

۷۷......فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ (آیت:۶۰، توبۃ:۹، پارۃ:۱۰)

۱ ۲ ۳

''یہ (سب) فرض ہے اللہ کی طرف سے، اور اللہ بڑا علم والا ہے، بڑا حکمت والا ہے''۔

۷۸......اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (آیت:۷۱، توبۃ:۹، پارۃ:۱۰)

۱ ۲ ۳

''یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ ان پر ضرور رحمت کرے گا۔ بے شک
اللہ بڑا اختیار والا ہے، بڑا حکمت والا ہے''۔

۷۹......مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۙ (آیت:۹۱، توبۃ:۹، پارۃ:۱۰)

۱ ۲ ۳

''نیک لوگوں پر کوئی الزام نہیں، اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے''۔

Marfat.com

۸۰......اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌO (آیت:۹۷،توبة:۹،پارة:۱۱)
۱ ۲ ۳

''گنوار[۱] بہت سخت ہیں کفر میں اور نفاق میں اور اسی لائق ہیں کہ نہ سیکھیں وہ قاعدے[۲] جو نازل کئے اَللہ نے اپنے رسول پر اور اَللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے''۔

۸۱...... عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ط وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌO (آیت:۹۸،توبة:۹،پارة:۱۱)
۱ ۲ ۳

''بری گردش[۳] خود انہی (منافقین) کے لئے ہے اور اَللہ خوب سننے والا ہے، خوب جاننے والا ہے''۔

۸۲......اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ط سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌO ع (آیت:۹۹،توبة:۹،پارة:۱۱)
۱ ۲ ۳

''سو بے شک یہ (خرچ کرنا) ان کے حق میں قرب[۴] ہی کا ذریعہ ہے، ضرور ان کو اَللہ اپنی رحمت میں داخل کرے گا، یقیناً اَللہ بڑا مغفرت والا ہے، بڑا رحمت والا ہے''۔

۸۳......وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ط عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌO (آیت:۱۰۲،توبة:۹،پارة:۱۱)
۱ ۲ ۳

''اور کچھ اور لوگ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کرلیا انہوں نے ملے جلے عمل کئے تھے (کچھ) بھلے اور کچھ برے، توقع ہے کہ اَللہ ان پر توجہ کرے بے شک اَللہ بڑا مغفرت والا ہے، بڑا رحمت والا ہے''۔

۸۴......خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ط

---

[۱] دیہاتی [۲] دین کے احکام [۳] مصیبت [۴] نزدیکی، تقرب، قربت

Marfat.com

اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّھُمْ ط وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌO (آیت:۱۰۳، توبۃ:۹، پارۃ:۱۱)
۱ ۲ ۳

''آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لیجئے، اس کے ذریعہ سے آپ انہیں پاک صاف کردیں گے اور آپ ان کے لئے دعا کیجئے بلاشبہ آپ کی دعا ان کے حق میں (باعث) تسکین ہے، اور اللہ خوب سننے والا ہے، خوب جاننے والا ہے''۔

۸۵......وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰہِ اِمَّا یُعَذِّبُھُمْ وَاِمَّا یَتُوْبُ عَلَیْھِمْ ط
وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌO (آیت:۱۰۶، توبۃ:۹، پارۃ:۱۱)
۱ ۲ ۳

''اور کچھ اور لوگ ہیں جن کا کام[۱] اللہ کے حکم پر موقوف[۲] ہے، چاہے ان کو عذاب دے اور چاہے ان کو معاف کردے۔ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے''۔

۸۶......لَا یَزَالُ بُنْیَانُھُمُ الَّذِیْ بَنَوْا رِیْبَۃً فِیْ قُلُوْبِھِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ
قُلُوْبُھُمْ ط وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌO (آیت:۱۱۰، توبۃ:۹، پارۃ:۱۱)
۱ ۲ ۳

''جو عمارت ان لوگوں نے بنائی تھی، وہ ان کے دلوں میں اس وقت تک برابر شک پیدا کرتی رہے گی جب تک ان کے دل ہی ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جاتے۔
اور اللہ کامل علم والا بھی ہے، کامل حکمت والا بھی''۔

..........سورۃ توبۃ:۹ یہاں ختم ہوئی..........

۸۷......یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَ اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ
اَمِ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُO (آیت:۳۹، یوسف:۱۲، پارۃ:۱۲)
۱ ۲ ۳

''میرے جیل خانے کے رفیقو![۳] بھلا کئی جدا جدا آقا اچھے یا (ایک) اللہ یکتا و غالب؟

..........سورۃ یوسف:۱۲ یہاں ختم ہوئی..........

---

۱ فیصلہ، معاملہ ۲ ملتوی ۳ ساتھیو!

Marfat.com

۸۸......وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ
فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِىٌّ حَمِيْدٌ O (آیت:۸،ابراہیم:۱۴،پارۃ:۱۳)
۱ ۲ ۳

''اور موسیٰ نے (صاف صاف) کہہ دیا کہ اگر تم اور جتنے اور لوگ زمین میں ہیں سب کے سب ناشکری کرو تو اَللہ بھی بے نیاز (اور) قابلِ تعریف ہے''۔

۸۹......يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا
لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ O (آیت:۴۸،ابراہیم:۱۴،پارۃ:۱۳)
۱ ۲ ۳

''جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی (بدل دیئے جائیں گے) اور سب لوگ اَللہ یگانہ[1] وزبردست کے سامنے نکل کھڑے ہوں گے۔

............سورۃ ابراہیم:۱۴ ختم ہوئی............

۹۰......وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ O (آیت:۱۸،النحل:۱۶،پارۃ:۱۴)
۱ ۲ ۳

''اور اگر تم اَللہ کی نعمتوں کو گننے لگو، تو انہیں شمار نہیں کر سکتے۔
حقیقت یہ ہے کہ اَللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے''۔

۹۱......وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۙ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَىْ لَا يَعْلَمَ
بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ع (آیت:۷۰،النحل:۱۶،پارۃ:۱۴)
۱ ۲ ۳

''اور اَللہ ہی نے تم کو پیدا کیا پھر وہی تم کو موت دیتا ہے اور تم میں بعض ایسے ہوتے ہیں کہ نہایت خراب[2] عمر کو پہنچ جاتے ہیں اور (بہت کچھ) جاننے کے بعد ہر چیز سے بے علم ہو جاتے ہیں۔ بے شک اَللہ (سب کچھ) جاننے والا (اور) قدرت والا ہے''۔

[1] واحد [2] ناکارہ عمر

Marfat.com

۹۲......اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةَ وَالدَّمَ وَلَحۡمَ الۡخِنۡزِيۡرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيۡرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضۡطُرَّ غَيۡرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ○ (آیت:۱۱۵،النحل:۱۶،پارہ:۱۴)

۱ ۲ ۳

''اس نے تم پر مردار اور لہو[۱] اور سوٴر کا گوشت حرام کر دیا ہے اور جس چیز پر اَللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے (اس کو بھی) ہاں اگر کوئی ناچار[۲] ہو جائے تو بشرطیکہ گناہ کرنے والا نہ ہو اور نہ حد سے نکلنے والا تو اَللہ بخشنے والا مہربان ہے''۔

............سورۂ نحل:۱۶ ختم ہوئی............

۹۳......وَلَيَنۡصُرَنَّ اللّٰهُ مَنۡ يَّنۡصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِىٌّ عَزِيۡزٌ○ (آیت:۴۰،حج:۲۲،پارہ:۱۷)

۱ ۲ ۳

''اور اَللہ ضرور ان لوگوں کی مدد کرے گا جو اس (کے دین) کی مدد کریں گے۔ بلاشبہ اَللہ بڑی قوت والا، بڑے اقتدار[۳] والا ہے''۔

۹۴......فَيَنۡسَخُ اللّٰهُ مَا يُلۡقِى الشَّيۡطٰنُ ثُمَّ يُحۡكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ۙ○ (آیت:۵۲،حج:۲۲،پارہ:۱۷)

۱ ۲ ۳

''سو اَللہ شیطان کے ڈالے ہوئے شبہ کو مٹا دیتا ہے پھر اَللہ اپنی آیات کو (اور زیادہ) مضبوط کر دیتا ہے اور اَللہ خوب علم والا ہے خوب حکمت والا ہے''۔

۹۵......لَيُدۡخِلَنَّهُمۡ مُّدۡخَلًا يَّرۡضَوۡنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيۡمٌ حَلِيۡمٌ○ (آیت:۵۹،حج:۲۲،پارہ:۱۷)

۱ ۲ ۳

''وہ انہیں ضرور ایسی جگہ پہنچائے گا جس سے وہ خوش ہو جائیں گے، اور اَللہ یقیناً ہر بات جاننے والا، بڑا بردبار ہے''۔

۹۶...... ذٰلِكَ ۚ وَمَنۡ عَاقَبَ بِمِثۡلِ مَا عُوۡقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِىَ عَلَيۡهِ

---

۱ خون ۲ بے قرار، بے تاب ۳ غلبے والا

Marfat.com

لَیَنۡصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوۡرٌ ۝ (آیت:۶۰،حج:۲۲،پارۃ:۱۷)
۱ ۲ ۳

''یہ (بات اَللہ کے ہاں ٹھہر چکی ہے) اور جو شخص (کسی کو) اتنی ہی ایذا دے جتنی ایذا اس کو دی گئی پھر اس شخص پر زیادتی کی جائے تو اَللہ اسکی مدد کرے گا۔ بے شک اَللہ معاف کرنے والا (اور) بخشنے والا ہے''۔

۹۷......ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰهَ یُوۡلِجُ الَّیۡلَ فِی النَّهَارِ وَیُوۡلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیۡلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِیۡعٌۢ بَصِیۡرٌ ۝ (آیت:۶۱،حج:۲۲،پارۃ:۱۷)
۱ ۲ ۳

''یہ (یعنی مؤمنین کی نصرت وغلبہ) اسی سبب سے ہے کہ اَللہ رات کو داخل کر دیتا ہے دن میں اور دن کو داخل کر دیتا ہے رات میں اور اس سبب سے کہ اَللہ بڑا سننے والا ہے بڑا دیکھنے والا ہے''۔

۹۸......اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۫ فَتُصۡبِحُ الۡاَرۡضُ مُخۡضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیۡفٌ خَبِیۡرٌ ۝ۚ (آیت:۶۳،حج:۲۲،پارۃ:۱۷)
۱ ۲ ۳

''کیا تم نہیں دیکھتے کہ اَللہ آسمان سے مینہ[۱] برساتا ہے تو زمین سرسبز ہو جاتی ہے۔ بے شک اَللہ مہربان اور خبردار ہے''۔

۹۹......مَاقَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدۡرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیۡزٌ ۝ (آیت:۷۴،حج:۲۲،پارۃ:۱۷)
۱ ۲ ۳

''ان لوگوں نے اَللہ کی قدر جیسی کرنی چاہئے تھی نہیں کی۔ کچھ شک نہیں کہ اَللہ زبردست (اور) غالب ہے''۔

۱۰۰......اَللّٰهُ یَصۡطَفِیۡ مِنَ الۡمَلٰٓئِکَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ

---

[۱] پانی

Marfat.com

اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌۢ بَصِیۡرٌ ۚ O (آیت:۷۵،حج:۲۲،پارۃ:۱۷)
۱ ۲ ۳

''اَللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے منتخب کر لیتا ہے اور انسانوں میں سے بھی۔
بے شک اَللہ سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے''۔

..........سورۃ حج:۲۲ تمام ہوئی..........

۱۰۱......اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ وَ اَصۡلَحُوۡا ۚ
فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ O (آیت:۵،نور:۲۴،پارۃ:۱۸)
۱ ۲ ۳

''ہاں جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور (اپنی حالت) سنوار[۱] لیں
تو اَللہ (بھی) بخشنے والا مہربان ہے''۔

۱۰۲......وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَتُہٗ وَاَنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ حَکِیۡمٌ ۧ O (آیت:۱۰،نور:۲۴،پارۃ:۱۸)
۱ ۲ ۳

''اور اگر اَللہ کا فضل و کرم تم پر نہ ہوتا اور یہ بات نہ ہوتی کہ اَللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے
بڑا حکمت والا ہے (تو تم بڑی مصیبتوں میں پڑ جاتے)''

۱۰۳......وَیُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الۡاٰیٰتِ ؕ وَاللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ O (آیت:۱۸،النور:۲۴،پارۃ:۱۸)
۱ ۲ ۳

''اور اَللہ تم سے صاف صاف احکام[۲] بیان کرتا ہے
اور اَللہ بڑا علم والا ہے بڑا حکمت والا ہے''۔

۱۰۴......وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَتُہٗ وَاَنَّ
اللّٰہَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ۧ O (آیت:۲۰،نور:۲۴،پارہ:۱۸)
۱ ۲ ۳

''اور اگر اَللہ کا فضل و کرم نہ ہوتا اور یہ بات نہ ہوتی کہ

[۱] اصلاح کر لیں [۲] ہدایت کی باتیں

Marfat.com

اَللہ بڑا شفیق بڑا رحیم ہے (تو تم بھی نہ بچتے)''۔

۱۰۵......وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ مَا زَکٰی مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا لا وَّلٰکِنَّ اللّٰہَ یُزَکِّیْ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌO (آیت:۲۱،نور:۲۴،پارۃ:۱۸)

۱ ۲ ۳

''اور اگر تم پر اَللہ کا فضل وکرم نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی کبھی بھی پاک وصاف نہ ہوتا لیکن اَللہ جس کو چاہتا ہے پاک وصاف کر دیتا ہے اور اَللہ بڑا سننے والا ہے بڑا جاننے والا ہے''۔

۱۰۶......اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ ط وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌO (آیت:۲۲،نور:۲۴،پارۃ:۱۸)

۱ ۲ ۳

''کیا تم نہیں چاہتے کہ اَللہ تم کو معاف کرے اور اَللہ بخشنے والا ہے مہربان''۔

۱۰۷......وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَآئِکُمْ ط اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِہِمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ O (آیت:۳۲،نور:۲۴،پارۃ:۱۸)

۱ ۲ ۳

''اور تم اپنے بے نکاحوں کا نکاح کرو اور تمہارے غلام اور باندیوں میں جو اس کے (یعنی نکاح کے) لائق ہوں ان کا بھی اگر یہ لوگ مفلس ہوں گے تو اَللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے گا اور اَللہ بڑا وسعت والا ہے بڑا جاننے والا ہے''۔

۱۰۸......کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ ط وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌO (آیت:۵۸،نور:۲۴،پارۃ:۱۸)

۱ ۲ ۳

''اسی طرح اَللہ تم سے احکام کھول کر بیان کرتا ہے اور اَللہ بڑا علم والا ہے بڑا حکمت والا ہے''۔

۱۰۹......وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْکُمُ الْحُلُمَ فَلْیَسْتَاْذِنُوْا کَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ ط کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ ط وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌO (آیت:۵۹،نور:۲۴،پارۃ:۱۸)

۱ ۲ ۳

Marfat.com

''اور جب تمہارے لڑکے بالغ ہوجائیں تو ان کو بھی اسی طرح اجازت لینی چاہئے جس طرح ان سے اگلے (یعنی بڑے آدمی) اجازت حاصل کرتے رہے ہیں۔ اس طرح اللہ تم سے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے اور اللہ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے''۔

۱۱۰......وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۢ بِزِیْنَةٍ ط وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ ط وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌO (آیت:۶۰، نور:۲۴، پارۃ:۱۸)

۳ ۲ ۱

''اور جن بڑی بوڑھی عورتوں کو نکاح کی کوئی توقع نہ رہی ہو، ان کے لئے اس میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ اپنے (زائد) کپڑے، (مثلاً چادریں نامحرموں کے سامنے) اتار کر رکھ دیں، بشرطیکہ زینت کی نمائش نہ کریں، اور اگر وہ احتیاط ہی رکھیں تو ان کے لئے اور زیادہ بہتر ہے۔ اور اللہ سب کچھ سنتا، ہر بات جانتا ہے''۔

۱۱۱......فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْکَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌO (آیت:۶۲، نور:۲۴، پارۃ:۱۸)

۳ ۲ ۱

''پھر جب یہ لوگ آپ سے اجازت طلب کریں اپنے کسی کام کے لئے تو آپ ان میں سے جس کے لئے چاہیں اجازت دے دیں اور آپ ان کے لئے اللہ سے مغفرت کی دعا بھی کیجئے بے شک اللہ بخشنے والا ہے مہربان ہے''۔

.........سورۃ نور:۲۴ ختم ہوئی.........

۱۱۲......اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ط وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًاO (آیت:۷۰، فرقان:۲۵، پارۃ:۱۹)

۳ ۲ ۱

''مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو

Marfat.com

اَللّٰہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اَللّٰہ تو بخشنے والا مہربان ہے''۔

..........سورۂ فرقان: ۲۵ ختم ہوئی..........

۱۱۳......یٰمُوْسٰٓی اِنَّہٗٓ اَنَا اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ (آیت:۹، نمل:۲۷، پارۃ:۱۹)
۱ ۲ ۳

''اے موسیٰ یہ تو میں ہوں اَللّٰہ بڑا غلبہ والا[۱]، بڑا حکمت والا''۔

۱۱۴......قَالَتْ یٰٓاَیُّھَا الْمَلَؤُا اِنِّیْٓ اُلْقِیَ اِلَیَّ کِتٰبٌ کَرِیْمٌ۝ اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۝ (آیات:۲۹، ۳۰، نمل:۲۷، پارۃ:۱۹)
۱ ۲ ۳

''ملکہ[۲] نے کہا کہ دربار والو میری طرف ایک نامہ گرامی[۳] ڈالا گیا ہے۔
وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور (مضمون یہ ہے) کہ شروع اَللّٰہ
کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے''۔

..........سورۂ نمل: ۲۷ ختم ہوئی..........

۱۱۵......وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَۃَ اَنِ اشْکُرْ لِلّٰہِ ط وَمَنْ یَّشْکُرْ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِہٖ ج وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ۝ (آیت:۱۲، لقمٰن:۳۱، پارۃ:۲۱)
۱ ۲ ۳

''اور ہم نے لقمان کو دانائی[۴] بخشی کہ اَللّٰہ کا شکر کرو۔ اور جو شخص شکر کرتا ہے
تو اپنے ہی فائدے کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے
تو اَللّٰہ بھی بے پروا (اور) سزاوار حمد[۵] (وثنا) ہے''۔

۱۱۶......یٰبُنَیَّ اِنَّھَآ اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْفِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِھَا اللّٰہُ ط اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ۝ (آیت:۱۶، لقمٰن:۳۱، پارۃ:۲۱)
۱ ۲ ۳

[۱] زبردست (اقتدار والا) [۲] بلقیس [۳] معزز خط [۴] عقلمندی [۵] قابل تعریف

Marfat.com

''اے بیٹا اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کی برابر ہو پھر کسی پتھر کے اندر ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین کے اندر ہو اَللّٰہ اسے لے ہی آئے گا۔ بے شک اَللّٰہ بڑا باریک بین ہے بڑا باخبر ہے''۔

۱۱۷......وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (آیت:۲۷، لقمٰن:۳۱، پارۃ:۲۱)

۱ ۲ ۳

''اور جتنے درخت زمین بھر میں ہیں اگر یہ سب قلم بن جائیں اور اس سمندر کے علاوہ سات سمندر اور ہو جائیں تو بھی اَللّٰہ کے کلمات[۱] (کی حکایت) ختم نہ ہو۔
بے شک اَللّٰہ بڑا زبردست ہے، حکمت والا ہے''۔

۱۱۸......مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ (آیت:۲۸، لقمٰن:۳۱، پارۃ:۲۱)

۱ ۲ ۳

''تم (سب) کا پیدا کرنا اور دوبارہ اٹھانا بس ایسا ہی ہے جیسا ایک شخص کا
بے شک اَللّٰہ بڑا سننے والا ہے، خوب دیکھنے والا ہے''۔

۱۱۹......اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ (آیت:۳۴، لقمٰن:۳۱، پارۃ:۲۱)

۱ ۲ ۳

''اَللّٰہ ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ[۲] برساتا ہے اور وہی (حاملہ کے) پیٹ کی چیزوں کو جانتا ہے (کہ نر ہے یا مادہ)۔ اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کام کرے گا اور کوئی متنفس[۳] نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی۔
بے شک اَللّٰہ ہی جاننے والا (اور) خبردار ہے''۔

......سورۃ لقمٰن:۳۱ ختم ہوئی......

[۱] اللہ کی باتیں (یعنی اس کی صفتیں) [۲] بارش، پانی [۳] کوئی شخص

Marfat.com

۱۲۰......وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ (آیت:۵،احزاب:۳۳،پارۃ:۲۱)
۱ ۲ ۳

''تمہارے اوپر اس کا کوئی گناہ نہیں جو تم سے بھول چوک ہو جائے ہاں (گناہ تو اس پر ہے) جو تم دل سے ارادہ کر کے کہو، اور اَللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے''۔

۱۲۱......وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۝ۚ (آیت:۲۵،احزاب:۳۳،پارۃ:۲۱)
۱ ۲ ۳

''اور اَللہ نے کافروں کو اس غصہ میں بھرا ہوا ہٹا دیا کہ ان کے کچھ بھی ہاتھ نہ لگا اور جنگ میں اَللہ اہلِ ایمان کے لئے کافی ہو گیا اور اَللہ تو ہے ہی بڑا قوت والا بڑا زبردست''۔

۱۲۲......قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ (آیت:۵۰،احزاب:۳۳،پارہ:۲۲)
۱ ۲ ۳

''ہم کو معلوم ہے جو مقرر کر دیا ہے ہم نے ان پر ان کی عورتوں کے حق میں اور ان کے ہاتھ کے مال میں تا[۱] نہ رہے تجھ پر تنگی اور ہے اَللہ بخشنے والا مہربان''۔

۱۲۳......وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ۝ (آیت:۵۱،احزاب:۳۳،پارۃ:۲۲)
۱ ۲ ۳

''اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اَللہ اسے جانتا ہے۔
اور اَللہ جاننے والا (اور) بردبار ہے''۔

۱۲۴......يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ

---

۱ تاکہ

Marfat.com

وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا O (آیت:۵۹،احزاب:۳۳،پارۃ:۲۲)
۱ ۲ ۳

''اے نبی! تم اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی چادریں اپنے (منہ کے) اوپر جھکا لیا کریں۔ اس طریقے میں اس بات کی زیادہ توقع ہے کہ وہ پہچان لی جائیں گی، تو ان کو ستایا نہیں جائے گا اور اَللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے''۔

۱۲۵......لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا O ع (آیت:۷۳،احزاب:۳۳،پارۃ:۲۲)
۱ ۲ ۳

''انجام یہ ہوا کہ اَللہ منافق مردوں اور عورتوں اور مشرک مردوں اور عورتوں کو سزا دے گا اور ایمان والوں اور ایمان والیوں پر توجہ فرمائے گا اور اَللہ بڑا مغفرت والا ہے، بڑا رحمت والا ہے''۔

............سورۃ احزاب:۳۳ ختم ہوئی............

۱۲۶......قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ط
بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ O (آیت:۲۷،سبا:۳۴،پارۃ:۲۲)
۱ ۲ ۳

''آپ کہئے کہ مجھے (ذرا) ان کو تو دکھاؤ جنہیں تم نے شریک بنا کر اَللہ کے ساتھ ملا رکھا ہے، نہیں بلکہ وہ اَللہ ہی ہے زبردست حکمت والا''۔

............سورۃ سبا:۳۴ ختم ہوئی............

۱۲۷......وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ط اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ O (آیت:۲۸،فاطر:۳۵،پارۃ:۲۲)
۱ ۲ ۳

''اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی ایسے ہیں کہ ان کے رنگ مختلف ہیں اَللہ سے ڈرتے تو بس وہی بندے ہیں جو علم والے ہیں۔

Marfat.com

بے شک اَللہ زبردست ہے بڑا مغفرت والا ہے''۔

............سورۃ فاطر:۳۵ ختم ہوئی............

۱۲۸......قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۚ (آیت:۶۵،صٓ:۳۸،پارۃ:۲۳)
۱ ۲ ۳

''آپ کہہ دیجئے کہ میں تو محض ڈرانے والا ہوں اور خدا تو کوئی بھی نہیں بجز[1] اَللہ واحد اور غالب کے''۔

............سورۃ صٓ:۳۸ ختم ہوئی............

۱۲۹......تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ (آیت:۱،زمر:۳۹،پارۃ:۲۳)
۱ ۲ ۳

''یہ نازل کی ہوئی کتاب ہے، اَللہ غالب حکمت والے کی طرف سے''۔

۱۳۰......لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ (آیت:۴،زمر:۳۹،پارۃ۲۳)
۱ ۲ ۳

''اگر اَللہ کسی کو اپنا بیٹا بنانا چاہتا تو اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا انتخاب کر لیتا۔ وہ پاک ہے وہی تو اَللہ یکتا (اور) غالب ہے''۔

............سورۃ زمر:۳۹ ختم ہوئی............

۱۳۱......تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ ۙ (آیت:۲،مؤمن:۴۰،پارۃ۲۴)
۱ ۲ ۳

''یہ کتاب اتاری گئی ہے اَللہ کی طرف سے جو زبردست ہے، علم والا ہے''۔

۱۳۲......فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ۝ (آیت:۱۲،مؤمن:۴۰،پارۃ:۲۴)
۱ ۲ ۳

[1] سوا

Marfat.com

''تو حکم تو اَللہ ہی کا ہے جو (سب سے) اوپر اور سب سے بڑا ہے''۔

۱۳۳......یَوۡمَ هُمۡ بٰرِزُوۡنَ ۚ لَا یَخۡفٰی عَلَی اللّٰہِ مِنۡهُمۡ شَیۡءٌ ؕ لِمَنِ الۡمُلۡکُ الۡیَوۡمَ ؕ
لِلّٰہِ الۡوَاحِدِ الۡقَهَّارِ O (آیت:۱۶، مؤمن:۴۰، پارۃ:۲۴)
۱ ۲ ۳

''جس[۱] روز وہ نکل پڑیں گے ان کی کوئی چیز اَللہ سے مخفی[۲] نہ رہے گی۔
آج کس کی بادشاہت ہے؟ اَللہ کی جو اکیلا (اور) غالب ہے''۔

......سورۃ مؤمن:۴۰ ختم ہوئی......

۱۳۴......کَذٰلِکَ یُوۡحِیۡۤ اِلَیۡکَ وَاِلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۙ
اللّٰہُ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ O (آیت:۳، شوریٰ:۴۲، پارۃ:۲۵)
۱ ۲ ۳

''اسی طرح اَللہ غلبہ والا، حکمت والا وحی بھیجتا رہا ہے آپ پر اور آپ سے قبل والوں پر''۔

۱۳۵......وَمَنۡ یَّقۡتَرِفۡ حَسَنَۃً نَّزِدۡ لَهٗ فِیۡهَا حُسۡنًا ؕ
اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ شَکُوۡرٌ O (آیت:۲۳، شوریٰ:۴۲، پارۃ:۲۵)
۱ ۲ ۳

''اور جو کوئی نیکی کرے گا ہم اس کی نیکی میں اور خوبی زیادہ کر دیں گے،
بے شک اَللہ بڑا بخشنے والا ہے بڑا قدردان ہے''۔

......سورۃ شوریٰ:۴۲ ختم ہوئی......

۱۳۶......تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ O (آیت:۲، جاثیۃ:۴۵، پارۃ:۲۵)
۱ ۲ ۳

''(یہ) کتاب نازل کی ہوئی ہے اَللہ غالب اور حکمت والے کی طرف سے''۔

......سورۃ جاثیۃ:۴۵ ختم ہوئی......

---

[۱] یعنی سب محشر کے میدان کی طرف [۲] پوشیدہ، چھپی ہوئی

Marfat.com

۱۳۷......تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ○ (آیت:۲،احقاف:۴۶،پارۃ:۲۶)
۳ ۲ ۱

''(یہ) کتاب نازل کی ہوئی ہے اَللّٰہ غالب اور حکمت والے کی طرف سے''۔

..........سورۃ احقاف:۴۶ ختم ہوئی:..........

۱۳۸......وَلِلّٰہِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا○ (آیت:۴،فتح:۴۸،پارۃ:۲۶)
۳ ۲ ۱

''اور آسمانوں اور زمین کے لشکر (سب) اَللّٰہ ہی کے ہیں۔
اور اَللّٰہ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے''۔

۱۳۹......وَلِلّٰہِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا○ (آیت:۷،فتح:۴۸،پارۃ:۲۶)
۳ ۲ ۱

''اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اَللّٰہ ہی کے ہیں۔اور اَللّٰہ غالب (اور) حکمت والا ہے''۔

۱۴۰......وَلِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ
مَنْ یَّشَآءُ ط وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا○ (آیت:۱۴،فتح:۴۸،پارۃ:۲۶)
۳ ۲ ۱

''اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی[1] اَللّٰہ ہی کی ہے۔وہ جسے چاہے بخشے
اور جسے چاہے سزا دے۔اور اَللّٰہ بخشنے والا مہربان ہے''۔

۱۴۱......لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیْ
قُلُوْبِھِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْھِمْ وَاَثَابَھُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا○ لا وَّمَغَانِمَ کَثِیْرَۃً یَّاْخُذُوْنَھَا ط
وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا○ (آیات:۱۸،۱۹،فتح:۴۸،پارۃ:۲۶)
۳ ۲ ۱

''بے شک اَللّٰہ خوش ہوا ان مسلمانوں سے جب کہ وہ آپ سے بیعت کر رہے تھے درخت کے نیچے،اور اَللّٰہ کو معلوم تھا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا،سو اَللّٰہ نے ان میں اطمینان پیدا کر دیا اور ان

---

[1] سلطنت

Marfat.com

کو ایک لگتے ہاتھ[1] فتح بھی دے دی۔ اور بہت سی غنیمتیں بھی جنہیں یہ لوگ لے رہے ہیں اور اَللہ بڑا زبردست ہے، بڑا حکمت والا ہے''۔

..........سورۂ فتح: ۴۸ ختم ہوئی..........

۱۴۲...... یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ (آیت: ۱، حُجرات: ۴۹، پارۂ: ۲۶)
۱ ۲ ۳

''اے ایمان والو! تم اَللہ اور اس کے رسول سے پہلے (کسی کام میں) سبقت[2] مت کیا کرو اور اَللہ سے ڈرتے رہو بے شک اَللہ خوب سننے والا ہے، خوب جاننے والا ہے''۔

۱۴۳......وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ (آیت: ۵، حُجرات: ۴۹، پارۂ: ۲۶)
۱ ۲ ۳

''اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ خود ان کے پاس باہر آجاتے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا، اور اَللہ بڑا مغفرت والا، بڑا رحم والا ہے''۔

۱۴۴......اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ۙ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝ (آیات: ۷، ۸، حُجرات: ۴۹، پارۂ: ۲۶)
۱ ۲ ۳

''وہ لوگ وہی ہیں نیک راہ پر۔ اَللہ کے فضل سے اور احسان سے اور اَللہ سب کچھ جانتا ہے حکمتوں والا''۔

۱۴۵......اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ۝ (آیت: ۱۲، حُجرات: ۴۹، پارۂ: ۲۶)
۱ ۲ ۳

[1] قریبی، جلدی [2] آگے نہ بڑھا کرو

Marfat.com

''کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟
اس سے تو تم ضرور نفرت کرو گے (تو غیبت نہ کرو)۔ اور اَللّٰہ کا ڈر رکھو،
بے شک اَللّٰہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے''۔

۱۴۶......اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ O (آیت:۱۳، حُجرٰت:۴۹، پارۃ:۲۶)
۱ ۲ ۳

''درحقیقت اَللّٰہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ
متقی[۱] ہو۔ یقین رکھو کہ اَللّٰہ سب کچھ جاننے والا، ہر چیز سے باخبر ہے''۔

۱۴۷......وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ط
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ O (آیت:۱۴، حُجرٰت:۴۹، پارۃ:۲۶)
۱ ۲ ۳

''اور اگر تم اَللّٰہ اور اس کے رسول کی فرمانبر[۲]داری کرو گے تو اَللّٰہ تمہارے اَعمال[۳] میں سے کچھ کم
نہیں کرے گا۔ بے شک اَللّٰہ بخشنے والا مہربان ہے''۔

..........سورۃ حجرات:۴۹ ختم ہوئی..........

۱۴۸......وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ
وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ط اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ O ع (آیت:۲۵، حدید:۵۷، پارۃ:۲۷)
۱ ۲ ۳

''اور ہم نے لوہا اُتارا جس میں جنگی طاقت بھی ہے، اور لوگوں کے لئے دوسرے فائدے بھی،
اور یہ اس لئے تاکہ اَللّٰہ جان لے کہ کون ہے جو اس کو دیکھے بغیر اس (کے دین) کی اور اس کے
پیغمبروں کی مدد کرتا ہے۔ یقین رکھو کہ اَللّٰہ بڑی قوت کا، بڑے اقتدار کا مالک ہے''۔

۱۴۹......يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ
مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ط

---

[۱] پرہیزگار [۲] اطاعت [۳] ثواب

Marfat.com

وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ (آیت:۲۸،حدید:۵۷،پارۃ:۲۷)
۱ ۲ ۳

''مومنو! اللہ سے ڈرو اور اس کے پیغمبر پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت سے دگنا اجر عطا فرمائے گا اور تمہارے لئے روشنی کر دے گا جس میں چلو گے اور تم کو بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے''۔

............سورۃ حدید:۵۷ ختم ہوئی............

۱۵۰......قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُکَ فِیْ زَوْجِھَا وَتَشْتَکِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ق
وَاللّٰہُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَکُمَا ط اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ ۝ (آیت:۱،مجادلۃ:۵۸،پارۃ:۲۸)
۱ ۲ ۳

''اللہ نے بے شک اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں ردّ و بدل[۱] کہہ رہی تھی اور اللہ سے فریاد کر رہی تھی اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا اللہ تو (سب کچھ) سننے والا (سب کچھ) دیکھنے والا ہے''۔

۱۵۱......اَلَّذِیْنَ یُظٰھِرُوْنَ مِنْکُمْ مِّنْ نِّسَآئِھِمْ مَّا ھُنَّ اُمَّھٰتِھِمْ ط اِنْ اُمَّھٰتُھُمْ
اِلَّا الّٰٓئِیْ وَلَدْنَھُمْ ط وَاِنَّھُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْکَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ط
وَاِنَّ اللّٰہَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ (آیت:۲، مجادلۃ:۵۸،پارۃ:۲۸)
۱ ۲ ۳

''جو لوگ تم میں سے اپنی عورتوں کو ماں کہہ دیتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں (ہو جاتیں) ان کی مائیں تو وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے۔ بے شک وہ نامعقول[۲] اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔ اور اللہ بڑا معاف کرنے والا (اور) بخشنے والا ہے''۔

۱۵۲......یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ
نَجْوٰکُمْ صَدَقَۃً ط ذٰلِکَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَاَطْھَرُ ط فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا

---

[۱] بحث کر رہی تھی [۲] ناپسند، بہت بری

Marfat.com

فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌO (آیت:۱۲،مجادلۃ:۵۸،پارۃ:۲۸)
۱ ۲ ۳

''مومنو! جب تم پیغمبر کے کان میں کوئی بات کہو تو بات کہنے سے پہلے (مساکین کو) کچھ خیرات دے دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہت بہتر اور پاکیزگی کی بات ہے۔ اور اگر خیرات تم کو میسر نہ آئے تو اَللّٰہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

۱۵۳......اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗٓ اُولٰٓئِکَ فِی الْاَذَلِّیْنَ O کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ ط اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌO (آیات:۲۰،۲۱، مجادلۃ:۵۸،پارۃ:۲۸)
۱ ۲ ۳

''بے شک جو لوگ اَللّٰہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں، وہ ذلیل ترین لوگوں میں شامل ہیں۔ اَللّٰہ نے یہ بات لکھ دی ہے کہ میں اور میرے پیغمبر ضرور غالب آئیں گے۔ یقین رکھو اَللّٰہ بڑی قوت والا، بڑے اقتدار والا ہے''۔

............سورۃ مجادلۃ:۵۸ ختم ہوئی............

۱۵۴......عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْھُمْ مَّوَدَّۃً ط وَاللّٰہُ قَدِیْرٌ ط وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌO (آیت:۷،ممتحنۃ:۶۰،پارۃ:۲۸)
۱ ۲ ۳

''کچھ بعید نہیں ہے کہ اَللّٰہ تمہارے اور جن لوگوں سے تمہاری دشمنی ہے، ان کے درمیان دوستی پیدا کر دے، اور اَللّٰہ بڑی قدرت والا ہے، اور اَللّٰہ بہت بخشنے والا، بہت مہربان ہے''۔

۱۵۵......وَلَا تُمْسِکُوْا بِعِصَمِ الْکَوَافِرِ وَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْیَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ط ذٰلِکُمْ حُکْمُ اللّٰہِ ط یَحْکُمُ بَیْنَکُمْ ط وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌO (آیت:۱۰،ممتحنۃ:۶۰،پارۃ:۲۸)
۱ ۲ ۳

''اور تم کافر عورتوں کے تعلقات کو مت باقی رکھو اور جو کچھ تم نے خرچ کیا ہے وہ ان (کافروں سے) طلب کر لو، اور جو کچھ ان کافروں نے خرچ کیا ہے وہ تم سے مانگ لیں، یہ اَللّٰہ کا حکم ہے، وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے اور اَللّٰہ بڑا علم والا ہے، بڑا حکمت والا ہے''۔

Marfat.com

۱۵۶......وَلَا یَعۡصِیۡنَکَ فِیۡ مَعۡرُوۡفٍ فَبَایِعۡهُنَّ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۝ (آیت:۱۲، ممتحنۃ:۶۰، پارۃ:۲۸)
۱ ۲ ۳

''اور مشروع[۱] باتوں میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی تو آپ ان کو بیعت کرلیا کیجئے اور ان کے لئے اَللہ سے مغفرت طلب کرلیا کیجئے، بے شک اَللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے''۔

..........سورۃ ممتحنۃ:۶۰ ختم ہوئی..........

۱۵۷......فَکَفَرُوۡا وَتَوَلَّوۡا وَّاسۡتَغۡنَی اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَمِیۡدٌ ۝ (آیت:۶، تغابن:۶۴، پارۃ:۲۸)
۱ ۲ ۳

''غرض انہوں نے کفر اختیار کیا، اور منہ موڑا، اور اَللہ نے بھی بے نیازی برتی،
اور اَللہ بالکل بے نیاز ہے، بذاتِ خود قابلِ تعریف!''۔

۱۵۸......یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ مِنۡ اَزۡوَاجِکُمۡ وَاَوۡلَادِکُمۡ عَدُوًّا لَّکُمۡ فَاحۡذَرُوۡهُمۡ ۚ
وَاِنۡ تَعۡفُوۡا وَتَصۡفَحُوۡا وَتَغۡفِرُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۝ (آیت:۱۴، تغابن:۶۴، پارۃ ۲۸)
۱ ۲ ۳

''اے ایمان والو تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد ہی میں سے تمہارے دشمن ہیں،
سو ان سے ہوشیار رہو اور اگر تم معاف کردو اور درگذر کرجاؤ
اور بخش دو تو اَللہ بڑا بخشنے والا ہے بڑا رحم والا ہے''۔

۱۵۹......اِنۡ تُقۡرِضُوا اللّٰهَ قَرۡضًا حَسَنًا یُّضٰعِفۡهُ لَکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ؕ
وَاللّٰهُ شَکُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ۝ۙ (آیت:۱۷، تغابن:۶۴، پارۃ:۲۸)
۱ ۲ ۳

''اگر تم اَللہ کو اچھی طرح قرض دوگے تو وہ اس کو تمہارے لئے بڑھاتا چلا جائے گا
اور تمہیں بخش دے گا، اور اَللہ بڑا اقدرداں ہے بڑا بردبار ہے''۔

..........سورۃ تغابن:۶۴ ختم ہوئی..........

---

[۱] بھلے کام

Marfat.com

۱۶۰......یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ ج تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ ط وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ O (آیت:۱،تحریم:۶۶، پارۃ:۲۸)
۱ ۲ ۳

''اے نبی جس چیز کو اَللہ نے آپ کے لئے حلال کیا ہے اسے آپ کیوں حرام کر رہے ہیں، اپنی بیویوں کی خوشی حاصل کرنے کے لئے اور اَللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحیم ہے''۔

..........سورۃ تحریم:۶۶ ختم ہوئی..........

۱۶۱......وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا ط وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ ھُوَ خَیْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ط وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ ط اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ O ع (آیت:۲۰،مزمل:۷۳، پارۃ:۲۹)
۱ ۲ ۳

''اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوۃ دیتے رہو، اور اَللہ کو اچھی طرح[۱] قرض دو[۲] اور جو بھی نیک عمل اپنے لئے آگے بھیج دو گے، اس کو اَللہ کے پاس پہنچ کر اس سے اچھا اور اجر میں بڑھا ہوا پاؤ گے اور اَللہ سے مغفرت طلب کرتے رہو، بے شک اَللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے''۔

..........سورۃ مزمل:۷۳ ختم ہوئی..........

۱۶۲......وَمَا نَقَمُوْا مِنْھُمْ اِلَّآ اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ O لا (آیت:۸، بروج:۸۵، پارۃ:۳۰)
۱ ۲ ۳

''اور وہ ایمان والوں کو کسی اور بات کی نہیں، صرف اس بات کی سزا دے رہے تھے کہ وہ اس اَللہ پر ایمان لے آئے تھے جو بڑے اقتدار والا[۳]، بہت قابلِ تعریف ہے''۔

..........سورۃ بروج:۸۵ ختم ہوئی..........

☆☆☆☆☆

---

۱ خلوص نیت سے ۲ صدقہ دو ۳ غلبہ والا

Marfat.com

آپ نے مطالعہ کیا کہ ان ایک سو باسٹھ ۱۶۲ آیات میں آیت کے ہر آخری مقام پر تین ۳ اَسمائے اِلٰہی اکٹھے بلافصل طاق عدد میں آئے ہیں لہٰذا ہم نے آیات کے ربط کو قائم رکھنے کے لئے کلام کا کچھ حصہ ہر مقام پر مزید نقل کر دیا ہے کیونکہ صرف تین ۳ اَسمائے اِلٰہی نقل کر دینے سے کلام کا مفہوم سمجھ میں نہ آتا ورنہ ہمارا مقصد تو صرف ان ہی تین اَسماء کا نقل کرنا تھا جن کے ذکر سے دعا میں قبولیت کے اثرات پیدا ہو جائیں۔

مجھے اَللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذاتِ عالی سے قوی امید ہے کہ جب آپ اَسمائے اِلٰہی کے ساتھ کلام کے کچھ حصے کا ترجمہ بھی پڑھیں گے تو آپ کا قلب و ذہن پورے کلامِ الٰہی کی تلاوت، معنی و تفسیر کی طرف ضرور مائل ہوگا، اس طرح پھر آپ قرآن مجید کے عربی متن کے ساتھ اس کا ترجمہ اور تفسیر بھی پڑھیں گے یوں روزانہ کا یہ عمل آپ کی زندگی میں ایک زبردست انقلاب پیدا کر دے گا۔ کیونکہ قرآن کریم میں اَللہ تعالیٰ نے بندوں کو زندگی گزارنے کے لئے جو احکامات نازل فرمائے ہیں، اس میں مومنوں کے لئے خوش خبریاں بھی ہیں اور خوف و ڈر پیدا کرنے والی آیات بھی ہیں، جنت و دوزخ کے احوال ہیں، اَللہ عزّ وجلّ کو راضی کرنے والے نیک اعمال اور اس کو ناراض کر دینے والی بداعمالیوں کا بھی واضح ذکر ہے۔ لہٰذا ہمارے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنے دین سے مکمل طور پر واقف ہوں اور اعمالِ صالحہ کی طرف بڑھیں۔ یہ علم ہمیں صرف قرآن کریم اور احادیث مبارکہ ہی سے حاصل ہو سکتا ہے۔

فَاعۡتَبِرُوۡا یٰۤاُولِی الۡاَبۡصَارِ ۝

''پس عبرت حاصل کرو اے چشمِ بینا رکھنے والو!''

وَلَقَدۡ یَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّکۡرِ فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّکِرٍ ۝

''اور ہم نے آسان کر دیا ہے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے۔

سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟''

Marfat.com

باب ۴

طاق عدد اَسمائے اِلٰہی بتیس۳۲ سورتوں میں

تین کے طاق عدد میں آنے والے یہ اَسمائے اِلٰہی قرآن کریم کی ایک سو۱۱۴ چودہ سورتوں یعنی سورۃ الفاتحہ ا تا سورۃ الناس ۱۱۴، میں سے صرف بتیس۳۲ مختلف سورتوں میں آئے ہیں جبکہ باقی بیاسی۸۲ سورتوں میں اَسمائے اِلٰہی مثل ہذا نہیں آئے ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم کے تیس۳۰ پاروں یعنی الٓمٓ ا تا عَمَّ۳۰، میں سے یہ مختلف چھبیس۲۶ پاروں میں آئے ہیں جبکہ باقی چار۴ مختلف پاروں میں اس صورت سے نہیں آئے ہیں۔ ان سب کی تفصیل اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمایئے۔ ترتیب یہ ہوگی کہ جس سورت کے نام کے بعد اس کے سلسلہ شمار پر دائرہ بنا دیا گیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اس سورت میں اَسمائے اِلٰہی تین کے طاق عدد میں آئے ہیں اور جن پر دائرہ نہیں ہے وہ باقی بیاسی۸۲ سورتیں وہ ہیں جن کا ذکر پہلے ہی اوپر تحریر کر دیا گیا ہے۔

Marfat.com

فہرست نمبر۲

قرآن کریم کی سورتوں کی فہرست

الفاتحة	۱	طٰهٰ	۲۰
البقرة	۲	الْاَنبيآء	۲۱
اٰلِ عمرٰن	۳	الْحج	۲۲
النّسآء	۴	المُؤْمنون	۲۳
الْمآئدة	۵	النّور	۲۴
الْاَنْعَام	۶	الفُرقان	۲۵
الْاَعْراف	۷	الشّعرآء	۲۶
الْاَنفال	۸	النّمل	۲۷
التَّوْبة	۹	الْقصص	۲۸
يُونُس	۱۰	الْعنكبوت	۲۹
هُود	۱۱	الرُّوم	۳۰
يُوسُف	۱۲	لُقمٰن	۳۱
الرَّعد	۱۳	السّجدة	۳۲
ابراهيم	۱۴	الْاَحزاب	۳۳
الْحِجر	۱۵	سبا	۳۴
النَّحل	۱۶	فاطر	۳۵
بنیٓ اِسرآئِيْل	۱۷	يٰسٓ	۳۶
الْكهف	۱۸	الصّٰٓفّٰت	۳۷
مريم	۱۹	صٓ	۳۸

Marfat.com

الزُّمر	(۳۹)	الْمجادَلة	(۵۸)
الْمُؤْمن	(۴۰)	الْحشْر	۵۹
حٰمٓ السّجدة	۴۱	الْممتحِنة	(۶۰)
الشُّوْرٰى	(۴۲)	الصَّفّ	۶۱
الزُّخرُف	۴۳	الْجُمُعة	۶۲
الدُّخَان	۴۴	الْمُنٰفِقون	۶۳
الْجاثية	(۴۵)	التَّغابُن	(۶۴)
الْاَحقاف	(۴۶)	الطَّلاق	۶۵
محمد	۴۷	التَّحريم	(۶۶)
الْفتح	(۴۸)	الْمُلک	۶۷
الْحُجُرٰت	(۴۹)	القلم	۶۸
قٓ	۵۰	الْحآقَّة	۶۹
الذّٰرِيٰت	۵۱	الْمَعارج	۷۰
الطُّور	۵۲	نُوح	۷۱
النَّجْم	۵۳	الْجنّ	۷۲
الْقَمَر	۵۴	الْمزّمِّل	(۷۳)
الرَّحمٰن	۵۵	المدّثّر	۷۴
الْواقعة	۵۶	الْقيٰمة	۷۵
الْحديد	(۵۷)	الدَّهر	۷۶

Marfat.com

الْمرسلٰت	۷۷	الْعلق	۹۶
النَّبآء	۷۸	الْقدر	۹۷
النّٰزعٰت	۷۹	الْبَیّنة	۹۸
عَبَسَ	۸۰	الزّلْزال	۹۹
التّکویر	۸۱	الْعٰدیٰت	۱۰۰
الْاِنفِطار	۸۲	الْقارعة	۱۰۱
الْمطَفِّفین	۸۳	التَّکاثر	۱۰۲
الْاِنشقاق	۸۴	الْعَصر	۱۰۳
الْبُروج	۸۵	الْهُمزة	۱۰۴
الطَّارق	۸۶	الْفیل	۱۰۵
الْاَعْلٰی	۸۷	قریش	۱۰۶
الْغاشیة	۸۸	الْماعون	۱۰۷
الْفجر	۸۹	الْکوثر	۱۰۸
الْبَلَد	۹۰	الْکٰفرون	۱۰۹
الشَّمس	۹۱	النّصر	۱۱۰
الَّیل	۹۲	اللَّهب	۱۱۱
الضُّحٰی	۹۳	الْاِخلاص	۱۱۲
اَلَمْ نشرح	۹۴	الْفلق	۱۱۳
التّین	۹۵	النَّاس	۱۱۴

۱۱۴ = ۸۲+(۳۲)

Marfat.com

چارٹ نمبر: ۱

حوالہ طاق عدد اَسمائے اِلٰہی مع آیات نمبر

یہاں بتیس۳۲ سورتوں کی ان آیات کے نمبر دیئے جارہے ہیں جن میں اَسمائے باری تعالیٰ تین کے طاق عدد میں بلا فصل آئے ہیں تاکہ حوالے ہر سورت کے تحت مسلسل یک جا آجائیں۔ یہ حوالے پہلے بھی ایک سو باسٹھ۱۶۲ آیات میں دے دیئے گئے ہیں مگر یہاں سہولت کے ساتھ ایک ہی نظر میں یہ معلومات مل سکیں گی۔ ملحوظ خاطر رہے کہ میں نے صرف ان آیات کو شمار میں لیا ہے جن میں اسم ذات کے ساتھ مزید دو صفاتی اَسماء مبارکہ ساتھ ساتھ آئے ہیں۔ تاہم اسم ضمیر کے ساتھ جو صفاتی اسماء مبارکہ آئے ہیں ان کو میں نے شمار نہیں کیا ہے۔ اس کی چند مثالیں کتاب کے گزشتہ صفحات میں بھی اپنے موقع پر دے دی گئی ہیں۔

(۱)......سورۃ البقرۃ ۲، کُل ۲۸۶ آیات

جب کہ اس کی آیات نمبر:

۱۱۵	۱۵۸	۱۷۳	۱۸۱	۱۸۲	۱۹۲	۱۹۹	۲۰۹	۲۱۸
۲۲۰	۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۳۵	۲۴۰	۲۴۴
۲۴۷	۲۵۶	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۳	۲۶۷	۲۶۸		

میں کل پچیس۲۵ مرتبہ مختلف اَسمائے اِلٰہی تین کے طاق عدد میں آئے ہیں۔

(۲)......سورۃ آلِ عمران ۳، کُل ۲۰۰ آیات

جب کہ اس کی آیات نمبر:

۳۱	۳۴	۷۳	۸۹	۱۲۱	۱۲۶	۱۲۹

اور ۱۵۵ میں کل آٹھ۸ مرتبہ اَسمائے اِلٰہی تین کے طاق عدد میں آئے ہیں۔

(۳)......سورۃ النّسآء ۴، کُل ۱۷۶ آیات

جب کہ آیات نمبر:

۱۲	۱۷	۲۵	۲۶	۶۴	۹۲	۹۶	۹۹	۱۰۰

Marfat.com

۱۰۴ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۴ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۵۲

۱۵۸ ۱۶۵ ۱۷۰

میں اکیس[۲۱] مرتبہ اَسمائے اِلٰہی آئے ہیں جو سب تین کے طاق عدد میں ہیں۔

(۴)......سورۃ المآئدۃ ۵، کُل ۱۲۰ آیات

جب کہ آیات نمبر:

۳ ۳۴ ۳۸ ۳۹ ۵۴

۷۴ ۹۸ ۱۰۱

میں کل آٹھ[۸] مرتبہ تین کے طاق عدد میں اَسمائے اِلٰہی آئے ہیں۔

(۵)......سورۃ الانفال ۸، کُل ۷۶ آیات

جب کہ آیات نمبر:

۱۰ ۱۷ ۴۲ ۴۹ ۵۳ ۶۷ ۶۹ ۷۰ ۷۱

میں تین کے طاق عدد میں نو[۹] مرتبہ مختلف اَسمائے اِلٰہی آئے ہیں۔

(۶)......سورۃ التّوبۃ ۹، کُل ۱۲۹ آیات

جب کہ آیات نمبر:

۵ ۱۵ ۲۷ ۲۸ ۴۰ ۶۰ ۷۱

۹۱ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۶

اور ۱۱۰ میں اَسمائے اِلٰہی تین کے طاق عدد میں کُل پندرہ[۱۵] مرتبہ آئے ہیں۔

(۷)......سورۃ یوسف ۱۲، کُل ۱۱۱ آیات

جب کہ آیت نمبر ۳۹ میں تین کے طاق عدد میں صرف ایک ہی مرتبہ یہاں اَسمائے اِلٰہی آئے ہیں۔

(۸)......سورۃ ابرٰہیم ۱۴، کُل ۵۲ آیات

جب کہ آیات نمبر ۸ اور ۴۸ میں صرف دو[۲] مرتبہ اَسمائے اِلٰہی تین کے طاق عدد میں

Marfat.com

آئے ہیں۔

(۹)......سورۃ النّحل ۱۶، کُل ۱۲۸ آیات

جب کہ آیات نمبر ۱۸، ۷۰، ۱۱۵ میں کل تین۳ مرتبہ اَسمائے اِلٰہی تین کے طاق عدد میں آئے ہیں۔

(۱۰)......سورۃ الحج ۲۲، کُل ۷۸ آیات

جب کہ آیات نمبر:

۴۰ ۵۲ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۳ ۷۴

اور ۷۵ میں کُل آٹھ۸ مرتبہ اَسماء حسنٰی تین کے طاق عدد میں آئے ہیں۔

(۱۱)......سورۃ النّور ۲۴، کُل ۶۴ آیات

جب کہ آیات نمبر:

۵ ۱۰ ۱۸ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۳۲

۵۸ ۵۹ ۶۰

اور ۶۲ میں اَسمائے باری تعالیٰ تین کے طاق عدد میں گیارہ۱۱ مرتبہ آئے ہیں۔

(۱۲)......سورۃ الفرقان ۲۵، کُل ۷۷ آیات

جب کہ آیت نمبر ۷۰ میں صرف ایک مرتبہ اَسمائے باری تعالیٰ تین کے طاق عدد میں آئے ہیں۔

(۱۳)......سورۃ النمل ۲۷، کُل ۹۳ آیات

جب کہ آیات نمبر ۹ اور ۳۰ میں دو۲ مرتبہ اَسمائے اِلٰہی تین کے طاق عدد میں آئے ہیں۔

(۱۴)......سورۃ لقمٰن ۳۱، کُل ۳۴ آیات

جب کہ آیات نمبر:

۱۲ ۱۶ ۲۷ ۲۸ ۳۴

Marfat.com

میں کُل پانچ مرتبہ اَسمائے اِلٰہی تین کے طاق عدد میں آئے ہیں۔

(۱۵)......سورۃ الاحزاب ۳۳، کُل ۷۳ آیات

جب کہ آیات نمبر:

۵ ۲۵ ۵۰ ۵۱ ۵۹

اور ۷۳ ان چھ۶ آیات میں اَسماءِ حسنیٰ تین کے طاق عدد میں آئے ہیں۔

(۱۶)......سورۃ سَبا ۳۴، کُل ۵۴ آیات

جب کہ آیت نمبر ۲۷ میں فقط اکٹھے تین کے طاق عدد میں اَسمائے اَللّٰہ عزَّ وجَلَّ آئے ہیں۔

(۱۷)......سورۃ فاطِر ۳۵، کُل ۴۵ آیات

جب کہ آیت نمبر ۲۸ میں صرف ایک مرتبہ اَسمائے اِلٰہی تین کے طاق عدد میں آئے ہیں۔

(۱۸)......سورۃ صٓ ۳۸، کُل ۸۸ آیات

جب کہ آیت نمبر ۶۵ میں صرف ایک۱ مرتبہ اَسمائے باری تعالیٰ تین کے طاق عدد میں آئے ہیں۔

(۱۹)......سورۃ الزّمر ۳۹، کُل ۷۵ آیات

جب کہ آیات نمبر ۱ اور ۴ میں دو مقام پر تین کے طاق عدد میں اَسمائے مبارکہ آئے ہیں۔

(۲۰)......سورۃ المؤمن ۴۰، کُل ۸۵ آیات

جب کہ آیات نمبر ۲، ۱۲، ۱۶ میں اَسمائے اِلٰہی تین کے طاق عدد میں آئے ہیں۔

(۲۱)......سورۃ الشُّوریٰ ۴۲، کُل ۵۳ آیات

اس کی آیات نمبر ۳ اور ۲۳ میں اَسمائے اِلٰہی تین کے طاق عدد میں دو۲ مرتبہ آئے ہیں۔

Marfat.com

(۲۲)......سورۃ الجاثیۃ ۴۵، کُل ۳۷ آیات

یہاں صرف آیت نمبر۲ میں ایک[۱] مرتبہ ہی اَسمائے اِلٰہی تین کے طاق عدد میں آئے ہیں۔

(۲۳)......سورۃ الاحقاف ۴۶، کُل ۳۵ آیات

اس سورت کی آیت نمبر۲ میں صرف ایک مرتبہ اکٹھے تین اَسمائے اِلٰہی طاق عدد میں آئے ہیں۔

(۲۴)......سورۃ الفتح ۴۸، کُل ۲۹ آیات

آیات نمبر۴، ۷، ۱۴، ۱۹ میں اَسمائے باری تعالیٰ تین کے طاق عدد میں چار[۴] مرتبہ آئے ہیں۔

(۲۵)......سورۃ الحُجرات ۴۹، کُل ۱۸ آیات

اس سورت کی آیات نمبر:

۱ ۵ ۸ ۱۲ ۱۳ ۱۴

میں چھ[۶] مرتبہ اَسمائے اِلٰہی تین کے طاق عدد میں آئے ہیں۔

(۲۶)......سورۃ الحدید ۵۷، کُل ۲۹ آیات

اس سورت کی آیات نمبر ۲۵ اور ۲۸ میں دو[۲] مرتبہ اَسمائے اِلٰہی تین کے طاق عدد میں آئے ہیں۔

(۲۷)......سورۃ المجادلۃ ۵۸، کُل ۲۲ آیات

اس سورت کی آیات نمبر۱، ۲، ۱۲، ۲۱ میں چار[۴] مرتبہ اَسمائے اِلٰہی تین کے طاق عدد میں آئے ہیں۔

(۲۸)......سورۃ الممتحنۃ ۶۰، کُل ۱۳ آیات

جب کہ آیات نمبر۷، ۱۰، ۱۲ میں تین[۳] مرتبہ اَسمائے اِلٰہی تین کے طاق عدد میں آئے ہیں۔

Marfat.com

(۲۹)......سورۃ التّغابن ۶۴، کُل ۱۸ آیات

اس سورت کی آیات نمبر ۶، ۱۴، ۱۷ میں تین مرتبہ اَسمائے اِلٰہی تین کے طاق عدد میں آئے ہیں۔

(۳۰)......سورۃ التَّحریم ۶۶، کُل ۱۲ آیات

آیت نمبر ۱ میں صرف ایک[۱] مرتبہ اَسمائے اِلٰہی تین کے طاق عدد میں آئے ہیں۔

(۳۱)......سورۃ المزّمّل ۷۳، کُل ۲۰ آیات

آیت نمبر ۲۰ اس آیت میں صرف ایک مرتبہ تین کے طاق عدد میں اَسمائے اِلٰہی آئے ہیں۔

(۳۲)......سورۃ البروج ۸۵، کُل ۲۲ آیات

اس سورت کی آیت نمبر ۸ میں صرف ایک[۱] مرتبہ اَسمائے اِلٰہی تین کے طاق عدد آئے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ تین کے طاق عدد میں اکٹھے بلافصل اَسمائے اِلٰہی بتیس[۳۲] سورتوں میں آئے ہیں۔ اور یہ بتیس[۳۲] سورتیں چھبیس[۲۶] مختلف پاروں میں ہیں۔ وہ چھبیس[۲۶] پارے جاننے کے لئے قرآن کریم کے پورے تیس[۳۰] پاروں کی فہرست تحریر کی جا رہی ہے۔ جن چار[۴] پاروں میں اَسمائے اِلٰہی اس شکل میں نہیں آئے ہیں (یعنی تین کے طاق عدد میں بلافصل) اس پارے کے سلسلۂ شمار کو مربع (☐) شکل سے احاطہ کر دیا گیا ہے تاکہ پہچان رہے کہ اس پارے میں اَسمائے اِلٰہی تین کے طاق عدد میں نہیں آئے ہیں۔

Marfat.com

فہرست نمبر: ۳۰

تین کے طاق عدد والے پارے

قرآن کریم کے وہ چھبیس[۲۶] پارے جن میں تین کے طاق عدد میں بلافصل اَسمائے اِلٰہی آئے ہیں جب کہ جن کے سامنے چوکور خانہ دیا گیا ہے ان میں اَسمائے اِلٰہی اس طرز پر نہیں آئے ہیں:

الٓمّٓ	۱	یعتذرون	۱۱	اتل مآ اوحی	۲۱
سیقول	۲	ومامن دآبّۃ	۱۲	ومن یقنت	۲۲
تلک الرسل	۳	وَمآابرئ	۱۳	ومالی	۲۳
لن تنالوا	۴	ربما	۱۴	فمن اظلم	۲۴
والمحصنٰت	۵	سبحٰن الّذیٓ	[۱۵]	الیہ یرد	۲۵
لایحب اللہ	۶	قال الم	[۱۶]	حٰمٓ	۲۶
واذا سمعوا	۷	اقترب للناس	۱۷	قال فما خطبکم	۲۷
ولو اننا	[۸]	قد افلح	۱۸	قدسمع اللہ	۲۸
قال الملاء	۹	وقال الذین	۱۹	تبارک الذی	۲۹
واعلمٓوا	۱۰	امن خلق	[۲۰]	عمّ	۳۰

۲۶ + [۴] = ۳۰ پارے

مندرجہ بالا فہرست میں وہ چار[۴] پارے ۸، ۱۵، ۱۶، ۱۷، اور ۲۰ ہیں جن میں اَسمائے اِلٰہی تین کے طاق عدد میں نہیں آئے ہیں۔

Marfat.com

باب......۵

چارٹ نمبر: ۲

چھبیس[۲۶] اَسمائے اِلٰہی ایک[۱۶۲] سو باسٹھ آیات میں

مذکورہ ان ایک[۱۶۲] سو باسٹھ آیات میں کل چھبیس[۲۶] اَسمائے اِلٰہی آئے ہیں اور اکثر مکرر (بار بار) آئے ہیں۔ وہ اَسمائے مبارکہ صفحہ نمبر ۱۱۳ پر تحریر کئے جا رہے ہیں، تاہم ان چھبیس[۲۶] اَسمائے اِلٰہی کی شرح آپ اِنشاءاللہ آخر میں پڑھیں گے۔ ترتیب حروفِ تہجی کے مطابق رکھی گئی ہے۔ یہاں ان اَسمائے اِلٰہی کو اسی طرح ہو بہو نقل کر دیا گیا ہے جس صورت (شکل) میں یہ قرآن کریم کی مذکورہ آیات میں آئے ہیں اور نقشہ نمبر ۲، صفحہ نمبر ۱۳۷ میں بھی یہ اَسمائے اِلٰہی مع ان کی انفرادی شماریات کے اسی طرح درج کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن اَسمائے اِلٰہی کے لکھنے کا عین صحیح طریقہ وہ ہے جو ہم نے جَدْوَل نمبر ا، باب نمبر ۷، صفحہ نمبر ۱۵۵ پر اختیار کیا ہے۔ یہ بات یہاں محض ایک وضاحت کے لئے لکھی گئی ہے ورنہ اس صورت سے ہر کس و ناکس واقف ہے۔

Marfat.com

تین کے طاق عدد میں اَسمائے اِلٰہی چھبیس[۲۶] سورتوں میں اس شکل (صورت) میں آئے ہیں:

۱	اللّٰہُ/ لِلّٰہِ	۱۴	عَزِیْزٌ/الْعَزِیْزِ/عَزِیْزًا
۲	بَصِیْرٌ/بَصِیْرًا	۱۵	عَفُوٌّ/لَعَفُوٌّ
۳	تَوَّابٌ/تَوَّابًا	۱۶	الْعَلِیِّ
۴	حَکِیْمٌ/الْحَکِیْمِ/حَکِیْمًا	۱۷	عَلِیْمٌ/الْعَلِیْمِ/لَعَلِیْمٌ/عَلِیْمًا
۵	حَلِیْمٌ/حَلِیْمًا	۱۸	غَفُوْرٌ/لَغَفُوْرٌ/غَفُوْرًا
۶	حَمِیْدٌ/الْحَمِیْدِ/حَمِیْدًا	۱۹	غَنِیٌّ/لَغَنِیٌّ/غَنِیًّا
۷	خَبِیْرٌ	۲۰	قَدِیْرٌ
۸	الرَّحْمٰنِ	۲۱	الْقَهَّارِ/الْقَهَّارُ
۹	رَحِیْمٌ/الرَّحِیْمِ/رَحِیْمًا	۲۲	قَوِیٌّ/لَقَوِیٌّ/قَوِیًّا
۱۰	رَءُوْفٌ	۲۳	اَلْکَبِیْرِ
۱۱	سَمِیْعٌ/لَسَمِیْعٌ/سَمِیْعًا	۲۴	لَطِیْفٌ
۱۲	شَاکِرٌ/شَاکِرًا	۲۵	الْوَاحِدِ/الْوَاحِدُ
۱۳	شَکُوْرٌ	۲۶	وَاسِعٌ/وَاسِعًا

Marfat.com

چھبیس ۲۶ اَسمائے اِلٰہی کا انفرادی مطالعہ

اب ہم اگلے آنے والے صفحات پر ایک انتہائی اہم نقشہ کا مطالعہ کریں گے جس کی دائیں طرف ہر آیت کے اختتام پر اَسمائے اِلٰہی تین کے طاق عدد میں آئے ہیں جب کہ دوسری جانب (بائیں سمت) اَللہ عزَّ وَجلّ کے وہ چھبیس ۲۶ نام جو قرآن کریم کی بتیس ۳۲ مختلف سورتوں میں تین کے طاق عدد میں آئے ہیں وہ سب صفحہ کے اوپر ترتیب وار ایک ایک الگ الگ خانے میں لکھ دیئے گئے ہیں، پھر نمبر وار ہر ایک آیت کے یہ تین اَسماء اپنے اپنے نام کے تحت مخصوص خانوں مین درج کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح پوری ایک ۱۶۲ سو باسٹھ آیات میں آئے ہوئے اَسمائے اِلٰہی جو سب کے سب تین کے طاق عدد ہی میں آئے ہیں سب کو ایک کے بعد دوسرا اسم (یکے بعد دیگرے) لیتے ہوئے آخر تک نقشہ میں جمع کر لیا گیا ہے۔

اس سے یہ معلوم ہوگا کہ کون سا اسم باری تعالیٰ تمام آیات میں کل کتنی مرتبہ آیا ہے۔ اسی کے ساتھ ایک خانہ اور ہے جو مکرر اَسماء کا ہے۔اس میں ہر آیت کے وہ تین اَسماء مکرر کے خانے میں نمبر وار (تعداد کے اعتبار سے) لکھے گئے ہیں تا کہ معلوم ہو سکے کہ وہ تین اَسماء با تکرار کتنی مرتبہ آئے ہیں۔

اس نقشے میں صرف نمبر شمار (۱،۲،۳) اور آیت کا وہ حصہ جس میں تین اَسمائے اِلٰہی ہیں مختصر کر کے لکھا گیا ہے کیونکہ یہی آیت ہماری پہلی فہرست نمبر ا میں موجود ہے وہاں مکمل حوالے مع آیات و تراجمے کے تحریر ہیں بس اسی وجہ سے اس نقشے میں ان کو نہیں دہرایا گیا ہے۔ کیونکہ اُس گزشتہ فہرست میں نمبر شمار، آیت نمبر، نام سورت، سلسلہ شمار اور نام پارہ و سلسلہ شمار سب لکھ دیئے گئے ہیں۔ مزید تفصیل دیکھنے کے لئے اس نقشے کا کوئی بھی نمبر شمار لے کر اگر پچھلی فہرست کے اُسی نمبر شمار کو دیکھا جائے تو دونوں فہرستوں کے نمبر شمار یکساں پائے جائیں گے۔ اور وہاں سے مطلوبہ معلومات (نام سورت، آیت نمبر، پارہ نمبر، آیت کا ترجمہ وغیرہ) با سہولت حاصل ہو جائیں گی۔

Marfat.com

اس بات کو سمجھنے کے لئے درج ذیل ایک مثال تحریر کی جارہی ہے جس سے دونوں فہرستوں میں جو فرق ہے وہ واضح ہو جائے گا جب کہ دونوں کا نمبر شمار (سلسلہ نمبر) ایک ہی ہے۔ لیکن پہلی فہرست میں معلومات تفصیلی ہیں اور دوسری میں مختصر۔

مثال : نمبر شمار ۴۹ (یہ نمبر نقشہ نمبر ۱، صفحہ نمبر ۱۲۲ کا ہے جو عنقریب آرہا ہے) اس کے سامنے صرف اتنا حصہ نقل کیا گیا ہے:

۴۹......وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا O

اب اسی نمبر شمار ۴۹ کو پہلی فہرست نمبر ۱ میں، صفحہ نمبر ۲۷ پر دیکھیں تو وہاں یہ تفصیل یوں ملے گی:

۴۹......مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ط

وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًاO (آیت:۱۴۷، نسآء:۴، پارۃ:۵)

''اگر تم (اللہ کے) شکر گزار رہو اور (اس پر) ایمان لے آو تو اللہ تم کو عذاب دے کر کیا کرے گا اور اللہ تو قدر شناس[1] (اور) دانا[2] ہے''۔

۱؎ قدردان ۲؎ بڑا علم والا

Marfat.com

نقشہ نمبر: ١

چھبیس ٢٦ اَسمائے اِلٰہی مع انفرادی مجموعی تعداد

یہ اوّل تا آخر تمام ایک ١٦٢ سو باسٹھ آیات قرآن کریم کی ترتیب پر ہیں، جو مختلف بتیس ٣٢ سورتوں پر مشتمل ہیں۔

نمبر شمار	آیات اَسمائے اِلٰہی تین کے طاق عدد میں	تعداد تکرار	اللّٰہ	بَصِیرٌ	توّابٌ	حَکِیمٌ	حَلِیمٌ	حَمِیدٌ	خَبِیرٌ	الرَّحْمٰنِ	رَحِیمٌ	رَءُوفٌ	سَمِیعٌ	شَاکِرٌ	شَکُورٌ	عَزِیزٌ	عَفُوٌّ	الْعَلِیُّ	عَلِیمٌ	غَفُورٌ	غَنِیٌّ	قَدِیرٌ	الْقَهَّارُ	قَوِیٌّ	الْکَبِیرُ	لَطِیفٌ	الْوَاحِدُ	وَاسِعٌ
		...	١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦	١٧	١٨	١٩	٢٠	٢١	٢٢	٢٣	٢٤	٢٥	٢٦
١	اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِیمٌ	پہلی مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَلِیمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	وَاسِعٌ
٢	فَاِنَّ اللّٰهَ شَاکِرٌ عَلِیمٌ	پہلی مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	شَاکِرٌ	...	...	...	...	عَلِیمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...
٣	اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِیمٌ	پہلی مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	...	...	...	...	رَّحِیمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُورٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
٤	اِنَّ اللّٰهَ سَمِیعٌ عَلِیمٌ	پہلی مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	سَمِیعٌ	...	...	...	...	...	عَلِیمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...
٥	اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِیمٌ	دوسری مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	...	...	...	...	رَّحِیمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُورٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
٦	فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِیمٌ	تیسری مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	...	...	...	...	رَّحِیمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُورٌ	...	...	...	...	...	...	...	...

Marfat.com

۷	إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ	چوتھی مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	...	...	...	...	رَّحِيمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُورٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
۸	فَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ	پہلی مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	حَكِيمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَزِيزٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۹	وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ	پانچویں مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	...	...	...	...	...	رَّحِيمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُورٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
۱۰	إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ	دوسری مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	حَكِيمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَزِيزٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۱۱	وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ	دوسری مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	سَمِيعٌ	...	...	...	...	...	عَلِيمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۱۲	وَاللّٰهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ	پہلی مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	...	حَلِيمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُورٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
۱۳	فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ	چھٹی مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	...	...	...	...	رَّحِيمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُورٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
۱۴	فَإِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ	تیسری مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	سَمِيعٌ	...	...	...	...	...	عَلِيمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۱۵	وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ	تیسری مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	حَكِيمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَزِيزٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۱۶	وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ	دوسری مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	حَلِيمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُورٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
۱۷	وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ	چوتھی مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	حَكِيمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَزِيزٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

Marfat.com

نمبر شمار	آیات اسمائے الٰہی تین کے طاق عدد میں	تعداد تکرار	اَللّٰہُ	بَصِیْرٌ	تَوَّابٌ	حَکِیْمٌ	حَلِیْمٌ	حَمِیْدٌ	خَبِیْرٌ	اَلرَّحْمٰنِ	رَحِیْمٌ	رَءُوْفٌ	سَمِیْعٌ	شَاکِرٌ	شَکُوْرٌ	عَزِیْزٌ	عَفُوٌّ	اَلْعَلِیُّ	عَلِیْمٌ	غَفُوْرٌ	غَنِیٌّ	قَدِیْرٌ	اَلْقَهَّارُ	قَوِیٌّ	اَلْکَبِیْرِ	لَطِیْفٌ	اَلْوَاحِدُ	وَاسِعٌ
		...	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶
۱۸	وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ	چوتھی مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	سَمِیْعٌ	...	...	...	...	...	عَلِیْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۱۹	وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ	دوسری مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَلِیْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	وَاسِعٌ
۲۰	وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ	پانچویں مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	سَمِیْعٌ	...	...	...	...	...	عَلِیْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۲۱	وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ	پانچویں مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	حَکِیْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَزِیْزٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۲۲	وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ	تیسری مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَلِیْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	وَاسِعٌ
۲۳	وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ	پہلی مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	...	حَلِیْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	غَنِیٌّ	...	...	...	...	...	...	...
۲۴	وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ	پہلی مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	...	حَمِیْدٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	غَنِیٌّ	...	...	...	...	...	...	...

Marfat.com

۲۵	وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ	چوتھی مرتبہ	اللّٰہُ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَلِیْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	وَاسِعٌ
۲۶	وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ	ساتویں مرتبہ	اللّٰہُ	...	...	...	...	...	...	...	رَّحِیْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُوْرٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
۲۷	وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ	چھٹی مرتبہ	اللّٰہُ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	سَمِیْعٌ	...	...	...	...	...	عَلِیْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۲۸	وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ	پانچویں مرتبہ	اللّٰہُ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَلِیْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	وَاسِعٌ
۲۹	فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ	آٹھویں مرتبہ	اللّٰہَ	...	...	...	...	...	...	...	رَّحِیْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُوْرٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
۳۰	وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ	ساتویں مرتبہ	اللّٰہُ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	سَمِیْعٌ	...	...	...	...	...	عَلِیْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۳۱	مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ	چھٹی مرتبہ	اللّٰہِ	...	...	الْحَکِیْمِ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	الْعَزِیْزِ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۳۲	وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ	نویں مرتبہ	اللّٰہُ	...	...	...	...	...	...	...	رَّحِیْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُوْرٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
۳۳	اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ	تیسری مرتبہ	اللّٰہَ	...	...	...	حَلِیْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُوْرٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
۳۴	وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَلِیْمٌ	پہلی مرتبہ	اللّٰہُ	...	...	...	حَلِیْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَلِیْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۳۵	وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا	پہلی مرتبہ	اللّٰہُ	...	...	حَکِیْمًا	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَلِیْمًا	...	...	...	...	...	...	...	...	...

Marfat.com

نمبر شمار آیات		۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۳۰	۳۱
آیات اسمائے الٰہی بمطابق ترتیب عددیہ		وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ	وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ	لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا	وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا	وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا	وَکَانَ اللّٰہُ عَفُوًّا غَفُوْرًا
تعداد تکرار	...	دوسری مرتبہ	دوسری مرتبہ	پہلی مرتبہ	تیسری مرتبہ	گیارہویں مرتبہ	پہلی مرتبہ
اَللّٰہُ	۱	اَللّٰہُ	اَللّٰہُ	اَللّٰہُ	اَللّٰہُ	اَللّٰہُ	اَللّٰہُ
بَصِیْرٌ	۲	...	...	...	...	...	...
تَوَّابٌ	۳	...	...	تَوَّابًا	...	...	...
حَکِیْمٌ	۴	...	حَکِیْمٌ	...	حَکِیْمًا	...	...
حَلِیْمٌ	۵	...	...	...	...	...	...
حَمِیْدٌ	۶	...	...	...	...	...	...
خَبِیْرٌ	۷	...	...	...	...	...	...
اَلرَّحْمٰنِ	۸	...	...	...	...	...	...
رَحِیْمٌ	۹	رَّحِیْمٌ	...	رَّحِیْمًا	...	رَّحِیْمًا	...
رَءُوْفٌ	۱۰	...	...	...	...	...	...
سَمِیْعٌ	۱۱	...	...	...	...	...	...
شَاکِرٌ	۱۲	...	...	...	...	...	...
شَکُوْرٌ	۱۳	...	...	...	...	...	...
عَزِیْزٌ	۱۴	...	...	...	...	...	...
عَفُوٌّ	۱۵	...	...	...	...	...	عَفُوًّا
اَلْعَلِیُّ	۱۶	...	...	...	...	...	...
عَلِیْمٌ	۱۷	...	عَلِیْمٌ	...	عَلِیْمًا	...	...
غَفُوْرٌ	۱۸	غَفُوْرٌ	...	...	...	غَفُوْرًا	غَفُوْرًا
غَنِیٌّ	۱۹	...	...	...	...	...	...
قَدِیْرٌ	۲۰	...	...	...	...	...	...
اَلْقَهَّارُ	۲۱	...	...	...	...	...	...
قَوِیٌّ	۲۲	...	...	...	...	...	...
اَلْکَبِیْرِ	۲۳	...	...	...	...	...	...
لَطِیْفٌ	۲۴	...	...	...	...	...	...
اَلْوَاحِدُ	۲۵	...	...	...	...	...	...
وَاسِعٌ	۲۶	...	...	...	...	...	...

Marfat.com

۳۲	وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا	بارہویں مرتبہ	اللّٰهُ								رَّحِيمًا								غَفُورًا								
۳۳	وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا	چھٹی مرتبہ	اللّٰهُ			حَكِيمًا												عَلِيمًا									
۳۴	يَجِدِ اللّٰهَ غَفُورًا رَّحِيمًا	تیرہویں مرتبہ	اللّٰهَ								رَّحِيمًا								غَفُورًا								
۳۵	وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا	ساتویں مرتبہ	اللّٰهُ			حَكِيمًا												عَلِيمًا									
۳۶	وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيمًا	پہلی مرتبہ	اللّٰهُ			حَكِيمًا																					وَاسِعًا
۳۷	وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيدًا	دوسری مرتبہ	اللّٰهُ					حَمِيدًا												غَنِيًّا							
۳۸	وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيعًا بَصِيرًا	پہلی مرتبہ	اللّٰهُ	بَصِيرًا									سَمِيعًا														

Marfat.com

نمبر شمار		۳۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	
آیات / آیات کے اجزاء جن کے طاق عددی مجموعی		وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيمًا	وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيعًا عَلِيمًا	وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا	وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا	وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا	
تعداد تکرار	...	دوسری مرتبہ	آٹھویں مرتبہ	چودھویں مرتبہ	ساتویں مرتبہ	آٹھویں مرتبہ	
اَللّٰهُ	۱	اللّٰهُ	اللّٰهُ	اللّٰهُ	اللّٰهُ	اللّٰهُ	
بَصِيرٌ	۲	...	...	...	...	...	
تَوَّابٌ	۳	...	...	...	...	...	
حَكِيمٌ	۴	...	...	...	حَكِيمًا	حَكِيمًا	
حَلِيمٌ	۵	...	...	...	...	...	
حَمِيدٌ	۶	...	...	...	...	...	
خَبِيرٌ	۷	...	...	...	...	...	
اَلرَّحْمٰنُ	۸	...	...	...	...	...	
رَحِيمٌ	۹	...	...	رَحِيمًا	...	...	
رَءُوفٌ	۱۰	...	...	...	...	...	
سَمِيعٌ	۱۱	...	سَمِيعًا	...	...	...	
شَاكِرٌ	۱۲	شَاكِرًا	...	...	...	...	
شَكُورٌ	۱۳	...	...	...	...	...	
عَزِيزٌ	۱۴	...	...	...	عَزِيزًا	عَزِيزًا	
عَفُوٌّ	۱۵	...	...	...	...	...	
اَلْعَلِيُّ	۱۶	...	...	...	...	...	
عَلِيمٌ	۱۷	عَلِيمًا	عَلِيمًا	...	...	...	
غَفُورٌ	۱۸	...	...	غَفُورًا	...	...	
غَنِيٌّ	۱۹	...	...	...	...	...	
قَدِيرٌ	۲۰	...	...	...	...	...	
اَلْقَهَّارُ	۲۱	...	...	...	...	...	
قَوِيٌّ	۲۲	...	...	...	...	...	
اَلْكَبِيرُ	۲۳	...	...	...	...	...	
لَطِيفٌ	۲۴	...	...	...	...	...	
اَلْوَاحِدُ	۲۵	...	...	...	...	...	
وَاسِعٌ	۲۶	...	...	...	...	...	

Marfat.com

۵۴	وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا	چھٹی مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	حَكِيْمًا	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَلِيْمًا	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۵۵	فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	پندرھویں مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	...	...	...	...	رَّحِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُوْرٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
۵۶	فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	سولھویں مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	...	...	...	...	رَّحِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُوْرٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
۵۷	وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ	نویں مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	حَكِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَزِيْزٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۵۸	اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	سترھویں مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	...	...	...	...	رَّحِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُوْرٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
۵۹	وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ	چھٹی مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَلِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	وَاسِعٌ
۶۰	وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	اٹھارھویں مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	...	...	...	...	...	رَّحِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُوْرٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
۶۱	وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	انیسویں مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	...	...	...	...	رَّحِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُوْرٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
۶۲	وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ	چوتھی مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	...	حَلِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُوْرٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
۶۳	اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ	دسویں مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	حَكِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَزِيْزٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

Marfat.com

وَاسِعٌ	۲۶	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
اَلْوَاحِدُ	۲۵	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
لَطِيْفٌ	۲۴	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
اَلْكَبِيْرُ	۲۳	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
قَوِيٌّ	۲۲	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
اَلْقَهَّارُ	۲۱	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
قَدِيْرٌ	۲۰	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
غَنِيٌّ	۱۹	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
غَفُوْرٌ	۱۸	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	غَفُوْرٌ	غَفُوْرٌ	⋮	غَفُوْرٌ
عَلِيْمٌ	۱۷	عَلِيْمٌ	عَلِيْمٌ	⋮	عَلِيْمٌ	⋮	⋮	⋮	عَلِيْمٌ	⋮
اَلْعَلِيُّ	۱۶	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
عَفُوٌّ	۱۵	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
عَزِيْزٌ	۱۴	⋮	⋮	عَزِيْزٌ	⋮	عَزِيْزٌ	⋮	⋮	⋮	⋮
شَكُوْرٌ	۱۳	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
شَاكِرٌ	۱۲	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
سَمِيْعٌ	۱۱	سَمِيْعٌ	سَمِيْعٌ	⋮	سَمِيْعٌ	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
رَءُوْفٌ	۱۰	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
رَحِيْمٌ	۹	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	رَحِيْمٌ	رَحِيْمٌ	⋮	رَحِيْمٌ
اَلرَّحْمٰنُ	۸	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
خَبِيْرٌ	۷	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
حَمِيْدٌ	۶	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
حَلِيْمٌ	۵	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
حَكِيْمٌ	۴	⋮	⋮	حَكِيْمٌ	⋮	حَكِيْمٌ	⋮	⋮	حَكِيْمٌ	⋮
تَوَّابٌ	۳	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
بَصِيْرٌ	۲	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
اَللّٰهُ	۱	اَللّٰهُ	اَللّٰهُ	اَللّٰهُ	اَللّٰهُ	اَللّٰهُ	اَللّٰهُ	اَللّٰهُ	اَللّٰهُ	اَللّٰهُ
تعداد تکرار	⋮	نور مرتبہ	[illegible] مرتبہ	[illegible] مرتبہ	[illegible] مرتبہ	[illegible] مرتبہ	[illegible] مرتبہ	[illegible] مرتبہ	[illegible] مرتبہ	[illegible] مرتبہ
آیاتِ اسمائے الٰہی [illegible]		اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ	وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ	فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ	وَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ	وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ	اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ	اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
نمبر شمار		۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲

Marfat.com

۷۳	وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ	آٹھویں مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	حَكِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَلِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
۷۴	وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	تیئیسویں مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	...	...	...	...	...	رَّحِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُوْرٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
۷۵	اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ	نویں مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	حَكِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَلِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
۷۶	وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ	تیرہویں مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	حَكِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَزِيْزٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۷۷	وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ	دسویں مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	حَكِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَلِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
۷۸	اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ	چودہویں مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	حَكِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَزِيْزٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۷۹	وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	چوبیسویں مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	...	...	...	...	...	رَّحِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُوْرٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
۸۰	وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ	گیارہویں مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	حَكِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَلِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
۸۱	وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ	بارہویں مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	سَمِيْعٌ	...	...	...	...	...	...	عَلِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
۸۲	اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	پچیسویں مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	...	...	...	...	رَّحِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُوْرٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
۸۳	اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	چھبیسویں مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	...	...	...	...	رَّحِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُوْرٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
۸۴	وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ	تیرہویں مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	سَمِيْعٌ	...	...	...	...	...	...	عَلِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...

Marfat.com

وَاسِعٌ	٢٦	...	...	...	...	...	...	...	...	...
اَلْوَاحِدُ	٢٥	...	...	اَلْوَاحِدُ	...	اَلْوَاحِدُ	...	...	...	...
لَطِیْفٌ	٢٤	...	...	...	...	...	...	...	...	...
اَلْکَبِیْرُ	٢٣	...	...	...	...	...	...	...	...	...
قَوِیٌّ	٢٢	...	...	...	...	...	...	...	...	لَقَوِیٌّ
اَلْقَهَّارُ	٢١	...	...	اَلْقَهَّارُ	...	اَلْقَهَّارُ	...	...	...	...
قَدِیْرٌ	٢٠	...	...	...	...	...	...	قَدِیْرٌ	...	...
غَنِیٌّ	١٩	...	...	...	اَلْغَنِیُّ	...	...	...	...	...
غَفُوْرٌ	١٨	...	...	...	...	...	لَغَفُوْرٌ	...	غَفُوْرٌ	...
عَلِیْمٌ	١٧	عَلِیْمٌ	عَلِیْمٌ	...	...	...	...	عَلِیْمٌ	...	...
اَلْعَلِیُّ	١٦	...	...	...	...	...	...	...	...	...
عَفُوٌّ	١٥	...	...	...	...	...	...	...	...	...
عَزِیْزٌ	١٤	...	...	...	...	...	...	...	...	عَزِیْزٌ
شَکُوْرٌ	١٣	...	...	...	...	...	...	...	...	...
شَاکِرٌ	١٢	...	...	...	...	...	...	...	...	...
سَمِیْعٌ	١١	...	...	...	...	...	...	...	...	...
رَءُوْفٌ	١٠	...	...	...	...	...	...	...	...	...
رَحِیْمٌ	٩	...	...	...	...	...	رَّحِیْمٌ	...	رَّحِیْمٌ	...
اَلرَّحْمٰنُ	٨	...	...	...	...	...	...	...	...	...
خَبِیْرٌ	٧	...	...	...	...	...	...	...	...	...
حَمِیْدٌ	٦	...	...	...	حَمِیْدٌ	...	...	...	...	...
حَلِیْمٌ	٥	...	...	...	...	...	...	...	...	...
حَکِیْمٌ	٤	حَکِیْمٌ	حَکِیْمٌ	...	...	...	...	...	...	...
تَوَّابٌ	٣	...	...	...	...	...	...	...	...	...
بَصِیْرٌ	٢	...	...	...	...	...	...	...	...	...
اَللّٰهُ	١	اللّٰهُ	اللّٰهُ	اللّٰهُ	اللّٰهُ	لِلّٰهِ	اللّٰهَ	اللّٰهَ	اللّٰهَ	اللّٰهَ
تعداد تکرار	...	بارہویں مرتبہ	تیرہویں مرتبہ	پہلی مرتبہ	تیسری مرتبہ	دوسری مرتبہ	ساتویں مرتبہ	پہلی مرتبہ	آٹھویں مرتبہ	پہلی مرتبہ
آیات اسمائے الٰہی جن کے ساتھ اسماء ہیں		وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ	وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ	اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ	فَاِنَّ اللّٰهَ الْغَنِیُّ حَمِیْدٌ	وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ	اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ	اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ	فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ	اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ
نمبر شمار		٨٥	٨٦	٨٧	٨٨	٨٩	٩٠	٩١	٩٢	٩٣

Marfat.com

۹۴	وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ	چودھویں مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	حَكِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَلِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۹۵	وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ	دوسری مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	حَلِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	لَعَلِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۹۶	اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ	دوسری مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	لَعَفُوٌّ	...	...	غَفُوْرٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
۹۷	وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ	دوسری مرتبہ	اللّٰهَ	بَصِيْرٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	سَمِيْعٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۹۸	اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ	پہلی مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	...	...	خَبِيْرٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	لَطِيْفٌ	...	...
۹۹	اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ	دوسری مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَزِيْزٌ	...	...	...	...	...	...	...	لَقَوِيٌّ	...	...	...	...
۱۰۰	اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ	تیسری مرتبہ	اللّٰهَ	بَصِيْرٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	سَمِيْعٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۱۰۱	فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	انتیسویں مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	...	...	...	...	رَّحِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُوْرٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
۱۰۲	وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ	پہلی مرتبہ	اللّٰهَ	...	تَوَّابٌ	حَكِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۱۰۳	وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ	پندرہویں مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	حَكِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَلِيْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...

Marfat.com

اسمائے الٰہی	تعداد									
وَاسِعٌ	۲۶	...	...	...	وَاسِعٌ	...	...	...	...	...
اَلْوَاحِدُ	۲۵	...	...	...	...	...	...	...	...	...
لَطِيْفٌ	۲۴	...	...	...	...	...	...	...	...	...
اَلْكَبِيْرُ	۲۳	...	...	...	...	...	...	...	...	...
قَوِيٌّ	۲۲	...	...	...	...	...	...	...	...	...
اَلْقَهَّارُ	۲۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...
قَدِيْرٌ	۲۰	...	...	...	...	...	...	...	...	...
غَنِيٌّ	۱۹	...	...	...	...	...	...	...	...	...
غَفُوْرٌ	۱۸	...	...	غَفُوْرٌ	...	...	...	...	غَفُوْرٌ	غَفُوْرًا
عَلِيْمٌ	۱۷	...	عَلِيْمٌ	...	عَلِيْمٌ	عَلِيْمٌ	عَلِيْمٌ	عَلِيْمٌ	...	...
اَلْعَلِيُّ	۱۶	...	...	...	...	...	...	...	...	...
عَفُوٌّ	۱۵	...	...	...	...	...	...	...	...	...
عَزِيْزٌ	۱۴	...	...	...	...	...	...	...	...	...
شَكُوْرٌ	۱۳	...	...	...	...	...	...	...	...	...
شَاكِرٌ	۱۲	...	...	...	...	...	...	...	...	...
سَمِيْعٌ	۱۱	...	سَمِيْعٌ	...	...	...	...	سَمِيْعٌ	...	...
رَءُوْفٌ	۱۰	رَءُوْفٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
رَحِيْمٌ	۹	رَحِيْمٌ	...	رَحِيْمٌ	...	...	...	...	رَحِيْمٌ	رَحِيْمًا
اَلرَّحْمٰنِ	۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...
خَبِيْرٌ	۷	...	...	...	...	...	...	...	...	...
حَمِيْدٌ	۶	...	...	...	...	...	...	...	...	...
حَلِيْمٌ	۵	...	...	...	...	...	...	...	...	...
حَكِيْمٌ	۴	...	...	...	...	حَكِيْمٌ	حَكِيْمٌ	...	...	...
تَوَّابٌ	۳	...	...	...	...	...	...	...	...	...
بَصِيْرٌ	۲	...	...	...	...	...	...	...	...	...
اَللّٰهُ	۱	اَللّٰهُ	اَللّٰهُ	اَللّٰهُ	اَللّٰهُ	اَللّٰهُ	اَللّٰهُ	اَللّٰهُ	اَللّٰهُ	اَللّٰهُ
تعداد تکرار	...	[illegible] مرتبہ	[illegible] مرتبہ	[illegible] مرتبہ	[illegible] مرتبہ	[illegible] مرتبہ	[illegible] مرتبہ	[illegible] مرتبہ	[illegible] مرتبہ	[illegible] مرتبہ
آیات/آیات کے اجزائے الٰہی متن کے ساتھ عربی میں		وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَحِيْمٌ	وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ	وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ	وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ	وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ	وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ	وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ	اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ	وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَحِيْمًا
نمبر شمار		۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲

Marfat.com

١١٣	یٰمُوْسٰٓی اِنَّہٗٓ اَنَا اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ	پندرھویں مرتبہ	اللّٰہُ	...	...	الْحَکِیْمُ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	الْعَزِیْزُ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
١١٤	وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	پہلی مرتبہ	اللّٰہِ	...	...	...	...	...	...	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
١١٥	وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ	چوتھی مرتبہ	اللّٰہَ	...	...	...	...	حَمِیْدٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	غَنِیٌّ	...	...	...	...	...	...	...
١١٦	اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ	دوسری مرتبہ	اللّٰہَ	...	...	...	...	...	خَبِیْرٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	لَطِیْفٌ	...	...
١١٧	اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ	سولھویں مرتبہ	اللّٰہَ	...	...	حَکِیْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَزِیْزٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
١١٨	اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ	چوتھی مرتبہ	اللّٰہَ	بَصِیْرٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	سَمِیْعٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
١١٩	اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ	پہلی مرتبہ	اللّٰہَ	...	...	...	...	...	خَبِیْرٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَلِیْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...
١٢٠	وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا	تینتیسویں مرتبہ	اللّٰہُ	...	...	...	...	...	...	...	رَّحِیْمًا	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُوْرًا	...	...	...	...	...	...	...	...

Marfat.com

وَاسِعٌ	۲۶	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
اَلْوَاحِدُ	۲۵	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
لَطِيْفٌ	۲۴	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
اَلْكَبِيْرُ	۲۳	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
قَوِيٌّ	۲۲	قَوِيًّا	⋮	⋮	⋮	⋮
اَلْقَهَّارُ	۲۱	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
قَدِيْرٌ	۲۰	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
غَنِيٌّ	۱۹	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
غَفُوْرٌ	۱۸	⋮	غَفُوْرًا	⋮	غَفُوْرًا	غَفُوْرًا
عَلِيْمٌ	۱۷	⋮	⋮	عَلِيْمًا	⋮	⋮
اَلْعَلِيُّ	۱۶	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
عَفُوٌّ	۱۵	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
عَزِيْزٌ	۱۴	عَزِيْزًا	⋮	⋮	⋮	⋮
شَكُوْرٌ	۱۳	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
شَاكِرٌ	۱۲	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
سَمِيْعٌ	۱۱	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
رَءُوْفٌ	۱۰	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
رَحِيْمٌ	۹	⋮	رَحِيْمًا	⋮	رَحِيْمًا	رَحِيْمًا
اَلرَّحْمٰنُ	۸	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
خَبِيْرٌ	۷	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
حَمِيْدٌ	۶	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
حَلِيْمٌ	۵	⋮	⋮	حَلِيْمًا	⋮	⋮
حَكِيْمٌ	۴	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
تَوَّابٌ	۳	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
بَصِيْرٌ	۲	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
اَللّٰهُ	۱	اَللّٰهُ	اَللّٰهُ	اَللّٰهُ	اَللّٰهُ	اَللّٰهُ
تعداد تکرار	⋮	تیری مرتبہ	چوبیسویں مرتبہ	تیری مرتبہ	چھبیسویں مرتبہ	چھبیسویں مرتبہ
آیات اسمائے الٰہی متن کے مطابق عددی نمبر		وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا	وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا	وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا	وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا	وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا
نمبر شمار		۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵

Marfat.com

۱۲۶	بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ	سترہویں مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	الْحَكِيْمُ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	الْعَزِيْزُ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۱۲۷	اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ	پہلی مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَزِيْزٌ	...	...	...	غَفُوْرٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
۱۲۸	وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ	تیسری مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	الْقَهَّارُ	...	...	...	الْوَاحِدُ	...
۱۲۹	تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ	اٹھارہویں مرتبہ	اللّٰهِ	...	...	الْحَكِيْمِ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	الْعَزِيْزِ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۱۳۰	سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ	چوتھی مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	الْقَهَّارُ	...	...	...	الْوَاحِدُ	...
۱۳۱	تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ	پہلی مرتبہ	اللّٰهِ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	الْعَزِيْزِ	...	...	الْعَلِيْمِ	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۱۳۲	فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ	پہلی مرتبہ	لِلّٰهِ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	الْعَلِيِّ	...	...	...	...	...	...	الْكَبِيْرِ	...	...	...

Marfat.com

اسمائے الٰہی	نمبر شمار	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷
آیات اسمائے الٰہی جن کے ساتھ عدد لکھے ہیں		لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ	مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ	اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ	تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ	تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ
تعداد تکرار	:	[illegible] مرتبہ	[illegible] مرتبہ	[illegible] مرتبہ	[illegible] مرتبہ	[illegible] مرتبہ
اَللّٰهُ	۱	اللّٰه	اللّٰه	اللّٰه	اللّٰه	اللّٰه
بَصِيْرٌ	۲	:	:	:	:	:
تَوَّابٌ	۳	:	:	:	:	:
حَكِيْمٌ	۴	:	الْحَكِيْم		الْحَكِيْم	الْحَكِيْم
حَلِيْمٌ	۵	:	:	:	:	:
حَمِيْدٌ	۶	:	:	:	:	:
خَبِيْرٌ	۷	:	:	:	:	:
اَلرَّحْمٰنِ	۸	:	:	:	:	:
رَحِيْمٌ	۹	:	:	:	:	:
رَءُوْفٌ	۱۰	:	:	:	:	:
سَمِيْعٌ	۱۱	:	:	:	:	:
شَاكِرٌ	۱۲	:	:	:	:	:
شَكُوْرٌ	۱۳	:	:	شَكُوْر	:	:
عَزِيْزٌ	۱۴	:	الْعَزِيْز	:	الْعَزِيْز	الْعَزِيْز
عَفُوٌّ	۱۵	:	:	:	:	:
اَلْعَلِيُّ	۱۶	:	:	:	:	:
عَلِيْمٌ	۱۷	:	:	:	:	:
غَفُوْرٌ	۱۸	:	:	غَفُوْر	:	:
غَنِيٌّ	۱۹	:	:	:	:	:
قَدِيْرٌ	۲۰	:	:	:	:	:
اَلْقَهَّارُ	۲۱	الْقَهَّار	:	:	:	:
قَوِيٌّ	۲۲	:	:	:	:	:
اَلْكَبِيْرُ	۲۳	:	:	:	:	:
لَطِيْفٌ	۲۴	:	:	:	:	:
اَلْوَاحِدُ	۲۵	الْوَاحِد	:	:	:	:
وَاسِعٌ	۲۶	:	:	:	:	:

Marfat.com

۱۳۸	وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا	اٹھارہویں مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	حَكِيمًا	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَلِيمًا	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۱۳۹	وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا	بائیسویں مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	حَكِيمًا	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَزِيزًا	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۱۴۰	وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا	سینتیسویں مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	...	...	...	...	...	رَّحِيمًا	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُورًا	...	...	...	...	...	...	...	...
۱۴۱	وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا	تیئیسویں مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	حَكِيمًا	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَزِيزًا	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۱۴۲	إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ	سولہویں مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	سَمِيعٌ	...	...	...	...	...	عَلِيمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۱۴۳	وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ	اڑتیسویں مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	...	...	...	...	...	رَّحِيمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُورٌ	...	...	...	...	...	...	...	...
۱۴۴	وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ	انیسویں مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	حَكِيمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَلِيمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۱۴۵	إِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ	دوسری مرتبہ	اللّٰهَ	...	تَوَّابٌ	...	...	...	...	...	رَّحِيمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۱۴۶	إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ	دوسری مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	...	...	خَبِيرٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	عَلِيمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۱۴۷	إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ	اتالیسویں مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	...	...	...	...	رَّحِيمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُورٌ	...	...	...	...	...	...	...	...

Marfat.com

نمبر شمار	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶
آیاتِ اسمائے الٰہی تین کے طاق عدد تک	اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ	وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ	اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ	وَاِنَّ اللّٰہَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ	فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ	اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ	وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ	وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ	اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
تکرار / تعداد ...	چھ مرتبہ	پانچ مرتبہ	بائیس مرتبہ	تین مرتبہ	اکتالیس مرتبہ	بائیس مرتبہ	پانچ مرتبہ	پانچ مرتبہ	پینتالیس مرتبہ
اَللّٰہُ ۱	اللّٰہ	اللّٰہ	اللّٰہ	اللّٰہ	اللّٰہ	اللّٰہ	اللّٰہ	اللّٰہ	اللّٰہ
بَصِیْرٌ ۲	...	...	بَصِیْرٌ	...	...	...	...	...	...
تَوَّابٌ ۳	...	...	...	...	...	...	...	...	...
حَکِیْمٌ ۴	...	...	...	...	...	...	...	حَکِیْمٌ	...
حَلِیْمٌ ۵	...	...	...	...	...	...	...	...	...
حَمِیْدٌ ۶	...	...	...	...	...	...	...	...	...
خَبِیْرٌ ۷	...	...	...	...	...	...	...	...	...
اَلرَّحْمٰنِ ۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...
رَحِیْمٌ ۹	...	رَحِیْمٌ	...	...	رَحِیْمٌ	...	رَحِیْمٌ	...	رَحِیْمٌ
رَءُوْفٌ ۱۰	...	...	...	...	...	...	...	...	...
سَمِیْعٌ ۱۱	...	...	سَمِیْعٌ	...	...	...	...	...	...
شَاکِرٌ ۱۲	...	...	...	...	...	...	...	...	...
شَکُوْرٌ ۱۳	...	...	...	...	...	...	...	...	...
عَزِیْزٌ ۱۴	عَزِیْزٌ	...	...	...	...	عَزِیْزٌ	...	...	...
عَفُوٌّ ۱۵	...	...	...	لَعَفُوٌّ	...	...	...	...	...
اَلْعَلِیُّ ۱۶	...	...	...	...	...	...	...	...	...
عَلِیْمٌ ۱۷	...	...	...	...	...	...	...	عَلِیْمٌ	...
غَفُوْرٌ ۱۸	...	غَفُوْرٌ	...	غَفُوْرٌ	غَفُوْرٌ	...	غَفُوْرٌ	...	غَفُوْرٌ
غَنِیٌّ ۱۹	...	...	...	...	...	...	...	...	...
قَدِیْرٌ ۲۰	...	...	...	...	...	...	...	...	...
اَلْقَهَّارُ ۲۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...
قَوِیٌّ ۲۲	قَوِیٌّ	...	...	...	...	قَوِیٌّ	...	...	...
اَلْکَبِیْرُ ۲۳	...	...	...	...	...	...	...	...	...
لَطِیْفٌ ۲۴	...	...	...	...	...	...	...	...	...
اَلْوَاحِدُ ۲۵	...	...	...	...	...	...	...	...	...
وَاسِعٌ ۲۶	...	...	...	...	...	...	...	...	...

Marfat.com

۱۵۷	وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ	پانچویں مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	...	...	حَمِیْدٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	غَنِیٌّ	...	...	...	...	...	...
۱۵۸	فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ	چوالیسویں مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	...	...	...	...	رَّحِیْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُوْرٌ	...	...	...	...	...	...	...
۱۵۹	وَاللّٰهُ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ	پہلی مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	...	حَلِیْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	شَکُوْرٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
۱۶۰	وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ	پینتالیسویں مرتبہ	اللّٰهُ	...	...	...	...	...	...	...	رَّحِیْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُوْرٌ	...	...	...	...	...	...	...
۱۶۱	اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ	چھیالیسویں مرتبہ	اللّٰهَ	...	...	...	...	...	...	...	رَّحِیْمٌ	...	...	...	...	...	...	...	...	غَفُوْرٌ	...	...	...	...	...	...	...
۱۶۲	وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ	پہلی مرتبہ	بِاللّٰهِ	...	...	...	...	الْحَمِیْدِ	...	...	...	...	...	...	الْعَزِیْزِ	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	ہر اسم کی انفرادی مجموعی تعداد		۱۶۲	۵	۳	۴۵	۹	۶	۴	۱	۵۰	۱	۲۱	۲	۲	۳۱	۳	۱	۵۲	۵۵	۶	۱	۵	۵	۱	۲	۵	۸

Marfat.com

”چارٹ اِجمالی نظر میں“

☆......چھبیس۲۶ پاروں میں بتیس۳۲ مختلف سورتیں

☆......ہر آیت میں اَسمائے اِلٰہی: ۳ (بلافصل تین کے طاق عدد میں)

باتکرار اَسمائے اِلٰہی کی کل آیات: ۱۶۲

بِلا تکرار بنیادی آیات تین کے طاق عدد میں: ۲۸

بِلا تکرار بنیادی اَسمائے اِلٰہی: ۲۶

کل اَسمائے اِلٰہی (باتکرار) ۱۶۲×۳= ۴۸۶

Marfat.com

ضمیمہ کتاب 'کلامِ الٰہی و اسمائے الٰہی'

(اشاعت اوّل پر)

یہ چند صفحات اضافی طور پر قارئین کی معلومات کے لیے پیش کیے جا رہے ہیں تا کہ جو باتیں کتاب میں رہ گئی تھیں وہ یہاں اختصار سے آجائیں۔ دراصل ہوا یوں کہ کتاب کی پہلی طباعت سے قبل ڈمی Dummy کتاب (یعنی نمونے کی کتاب چھپنے کے بعد) مجھ سے میرے بعض احباب نے کتاب میں میری تعلیمی اہلیت تحریر کرنے کو کہا۔ جسے میں نے یہ کہتے ہوئے نظر انداز کر دیا کہ میں اپنی معمولی سی تعلیم کا اس میں کیا ذکر کروں؟ لیکن پھر جب اصل کتاب چھپ کر آگئی تو بڑے بھائی صاحب نے بھی یہی تقاضا کیا اس پر میں نے ان سے کچھ مہلت مانگ لی۔

آخر ذہن میں یہی بات آئی کہ ابھی وقت ہے کیوں نہ ایک مختصر سا ضمیمہ چھپوا کر نظرِ قارئین کر دیا جائے۔ چنانچہ اب یہ اوراق الگ سے کمپوز کرا کے شاملِ کتاب کیے جا رہے ہیں۔ اس میں تین باتیں سپردِ قلم کی جا رہی ہیں:

(۱)......میری (مصنف کی) تعلیمی اہلیت۔

(۲)......کتاب لکھنے کا مقصد۔

(۳)......دیباچہ برائے شکرانہ علمائے کرام۔

تاریخ طباعت کتاب اوّل: ۱۷؍مئی ۲۰۱۳ء، صفحات : ۳۰۰

تاریخ طباعت ضمیمہ: ۱۴؍اکتوبر ۲۰۱۳ء، صفحات : ۸

قیمت : ۳۵۰ روپے

رابطہ کے لیے موبائل نمبرز اور ای میل:

☆ زاہد محمد خان : 03062479255

☆ جنید زاہد : 03212103723

☆ برہان زاہد : 03002253757

Marfat.com

☆ zjunaid@hotmail.com

☆ ghazan75@hotmail.com

(۱)......مصنف کتاب: زاہد محمد خان

تعلیمی اہلیت:

بی۔اے (علم معاشیات، تاریخ اسلام)، ۱۹۶۵ء۔ کراچی۔

بی۔ایڈ (جنرل ہسٹری، اردو اختیاری)، ۱۹۶۷ء۔ کراچی۔

عالم اردو (ادیب عالم)، اردو زبان میں اضافی اہلیت کی سند، ۱۹۶۴ء۔ کراچی۔

فاضل اردو (ادیب فاضل)، اردو ادب میں اعلیٰ اہلیت کی سند، ۱۹۶۸ء۔ کراچی

دینی تعلیم:

علم ترجمہ قرآن کریم۔ قرآنِ کریم کا ترجمہ میں نے مولانا جناب آصف قاسمی صاحب دامت برکاتہم سے پڑھا جو آج کل اپنا مدرسہ کینیڈا میں چلا رہے ہیں یہاں اس وقت ان کا مدرسہ لسبیلا ہاؤس کراچی میں شب کی کلاسوں میں چلتا تھا۔ یہ بات ۱۹۶۱ء تا ۱۹۶۳ء کی ہے ترجمہ قرآن کریم میں مکمل تو نہ کر سکا لیکن جتنا پڑھا اب تک میرے ذہن میں ہے۔

عربی زبان کا سیکھنا:

عربی زبان سیکھنے کے لیے غالباً ۱۹۶۶ء میں میں نے قاہرہ (مصر) کے ادارہ "العربیّةُ بالرادیو" سے رکنیت حاصل کی اور ان کے کورس کی تمام کتب پڑھیں یہ کورس مرحلہ وار تین اسٹیج پر مشتمل ہے۔ پھر میری عربی زبان بولنے کی مشق اپنے دس سالہ سعودی عربیہ کے قیام کے دوران عربوں کے ساتھ گہرے ربط وضبط رکھنے سے خوب پختہ ہوگئی۔

درس نظامی:

یہ نصاب مدرسہ میں آٹھ دس سال کا ہوتا ہے میں نے مختصر کورس جورات میں تعلیم بالغان کو پڑھایا جاتا ہے وہ تین سال (۱۹۹۴ء تا ۱۹۹۷ء) پڑھا۔ یہ جامعہ احسن العلوم گلشن

Marfat.com

اقبال کراچی کی نگرانی میں ہوا۔ جو مضامین پڑھے ان میں علم قرآن کریم، علم حدیث، علم فقہ، علم الصرف، علم النحو بشمول فارسی تھے پھر اپنے استاد مرحوم کی ہدایت پر مدرسہ میں انگریز طلبہ کو جو دوسرے ممالک سے آئے ہوئے تھے۔(جو دن میں مدرسہ احسن العلوم کے باقاعدہ طلبہ بھی تھے) ان کو میں نے علم النحو ایک سال تک انگلش میں پڑھائی اور سال کے اختتام پر ان کا امتحان بھی انگلش ہی میں لیا۔

دورۂ تفسیر قرآن کریم:

قرآن کریم کی تفسیری تعلیم دورۂ تفسیر کہلاتی ہے اس کورس کی مدت عموماً پینتالیس[۴۵] یوم کی ہوتی ہے یہ دورہ ہر سال ماہ شعبان سے شروع ہوکر ماہ رمضان المبارک میں پورا ہوتا ہے جو طلبہ درس نظامی کا آٹھ سال/دس سال نصاب پورا کر کے سالانہ امتحان سے فارغ ہوکر عالم بن رہے ہوتے ہیں یہ دورۂ تفسیر دراصل ان طلبہ ہی کے لیے ہوتا ہے جو ان کے رخصت ہونے کے وقت منعقد کیا جاتا ہے اس میں اہل محلّہ اور دیگر عوام الناس کی بھی بڑی تعداد میں شرکت ہوتی ہے دورۂ تفسیر میں اوّل تا آخر یعنی سورۂ فاتحہ تا سورۂ الناس پہلے قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے پھر اس کا ترجمہ، تفسیر، سورتوں کا شانِ نزول اور پھر فقہی مسائل بیان کئے جاتے ہیں میں نے یہ کورس کئی سال تک (۱۹۹۲ء تا ۲۰۰۳ء تک) پڑھا۔ اس سے عملی زندگی میں مجھے بڑی رہنمائی حاصل ہوئی ہے۔

دینی صحبت وتربیت:

دنیا کی تعلیم وروزگار کے ساتھ ساتھ اگر کچھ وقت بزرگوں کی صحبت میں گزارا جائے تو ایسے شخص کے دین ودنیا دونوں سنور جاتے ہیں، اس بات سے میں نے یوں فائدہ اٹھایا کہ اپنا تعلق مدرسہ اشرف المدارس اور مدرسہ احسن العلوم سے جوڑے رکھا، ادھر حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب (مرحوم) کی مجالس سے بھرپور فیض حاصل کیا اور ادھر مولانا جناب محمد زرولی خان صاحب دامت برکاتہم کی تقاریر ووعظ سن کر اپنی اصلاح کی، احسن العلوم میں ہر جمعہ کو بعد نماز سوال وجواب کی نشست ہوتی ہے مولانا محمد زرولی خان صاحب سوالوں کے

Marfat.com

جوابات علمیت سے بھرپور دلچسپ انداز اور ٹھوس حوالوں کے ساتھ دیتے ہیں اس نشست میں بعض بے تکے اور غیر معقول سوال بھی آجاتے ہیں جن کا جواب مفتی صاحب فی الفور دوستانہ ماحول میں یوں دیتے ہیں کہ مجلس میں مجمع ہنسے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہاں میں آپ کو بھی ہنسانے کے لیے ان کے دو جوابات مثال کے طور پر پیش کرتا ہوں:

ہوا یوں کہ ایک جمعہ کو سوال و جواب کی نشست میں مفتی صاحب کے پاس ایک پرچہ آیا مفتی صاحب نے سوال پڑھ کر سنایا۔ لکھا تھا کہ مفتی صاحب یہ بتائیں کہ کیا میں اپنی بیوی کا نام لے کر اسے پکار سکتا ہوں؟ مفتی صاحب نے جواب دیا کہ یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے؟ آپ اپنی بیوی کو اس کا نام لے کر نہیں پکاریں گے تو اسے کیا کہیں گے؟

'آج سے آپ اپنی بیوی کو امی جان کہہ کر پکارا کریں'۔

مجمع یہ جواب سن کر ہنسی میں لوٹ پوٹ گیا۔

کسی اور جمعہ کو ایک سوال یوں آیا کہ مفتی صاحب کچھ لوگ کہتے ہیں کہ کافر کو کافر نہ کہیں ہوسکتا ہے کہ وہ کبھی مسلمان ہو جائے۔ مفتی صاحب نے سوال پڑھ کر سنایا اور بلا تامل فوری جواب دیا کہ کافر کو کافر کیوں نہ کہیں جب کہ قرآن کریم میں خود اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قُلْ يَآاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پھر آپ کیوں قرآن کے خلاف بات کرتے ہیں؟ اگر کافر کو کافر صرف اس وجہ سے نہ کہا جائے کہ ہوسکتا ہے کہ وہ کبھی مسلمان ہو جائے۔ تو پھر مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہیں کہ ہوسکتا ہے کہ وہ کبھی کافر ہو جائے۔

تصنیف وتالیفی کام: (شرح انگریزی کلاس میٹرک)

یہ شرح میں نے ۱۹۷۵ء میں میٹرک کلاس کے طلبہ کے لیے اس وقت کے سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ، کراچی کے نصاب کے مطابق بڑی محنت سے تیار کی تھی جسے نہ صرف طلبہ بلکہ انگلش پڑھانے والے اساتذہ اور اہل علم حضرات نے بھی اس (انگلش گائیڈ) کو بہت پسند کیا تھا چنانچہ اس وقت کے معروف انگلش اسکالرز نے اس کتاب پر جو اپنے تعریفی کلمات تحریر کیے وہ کتاب (شرح) میں چھپوا دیے گئے تھے اس انگلش گائیڈ کا ایک نمونہ اب بھی میرے پاس

Marfat.com

موجود ہے۔

ادارہ اقراء کے دو انگلش پروجیکٹ: (کراچی میں)

ادارہ اقراء انٹرنیشنل فاؤنڈیشن شکاگو، امریکہ کی انگلش میں لکھی ہوئی کتابیں جو علم قرآن کریم، علم حدیث، فقہ، اسلامیات، تاریخ اسلام اور کئی کتب جنرل نالج پر ہیں وہ دنیا کے چالیس ۴۰ ممالک میں (A/O لیول اسکولوں) میں چل رہی ہیں ان کتابوں کو پاکستان میں مشنری اور حقیقی انگلش میڈیم اسکولوں میں لگانے کے لیے (اور ان کی طباعت کراچی میں کرانے کے لیے) کراچی کے ایک ادارہ النور انٹرنیشنل پرائیوٹ لمیٹڈ کمپنی نے ان سے (اقرا انٹرنیشنل فاؤنڈیشن، شکاگو، امریکہ سے) حقوق طباعت حاصل کیے اور وہ پروجیکٹ میرے حوالے کر دیا گیا اس پروجیکٹ میں مجھے دو کام دیئے گئے تھے۔ جنہیں میں نے پونے دو سال کی مدت میں مکمل کر دیا۔

پروجیکٹ نمبر۱: (لینگویج کی تبدیلی)

پہلا پروجیکٹ یہ تھا کہ ان کتب کی امریکن عبارت کو برٹش لینگویج میں تبدیل کرنا تھا چنانچہ یہ کام میں نے تقریباً تیئس ۲۳ مختلف انگلش بکس پر نہایت توجہ سے کیا وہ کتابیں کراچی میں ادارہ النور انٹرنیشنل پرائیوٹ لمیٹڈ کمپنی کی زیر نگرانی دوبارہ چھپ کر آ گئیں (۲۰۰۳/۲۰۰۲ء میں) اور انگلش میڈیم اسکولوں میں انہیں تعارفاً اور نمونۃً ارسال کر دیا گیا۔

پروجیکٹ نمبر۲: (انگلش میں اسلامیات کی کتابیں)

(کمپائیلیشن ورک) اس دوسرے پروجیکٹ کے تحت مجھے چھٹی کلاس تا میٹرک (vi to x) اور 'O' لیول تک (ہر ہر کلاس کی الگ الگ) اسلامیات کی کتابیں انگلش میں تیار کرنا تھیں جن کو کہ مشنری اسکولوں اور حقیقی انگلش میڈیم اسکولوں میں رائج کیا جانا تھا لہٰذا میں نے ان کتب کو عین فیڈرل گورنمنٹ بورڈ اور برٹش کونسل کے نصاب (۲۰۰۳/۲۰۰۲ء) کے مطابق اقرا انٹرنیشنل (امریکہ) کی کتابوں سے استفادہ کرتے ہوئے تیار کر دیا یہ ایک بڑا تالیفی (کمپائیلیشن ورک) تھا جو تسلی بخش انداز میں مکمل ہوا۔ ان کی ڈمی کتابیں تیار کر لی گئی

Marfat.com

تھیں۔

(۲)......کتاب کلام الٰہی واسمائی الٰہی (تصنیفی کام)

میری یہ کتاب جون ۲۰۱۰ء میں مکمل ہوئی جب کہ اس کی طباعت مئی ۲۰۱۳ء میں ہوئی اس کتاب کے مضامین کا ایک جدید انداز ہے ہر طرف سے اس پر تعریفی کلمات موصول ہورہے ہیں علمائے کرام نے بھی اسے پسند فرمایا اور اس پر اپنے خیالات کا اظہار بھی فرمایا ہے۔ان حضرات علماء کی تقاریظ (کتاب پران کے تاثرات) شامل کتاب کردیئے گئے ہیں۔

سفرو معاش کی سرگرمیاں:

میں نے ۱۹۷۵ء میں بحرین کا سفر کیا پھر وہاں سے دمّام، سعودی عرب کا سفر ہوا ۱۹۷۶ء میں جدہ چلا گیا وہاں اپنے اہل وعیال کے ساتھ ۱۹۸۶ء تک رہائش اختیار کی اور پھر اسی سال اپنے وطن پاکستان شہر کراچی اپنے مستقبل مسکن کی طرف سفر اختیار کیا۔

ذریعہ معاش کے آغاز میں پہلے بحیثیت پرنسپل اسکول کئی سال انگلش میڈیم سیکنڈری اسکولوں میں خدمات انجام دیں پھر مختلف معروف اداروں میں بحیثیت مینجر امپورٹ، مینجر ویئر ہاؤس، مینجر انونٹری واسٹاک کنٹرول کے کام انجام دیئے۔

سفر آخرت:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہو پل کی خبر نہیں

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ زمین پر جو ہیں سب فنا ہونے والے ہیں، صرف تیرے رب کی ذات جو عظمت اور عزت والی ہے باقی رہ جائے گی۔

اب میرا سفر آخرت یقیناً قریب ہے اس کی تیاری تو کیا ہے بس صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت پر نظر ہے البتہ ایک کام تو مجھ سے اللہ تعالیٰ کی مدد سے ضرور ہوا ہے کہ پوری

Marfat.com

زندگی میں نے خودکواوراپنے اہل وعیال کوسوداوررشوت سے بچانے کی بھرپورکوشش کی ہےاور دوسروں کوبھی یہی نصیحت کی۔اب آپ قارئین کرام سے میری درخواست ہے کہ میرا خاتمہ بالخیر ہونے ایمان پر ثابت قدم رہنےاورآخرت کی تمام منزلیں عافیت سے طے ہونے کی اللہ عزوجل کے دربار میں دعا کردیں کہ آپ سب میرے لیے انجان ہیں آپ کی دعائیں میرے حق میں جلد قبول ہوں گی۔

جَزَاکُمُ اللہُ خَیرًا فِی الدُّنیَا وَالْاٰخِرَۃِ

اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِی حِسَابًا یَّسِیْرًا

حَسْبُنَا اللہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللہِ بَاقٍ

جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ سب ختم ہوجائے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے۔

سب ٹھاٹ پڑا رہ جائے گا
جب لاد چلے گا بنجارا

کتاب لکھنے کا مقصد:

اس کتاب کے لکھنے کا میرا مقصد بہت ہی خاص ہے یعنی میں نے کوشش کی ہے کہ اَللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نام مبارک جمع کر کے کتاب کو ان سے پُر کردوں اور آپ سب کو ان کے ذریعہ دعاؤں،عبادت، تلاوت اور دین کے تمام کاموں کی طرف راغب کروں اور دین کی طرف مائل کرنے کے لیے اسماء الحسنٰی سے بہتر مجھے کوئی عمل نہیں ملا۔آپ بتایئے آپ کا اس سلسلے میں کیا خیال ہے؟ آیا کہ کیا آپ مجھ سے اس معاملے میں متفق ہیں؟

بہر حال اب اس وقت عین مغرب کی اذان کا وقت ہے میں بہت خلوص سے دعا کرتا ہوں کہ آپ شوق سے یہ کتاب پڑھیں اور ذوق سے اَللہ تعالیٰ کے اَحکام اور رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کی تمام سنہری تعلیمات پر عمل کریں۔

دیباچہ کتاب: (اشاعت اوّل پر)

میری پہلی کتاب (فرسٹ ایڈیشن) کے چھپنے میں کچھ ایسی دوڑ دھوپ ہوئی کہ میں اس عجلت میں اپنے ان بزرگ محترم محسنوں کا شکریہ تک بھی تحریر نہ کرسکا جنہوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر میرا کتابی کام ملاحظہ فرمایا اور اس پر اپنے خیالات کا تحریری اظہار بھی فرمایا چنانچہ ان حضرات کا میں تہہ دل سے بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے اس سلسلہ میں مجھ سے تعاون فرمایا خصوصاً:

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم، صدر جامعہ فاروقیہ کراچی وصدر وفاق المدارس پاکستان۔

اسی طرح ڈاکٹر حضرت مولانا عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم، مہتمم جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

اور حضرت مولانا ماجد مسعود رحمت اللہ دامت برکاتہم ناظم مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ سعودی عربیہ۔

پھر حضرت مولانا عبداللہ (ابواحمد) شیخ التفسیر، حدیث والفقہ، مدینہ منورہ سعودی عربیہ۔

اَللہ سبحانہ وتعالیٰ ان سب کی زندگی میں برکت دے اوران کے ساتھ خیر وعافیت کا معاملہ فرمائے اور فروغ دین کے لیے ان کی کل سعی وپیہم قبول فرمائے۔

یہ یقیناً ناانصافی ہوگی کہ اگر اس موقع پر میں اپنے بڑے بیٹے برخوردار غضنفر زاہد سلمہ اللہ تعالیٰ کی کاوشوں کا ذکر نہ کروں کہ جس نے کتاب کے آغاز سے لے کر اس کے چھپنے تک عملی طور پر اپنی دلچسپی اور بھرپور تعاون کا اظہار کیا نیز کتاب چھپنے کے مکمل اخراجات اپنی خواہش سے بخوشی خود ہی مکمل برداشت کیے اس عملِ خیر سے اس کا دین کا جذبہ بھی ظاہر ہوتا ہے اَللہ عزوجل اس کی نیک نیتی کو اس کے اور اس کے اہل وعیال کے حق میں قبول ومنظور فرمائے بلکہ اس کے عمل کو اس آیت قرآنی ھَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ (نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ نہیں ہے۔) کا مصداق بنادے، آمین۔

Marfat.com

نقشہ نمبر: ۲

خلاصہ کل تعداد ہر ایک اِسمِ اِلٰہی

یہ چھبیس[۲۶] اَسمائے اِلٰہی ایک سو باسٹھ[۱۶۲] آیات میں باتکرار آئے ہیں صرف پانچ[۵] اَسمائے مبارک وہ ہیں کہ وہ صرف ایک ایک مرتبہ ہی آئے ہیں۔ یہ اَسماء، الرَّحْمٰنِ، رَءُوْفٌ، العَلِيّ، قَدِيْرٌ اور اَلْكَبِيْرِ ہیں اگر ان تمام اَسمائے اِلٰہی کا میزان جو گزشتہ صفحہ پر دیا گیا ہے خلاصہ کے طور پر دیکھا جائے تو وہ نقشہ اس طرح ہوگا۔

نمبر شمار	اسمِ مبارک		شماریات باتکرار	نمبر شمار	اسمِ مبارک		شماریات باتکرار
۱	اَللّٰهُ	(اسمِ ذاتی)	۱۶۲ مرتبہ	۱۴	عَزِيْزٌ	(اسمِ صفاتی)	۳۱ مرتبہ
۲	بَصِيْرٌ	(اسمِ صفاتی)	۵ مرتبہ	۱۵	عَفُوٌّ	(اسمِ صفاتی)	۳ مرتبہ
۳	تَوَّابٌ	(اسمِ صفاتی)	۳ مرتبہ	۱۶	الْعَلِيِّ	(اسمِ صفاتی)	۱ مرتبہ
۴	حَكِيْمٌ	(اسمِ صفاتی)	۴۵ مرتبہ	۱۷	عَلِيْمٌ	(اسمِ صفاتی)	۵۲ مرتبہ
۵	حَلِيْمٌ	(اسمِ صفاتی)	۹ مرتبہ	۱۸	غَفُوْرٌ	(اسمِ صفاتی)	۵۵ مرتبہ
۶	حَمِيْدٌ	(اسمِ صفاتی)	۶ مرتبہ	۱۹	غَنِيٌّ	(اسمِ صفاتی)	۶ مرتبہ
۷	خَبِيْرٌ	(اسمِ صفاتی)	۴ مرتبہ	۲۰	قَدِيْرٌ	(اسمِ صفاتی)	۱ مرتبہ
۸	الرَّحْمٰنِ	(اسمِ صفاتی)	۱ مرتبہ	۲۱	الْقَهَّارُ	(اسمِ صفاتی)	۵ مرتبہ
۹	رَحِيْمٌ	(اسمِ صفاتی)	۵۰ مرتبہ	۲۲	قَوِيٌّ	(اسمِ صفاتی)	۵ مرتبہ
۱۰	رَءُوْفٌ	(اسمِ صفاتی)	۱ مرتبہ	۲۳	الْكَبِيْرِ	(اسمِ صفاتی)	۱ مرتبہ
۱۱	سَمِيْعٌ	(اسمِ صفاتی)	۲۱ مرتبہ	۲۴	لَطِيْفٌ	(اسمِ صفاتی)	۲ مرتبہ
۱۲	شَاكِرٌ	(اسمِ صفاتی)	۲ مرتبہ	۲۵	اَلْوَاحِدُ	(اسمِ صفاتی)	۵ مرتبہ
۱۳	شَكُوْرٌ	(اسمِ صفاتی)	۲ مرتبہ	۲۶	وَاسِعٌ	(اسمِ صفاتی)	۸ مرتبہ

Marfat.com

ذِکر چار اَسمائے اِلٰہی کی تکرار پر

اس نقشے کی مدد سے ہم چار اَسمائے اِلٰہی پر گفتگو کریں گے۔ یعنی اسم اللّٰہُ، غَفُوْرٌ، عَلِیْمٌ اور رَحِیْمٌ اَسمائے مبارکہ پر۔ اَللّٰد تعالیٰ ہم سب کا مالک حقیقی ہے، زمین اور آسمان اور ان میں جو کچھ ہے سب ہی اس کی حمد وثنا میں مصروف ہیں۔ اس نے اپنی ذات اقدس کا تعارف قرآن کریم میں خود بیان فرمایا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے امت مسلمہ کو اس کی تشریح خوب کھول کر بیان فرما دی کہ اَللّٰد سبحانہٗ وتعالیٰ کی ذات بابرکت سب سے بالاتر ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اول وآخر صرف اَللّٰد ہی کی ذات ہے اور ہم سب اس کی مخلوق ہیں۔

اسم مبارک ''اَللّٰہُ'' کا قرآن کریم میں بار بار آنا اَللّٰد تعالیٰ کی زبردست قدرت کا اظہار ہے۔ ان مذکورہ آیات میں اسم اَللّٰہُ کی بار بار تکرار بندوں کو اس کی وحدانیت کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ان ایک سو باسٹھ ۱۶۲ آیات کے ہر تین تین اَسمائے اِلٰہی میں اسم اَللّٰہُ ہر مقام پر مقدم (سب سے اول) آیا ہے۔ اس سے اَللّٰد تعالیٰ کی شان کبریائی کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ ہم مخلوق ہیں ہم بھی اپنے خالق اَللّٰد سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر ہر لمحہ اپنے کاموں میں مقدم رکھیں اسی سے ہماری دونوں جہاں کی کامیابی ہے۔

نقشے میں اسم اَللّٰہُ ایک سو باسٹھ ۱۶۲ مرتبہ، اسم غَفُوْرٌ پچپن ۵۵ مرتبہ، اسم عَلِیْمٌ باون ۵۲ مرتبہ اور اسم رَحِیْمٌ پچاس ۵۰ مرتبہ آئے ہیں۔ قرآن کریم میں اَللّٰد تعالیٰ بار بار فرماتا ہے کہ میں گناہوں کو بخشنے والا ہوں جو بندہ مغفرت طلب کرنے والا ہے وہ اپنے ذکر میں اَللّٰہُ، غَفُوْرٌ، عَلِیْمٌ اور رَحِیْمٌ کی اعلیٰ ذات سے رجوع کرے تو اَللّٰد سبحانہٗ وتعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیں گے اور اس کی توبہ قبول فرمالیں گے۔ ان اَسماء کا بار بار آنا خود اس بات کی دلیل ہے کہ اَللّٰد بڑا حکمت والا ہے اس کا یہ مغفرت کرنے اور رحمت میں لینے کا اعلان ہم سب کے لئے بہت خوش خبری کی بات بھی ہے اور ہمارے لئے یاددہانی بھی ہے کہ ہم ان اَسماء کا ذکر کثرت

Marfat.com

سے کرتے رہیں۔

نقشے میں اَللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے چھبیس[۲۶] اَسماء دیئے گئے ہیں جو گزشتہ مذکورہ آیات میں آئے ہیں۔ اس میں ہر اسم کو جدا جدا لکھ کر اس کے بار بار آنے کی تعداد کو جمع کر کے لکھ دیا گیا ہے، اس طرح یہ ہر اسم اِلٰہی کی علیحدہ علیحدہ شماریات ہوئیں۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ O

''پس عبرت حاصل کرواے چشم بینا رکھنے والو''۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ O

''ہمیں اَللہ کافی ہے اور وہی بہت اچھا کارساز ہے''۔

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ط

''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے''۔

فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ O

سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟''

Marfat.com

باب......۶

نقشہ نمبر ۳

ایک ہی جیسے اَسمائے اِلٰہی یک جا ایک نظر میں

اگلے صفحات پر ان اَسماء کی ترتیب عین حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق سلسلے وار اس طرح کی گئی ہے کہ ہر آیت کے آنے والے تین[۳] ایک ہی جیسے اَسماء کو بالترتیب ایک کے نیچے دوسرے کو آخر تک نقل کر دیا گیا ہے۔ یوں ایک جیسی تمام آیات بیک وقت ایک ہی جگہ دیکھی جا سکیں گی جس طرح ہر اسم مبارکہ کو نقشے میں علیحدہ علیحدہ بغرض تکرار دیکھنا آسان ہوا، یہ ایک جیسے تینوں اَسمائے اِلٰہی بھی مجموعی طور پر ایک ہی جگہ دیکھے جا سکیں گے اور ان تینوں اَسماء کی کل تکرار (مجموعہ) بھی اگلی فہرست نقشہ نمبر ۳، صفحہ نمبر ۱۴۲ تا ۱۵۰ سے با آسانی معلوم ہو جائے گی۔

ترتیب یہ ہے کہ مکررہ اَسمائے اِلٰہی کی کل تعداد ان کے ہر اختتامی مقام پر تحریر کر دی گئی ہے۔ ان شماریات کی تصدیق کتاب کے نقشہ نمبر ۱، صفحہ نمبر ۱۱۶ تا ۱۳۵ سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ نقشہ نمبر ۱ کا اس سلسلہ کا آخری نمبر شمار اسی کے آگے (یعنی نقشہ نمبر ۳، صفحہ نمبر ۱۴۲ تا ۱۵۰ میں) درج کر دیا گیا ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کے بعد ایسے ایک ہی جیسے تین اَسماء والی آیات ختم ہو چکی ہیں اور اب مزید نہیں ہیں۔ چنانچہ نقشہ نمبر ۱ کا یہ حوالہ (نمبر شمار) ان اَسمائے مبارکہ کی تکرار کی کل تعداد ظاہر کر رہا ہے، مثلاً اگر یہ دیکھنا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ قرآن کریم کی مذکورہ مختلف بتیس[۳۲] سورتوں میں کتنی مرتبہ بار بار آیا ہے تو آنے والے نقشہ نمبر ۳، صفحہ نمبر ۱۴۸، سلسلہ نمبر ۱۳۱ کے سامنے (اس آیت کی تکرار کے اختتام پر) '۴۶ مرتبہ' کی تعداد لکھی ہوئی ہے جب کہ اس کے ساتھ ہی نقشہ نمبر ۱، صفحہ نمبر ۱۳۵ کا حوالہ (نمبر شمار) ۱۶۱ دیا گیا ہے، لہٰذا جب آپ وہاں اس سلسلہ نمبر کو دیکھیں گے تو ان تین اَسمائے مبارکہ کی مکرّر شدہ تعداد باقاعدہ سلسلہ وار شماریات کے بعد '۴۶ مرتبہ' ہی لکھی ہوئی ہے۔ اس طرح ہر حوالہ کی مدد سے تمام

Marfat.com

اَسمائے اِلٰہی (جو بتیس[۳۲] مختلف سورتوں کی ایک[۱۶۲] سو باسٹھ آیات میں آئے ہیں) کی دہری تصدیق ہوسکتی ہے۔ یہ بات ضرور ذہن میں رہے کہ نقشہ نمبرا میں آیات کی ترتیب عین قرآن کریم کی ترتیب پر ہے جب کہ نقشہ نمبر۲ کی فہرستِ آیات حروفِ تہجی کے مطابق ہے۔

اس کتاب کے مطالعہ کے ساتھ یہ بات بھی نہ بھولیں کہ:

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِO

''اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے''۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط

''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے''۔

Marfat.com

فہرست نقشہ نمبر ۳

نمبر شمار	آیات ایک جیسے اسمائے الٰہی یک جا	تعداد	حوالہ نقشہ نمبرا
۱	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	۱ مرتبہ	۱۱۴
۲	اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ		
۳	لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا	۲ مرتبہ	۱۴۵
۴	وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ	۱ مرتبہ	۱۰۲
۵	وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ	۱ مرتبہ	۱۰۴
۶	اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ		
۷	اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ		
۸	اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ		
۹	وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ		
۱۰	وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا	۵ مرتبہ	۱۵۰
۱۱	اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ		
۱۲	اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ		
۱۳	اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ		
۱۴	فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ		
۱۵	وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ		

Marfat.com

نمبر شمار		تعداد	حوالہ نقشہ نمبرا
۱۶	وَاَنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ		
۱۷	وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا		
۱۸	وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ		
۱۹	وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ		
۲۰	وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ		
۲۱	وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ		
۲۲	وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ		
۲۳	وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ		
۲۴	وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ		
۲۵	وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ		
۲۶	وَاِنَّ اللّٰہَ لَسَمِیْعٌ عَلِیْمٌ	۱۶ مرتبہ	۱۴۲
۲۷	فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ		
۲۸	وَکَانَ اللّٰہُ شَاکِرًا عَلِیْمًا	۲ مرتبہ	۴۹
۲۹	وَاللّٰہُ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ	۱ مرتبہ	۱۵۹
۳۰	اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ		
۳۱	اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ		
۳۲	اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ		
۳۳	اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ		
۳۴	بَلْ ھُوَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ		

Marfat.com

نمبر شمار		تعداد	حوالہ نقشہ نمبرا
۳۵	تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ		
۳۶	تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ		
۳۷	تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ		
۳۸	فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ		
۳۹	فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ		
۴۰	كَذٰلِكَ يُوۡحِىۡۤ اِلَيۡكَ وَاِلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۙ اللّٰهُ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ		
۴۱	وَاعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ		
۴۲	وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا		
۴۳	وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا		
۴۴	وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا		
۴۵	وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا		
۴۶	وَمَا النَّصۡرُ اِلَّا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ		
۴۷	وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ		
۴۸	وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ		
۴۹	وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ		
۵۰	وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ		
۵۱	وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ		
۵۲	يٰمُوۡسٰٓى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ	۲۳ مرتبہ	۱۴۱
۵۳	وَمَا نَقَمُوۡا مِنۡهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِ	۱ مرتبہ	۱۶۲

Marfat.com

نمبر شمار		تعداد	حوالہ نقشہ نمبر ا
۵۴	تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ	ا مرتبہ	۱۳۱
۵۵	اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ	ا مرتبہ	۱۲۷

۵۶ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ
۵۷ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا
۵۸ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا
۵۹ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا
۶۰ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا
۶۱ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا
۶۲ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا
۶۳ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ
۶۴ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ
۶۵ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ
۶۶ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ
۶۷ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ
۶۸ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ
۶۹ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ
۷۰ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ
۷۱ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ
۷۲ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ
۷۳ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

Marfat.com

نمبر شمار		تعداد	حوالہ نقشہ نمبرا
۷۴	وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ		
۷۵	وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ	۲۰ مرتبہ	۱۵۵
۷۶	وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ		
۷۷	وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ		
۷۸	وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا	۳ مرتبہ	۱۲۳
۷۹	اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ		
۸۰	اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ	۲ مرتبہ	۱۴۶
۸۱	اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ	۱ مرتبہ	۹۱
۸۲	فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ	۱ مرتبہ	۱۳۲
۸۳	وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا		
۸۴	اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ		
۸۵	وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ	۳ مرتبہ	۱۵۱
۸۶	اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ		
۸۷	اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ		
۸۸	اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ		
۸۹	اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ		

Marfat.com

نمبر شمار		تعداد	حوالہ نقشہ نمبر ا
۹۰	اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ		
۹۱	اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ		
۹۲	اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ		
۹۳	اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ		
۹۴	اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ		
۹۵	اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ		
۹۶	اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ		
۹۷	اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ		
۹۸	اِنَّ اللّٰہَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ		
۹۹	ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰہَ یَجِدِ اللّٰہَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا		
۱۰۰	فَاِنِ انْتَھَوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ		
۱۰۱	فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ		
۱۰۲	فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ		
۱۰۳	فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ		
۱۰۴	فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ		
۱۰۵	فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ		
۱۰۶	فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ		
۱۰۷	فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ		
۱۰۸	وَاَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ		
۱۰۹	وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ		
۱۱۰	وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا		
۱۱۱	وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا		

Marfat.com

نمبر شمار		تعداد	حوالہ نقشہ نمبر ا
۱۱۲	وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا		
۱۱۳	وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا		
۱۱۴	وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا		
۱۱۵	وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا		
۱۱۶	وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا		
۱۱۷	وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا		
۱۱۸	وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا		
۱۱۹	وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ		
۱۲۰	وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ		
۱۲۱	وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ		
۱۲۲	وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ		
۱۲۳	وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ		
۱۲۴	وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ		
۱۲۵	وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ		
۱۲۶	وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ		
۱۲۷	وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ		
۱۲۸	وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ		
۱۲۹	وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ		
۱۳۰	وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ		
۱۳۱	وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	۴۶ مرتبہ	۱۶۱
۱۳۲	اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ		

Marfat.com

نمبر شمار		تعداد	حوالہ نقشہ نمبرا
۱۳۳	وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ حَلِیۡمٌ		
۱۳۴	وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ حَلِیۡمٌ		
۱۳۵	وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ حَلِیۡمٌ	۴ مرتبہ	۶۲
۱۳۶	اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ شَکُوۡرٌ	۱ مرتبہ	۱۳۵
۱۳۷	وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیۡدٌ		
۱۳۸	وَمَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیۡدٌ		
۱۳۹	وَاللّٰہُ غَنِیٌّ حَمِیۡدٌ		
۱۴۰	فَاِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ حَمِیۡدٌ		
۱۴۱	وَکَانَ اللّٰہُ غَنِیًّا حَمِیۡدًا	۵ مرتبہ	۱۵۷
۱۴۲	وَاللّٰہُ غَنِیٌّ حَلِیۡمٌ	۱ مرتبہ	۲۳
۱۴۳	ءَ اَرۡبَابٌ مُّتَفَرِّقُوۡنَ خَیۡرٌ اَمِ اللّٰہُ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ		
۱۴۴	وَّ مَا مِنۡ اِلٰہٍ اِلَّا اللّٰہُ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ		
۱۴۵	هُوَ اللّٰہُ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ		
۱۴۶	وَبَرَزُوۡا لِلّٰہِ الۡوَاحِدِ الۡقَهَّارِ		
۱۴۷	لِمَنِ الۡمُلۡکُ الۡیَوۡمَ ؕ لِلّٰہِ الۡوَاحِدِ الۡقَهَّارِ	۵ مرتبہ	۱۴۳
۱۴۸	اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیۡزٌ		
۱۴۹	اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیۡزٌ		

Marfat.com

نمبر شمار		تعداد	حوالہ نقشہ نمبر۱
۱۵۰	وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيزًا		
۱۵۱	اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِىٌّ عَزِيزٌ		
۱۵۲	اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِىٌّ عَزِيزٌ	۵ مرتبہ	۱۵۳
۱۵۳	اِنَّ اللّٰهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ		
۱۵۴	اِنَّ اللّٰهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ	۲ مرتبہ	۱۱۶
۱۵۵	اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ		
۱۵۶	اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ		
۱۵۷	اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ		
۱۵۸	اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ		
۱۵۹	اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ		
۱۶۰	اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ		
۱۶۱	اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ	۷ مرتبہ	۱۰۷
۱۶۲	وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيمًا	۱ مرتبہ	۴۶

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یہ ایک ۱۶۲ سو باسٹھ آیات یہاں تمام ہوئیں ان میں تین، تین اَسمائے باری تعالیٰ جتنی مرتبہ مکرر (بار بار) آئے ہیں سب کو قرآن کریم سے ایک ہی جگہ اپنے اپنے مقام پر نقل کر کے جمع کر دیا گیا ہے۔

یہ اَسمائے اِلٰہی جو سب کے سب طاق عدد میں آئے ہیں ہماری دعاؤں میں ذکر کرنے اور اَللہ تعالیٰ کو پکارنے کے لئے اس قدر قیمتی ہیں کہ ان اَسمائے اِلٰہی ہی سے ہم دعا میں

Marfat.com

اَللہ تعالیٰ سے اپنے لئے صراطِ مستقیم طلب کریں:

(اس کا یہ مطلب قطعی نہیں ہے کہ باقی اس کے علاوہ جو دیگر اَسمائے حُسنٰی کثرت سے قرآنِ کریم اور احادیث میں آئے ہیں ہم ان کو ترک کردیں جب کہ اَللہ تعالیٰ کے تو سب نام ہی اچھے، فضیلت والے اور بابرکت ہیں۔ یہاں تو دراصل بات صرف ان اَسمائے اِلٰہی کی ہو رہی ہے جو قرآن کریم میں تین کے طاق عدد میں بلا فصل آئے ہیں۔)

لٰہذا بندے ان ہی کے ذکر سے اَللہ سے مدد اور نیک کام کرنے کی توفیق مانگیں، غرض یہ کہ اپنی کل حاجات اس کے دربار میں پیش کردیں اور اَسمائے اِلٰہی کا ذکر بار بار کرتے رہیں۔ یہ اَسماء ہمارے دو جہان کے لئے ایک زبردست، انمول اور نایاب خزانہ ہیں۔ اگلے صفحات میں ان چھبیس ۲۶ اَسمائے اِلٰہی کی جو شرح کی جارہی ہے وہ تو صرف ہمارے سمجھنے کی خاطر ایک کوشش ہے ورنہ حقیقت یہی ہے کہ اَللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے اَسمائے مبارکہ کے معنی ومطلب، شرح، فضیلت یا اَسمائے اِلٰہی کی وسعت کا ہم تو احاطہ بھی نہیں کرسکتے۔ اَللہ عزّ وجلّ نے رسول اللہ ﷺ کو جو علم عطا فرمایا تھا وہ علم نبی کریم ﷺ نے مخلوق کو سکھا دیا۔ مخلوق کے اس محدود علم سے جو معنی ومطلب ہم تک پہنچے ہیں وہ اَللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے اَسمائے مبارکہ کی لامحدود شرح اور فضیلت کے سامنے نہایت قلیل اور محدود ہیں۔ لیکن ہم بندے اَللہ جل جلالہٗ کی حمد وثنا بیان کئے بغیر رہ بھی نہیں سکتے ہمیں جو توفیق اِلٰہی ہے اس پر ہم اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ وہ ہماری اس گئی گزری کاوش کو شرفِ قبولیت بخش کر ہمارے اول وآخر تمام نیک کاموں میں ہمیں خیر وعافیت اور سرخ روئی نصیب فرمائے۔

مختصر یہ کہ آپ دعاؤں میں جس قدر بھی ان کا ذکر کرسکتے ہیں اس عمل کو مستقل جاری رکھیں اور توجہ خاص اَللہ تعالیٰ کی رحمت پر رکھیں، پھر عنقریب اَللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی عطا وفضل وکرم کا انشاء اللہ آپ خود ہی مشاہدہ کرلیں گے۔

فَاعْتَبِرُوْا يَآُولِی الْاَبْصَارِ ۝

''پس عبرت حاصل کرو اے چشم بینا رکھنے والو''۔

Marfat.com

تین کے طاق عدد میں آئے ہوئے اسمائے حُسنٰی کا خلاصہ

آپ نے اب تک اسماء الحسنٰی کا مطالعہ جو مختلف طرز سے تحریر کیا گیا ہے، بغور کیا۔ اب مختصر انداز میں یوں سمجھیں کہ:

☆ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کے وہ اسمائے مبارک جو تین کے طاق عدد میں بلافصل آئے ہیں وہ قرآن مجید کی بتیس [۳۲] سورتوں کے چھبیس [۲۶] مختلف پاروں میں ہیں۔
مختلف آیات میں ان اسمائے الٰہی کی بار بار تکرار کے سبب یہ آیات اسماء ایک [۱۶۲] سو باسٹھ کی تعداد تک پہنچتی ہیں۔

☆ ان تین کے طاق عدد میں آئے ہوئے بلافصل اسماء کو اگر ایک ہی مرتبہ شمار کیا جائے (بغیر تکرار کے) تو وہ اسمائے مبارک صرف چھبیس [۲۶] بنتے ہیں۔

☆ اسی طرح اگر ان ایک [۱۶۲] سو باسٹھ آیات سے تکرار والی آیات کو علیحدہ کر لیا جائے تو پھر بنیادی طور پر یہ صرف اٹھائیس [۲۸] آیات رہ جاتی ہیں جن میں ۲۸×۳=۸۴ اسمائے مبارک آئے ہیں۔ (ان میں کئی اسماء با تکرار بھی آئے ہیں)

☆ وہ اٹھائیس [۲۸] آیات درج ذیل ہیں:

آیات تین اسمائے الٰہی (طاق عدد) کے ساتھ (بنیادی بلا تکرار آیات)

نمبر شمار	آیت	مجموعی تعداد تکرار کے ساتھ
۱	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	۱
۲	اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ	۲
۳	وَاَنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ حَکِیْمٌ	۱
۴	وَاَنَّ اللّٰہَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ	۱
۵	اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ	۵
۶	اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ	۱۶
۷	فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ	۲

Marfat.com

۸	وَاللّٰهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ	۱
۹	اِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ	۲۳
۱۰	بِاللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ	۱
۱۱	مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ	۱
۱۲	اِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ	۱
۱۳	اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ	۲۰
۱۴	وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ	۳
۱۵	اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ	۲
۱۶	اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ	۱
۱۷	فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ	۱
۱۸	وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُورًا	۳
۱۹	اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ	۴۶
۲۰	اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ	۴
۲۱	اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ شَكُورٌ	۱
۲۲	اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ	۵
۲۳	وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ	۱
۲۴	اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ	۵
۲۵	اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ	۵
۲۶	اِنَّ اللّٰهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ	۲
۲۷	اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ	۷
۲۸	وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعٌ حَكِيمًا	۱

بلا تکرار ۲۸ مرتبہ   باتکرار ۱۶۲ مرتبہ

☆ ان اٹھائیس آیات کو یاد کرلیا جائے اور ہر نماز کے بعد ان کو صرف ایک مرتبہ پڑھ کر

Marfat.com

پھر ان ہی اَسماء کی مدد سے دعا مانگی جائے۔

☆ مثلاً: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یہاں پہلے وہ طاق عدد والی آیت یا آیات جو آپ نے ذکر کے لیے منتخب کی ہیں انہیں بار بار پڑھتے رہیں کیونکہ یہ تین کے طاق عدد والی آیات ہیں لہٰذا اس ذکر سے آپ کو طاق عدد کی فضیلت و برکت حاصل ہو جائے گی۔ اب دعا کی جو نیچے مثال دی گئی ہے اس میں چونکہ ہر اسم لفظ 'یا' لگنے سے علیحدہ ہو جاتا ہے لہٰذا پھر یہ اسماء طاق عدد میں نہیں رہتے۔ اس لیے جو اَسماء آپ پڑھنا چاہتے ہیں پہلے اس کی آیت کو کئی بار پڑھ لیں تاکہ طاق عدد کی برکت ہاتھ سے نہ جائے۔ بس اسی طرح وہ اٹھائیس ۲۸ آیات یا ان میں سے جتنی بھی پڑھنا ہوں اس طریقے سے پڑھ کر دعا کریں، اسما کے اس ورد میں کسی گنتی، تعداد یا شماریات کی کوئی قید نہیں ہے۔ یہی طریقہ 'نمونہ دعا' صفحہ نمبر ۲۶۵ سطر نمبر ۶ اور اس کے بعد کی سطروں میں جو مثال کے طور پر دیا گیا وہاں بھی اسی طرح عمل کریں۔

یَا اَللّٰہُ یَا رَحۡمٰنُ یَا رَحِیۡمُ،	یَا اَللّٰہُ یَا تَوَّابُ یَا رَحِیۡمُ،
یَا اَللّٰہُ یَا تَوَّابُ یَا حَکِیۡمُ،	یَا اَللّٰہُ یَا رَءُوۡفُ یَا رَحِیۡمُ،
یَا اَللّٰہُ یَا سَمِیۡعُ یَا بَصِیۡرُ،	یَا اَللّٰہُ یَا سَمِیۡعُ یَا عَلِیۡمُ،
یَا اَللّٰہُ یَا عَلِیۡمُ یَا خَبِیۡرُ،	یَا اَللّٰہُ یَا عَلِیُّ یَا کَبِیۡرُ،
یَا اَللّٰہُ یَا عَفُوُّ یَا غَفُوۡرُ،	یَا اَللّٰہُ یَا غَفُوۡرُ یَا رَحِیۡمُ،
یَا اَللّٰہُ یَا وَاحِدُ یَا قَھَّارُ،	یَا اَللّٰہُ یَا وَاسِعُ یَا حَکِیۡمُ،

یہ اَسمائے اِلٰہی نمبر ۱ تا نمبر ۲۸ مندرجہ بالا طریقے سے تھوڑے تھوڑے پڑھ کر بیچ بیچ میں (درمیان میں) دعا کرتے جائیں۔ آپ چند پڑھیں یا سب پڑھیں یہ آپ کے جذبۂ دعا پر منحصر ہے، پابندی کوئی نہیں ہے۔ دعا کے ختم پر حَسۡبُنَا اللّٰہُ وَنِعۡمَ الۡوَکِیۡلُ ۝ ''ہمیں اللہ کافی ہے اور وہی بہت اچھا کارساز ہے''۔

پڑھ کر درود شریف پڑھیں پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعا قبول ہونے کا پکا یقین کر لیں اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی قدرت کا مشاہدہ کریں۔

اسی بات کو یاددہانی کے لئے آگے آنے والے مضمون ''نمونۂ دعا'' میں بھی دوسرے انداز سے دہرایا گیا ہے۔ تاکہ بات ذہن نشین ہو جائے۔

Marfat.com

باب......۷

جدوَل نمبرا چھبیس^۲۶ اَسمائے اِلٰہی

یہ چھبیس^۲۶ اَسمائے اِلٰہی وہ ہیں جو طاق عدد میں قرآن کریم کی مختلف بتیس^۳۲ سورتوں میں باتکرار آئے ہیں۔ان کے معنی بھی تحریر کر دیئے گئے ہیں۔ان کے لکھنے کا صحیح طریقہ بھی یہی ہے۔آئندہ صفحات میں ہر ایک اسم مبارک کی شرح تحریر کی گئی ہے:

(۱)۔ اَللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ	اَللّٰہ کا ذاتی نام	(۲)۔ اَلْبَصِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ	خوب دیکھنے والا
(۳)۔ اَلتَّوَّابُ جَلَّ جَلَالُہٗ	بہت توبہ قبول کرنے والا	(۴)۔ اَلْحَکِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ	بڑی حکمت والا
(۵)۔ اَلْحَلِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ	بڑا بردبار	(۶)۔ اَلْحَمِیْدُ جَلَّ جَلَالُہٗ	لائق تعریف
(۷)۔ اَلْخَبِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ	باخبر اور آگاہ	(۸)۔ اَلرَّحْمٰنُ جَلَّ جَلَالُہٗ	بہت مہربان
(۹)۔ اَلرَّحِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ	نہایت رحم والا	(۱۰)۔ اَلرَّءُوْفُ جَلَّ جَلَالُہٗ	بہت مہربان
(۱۱)۔ اَلسَّمِیْعُ جَلَّ جَلَالُہٗ	خوب سننے والا	(۱۲)۔ اَلشَّاکِرُ جَلَّ جَلَالُہٗ	قدردان
(۱۳)۔اَلشَّکُوْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ	بہت قدردان	(۱۴)۔ اَلْعَزِیْزُ جَلَّ جَلَالُہٗ	سب پر غالب
(۱۵)۔ اَلْعَفُوُّ جَلَّ جَلَالُہٗ	بہت معاف کرنے والا	(۱۶)۔ اَلْعَلِیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ	بہت بلند، عالی مرتبہ
(۱۷)۔ اَلْعَلِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ	سب کچھ جاننے والا	(۱۸)۔ اَلْغَفُوْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ	بہت بخشنے والا
(۱۹)۔ اَلْغَنِیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ	بے پروا	(۲۰)۔ اَلْقَدِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ	بہت قدرت والا
(۲۱)۔ اَلْقَھَّارُ جَلَّ جَلَالُہٗ	سب سے طاقتور	(۲۲)۔ اَلْقَوِیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ	بہت بڑی قوت والا
(۲۳)۔ اَلْکَبِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ	بہت بڑا، بزرگ	(۲۴)۔اَللَّطِیْفُ جَلَّ جَلَالُہٗ	بڑا مہربان
(۲۵)۔ اَلْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُہٗ	اکیلا	(۲۶)۔ اَلْوَاسِعُ جَلَّ جَلَالُہٗ	بڑی وسعت والا

یہ بات ذہن میں رہنا ضروری ہے کہ یہ اَسمائے اِلٰہی پورے قرآن کریم کے نہیں ہیں۔ بلکہ اس میں تو بڑی کثرت سے اَللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ کے اَسمائے مبارکہ آئے ہیں۔ یہ تو صرف وہ نام ہیں جو تین کے طاق عدد میں بلا فصل قرآن کریم کی بتیس^۳۲ سورتوں میں بار بار آئے ہیں۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے ننانوے ۹۹ نام

حمد

اے خدا اے رب العزت تو ہے رحمٰن و رحیم
تو ملک ، قدوس ، مؤمن، تو مہیمن ، تو حکیم
تو سلام . و خالق و متعالِ و عدل و کریم
تو عزیز و باری و غفار و فتاح و علیم
تو غفور و باسط و حق واسع و قابض ہے تو
تو شکور و عفو ہے اور رافع و خافض ہے تو
تو مذل و منتقم ، تواب و مغنی و صمد
تو مجید و ماجد و مقسط و قوی و واحد و احد
تو متین و قادر و قہار و قیوم و کبیر
تو لطیف و مانع و رزاق و جبار و خبیر
تو رشید و جامع و وہاب تو بر و مقیت
تو علی ہے تو ولی ہے تو غنی ہے تو ممیت
تو بدیع و نافع و باقی ودود و ضارٌ و نور
ذوالجلال والاکرام و مالک الملک و صبور
تو رءوف و باعث و محیی مصور اور جلیل
تو حفیظ و ہادی و متکبر و وارث وکیل
تو مقدم تو مؤخر اول و آخر ہے تو
مقتدر ، حیی و سمیع و باطن و ظاہر ہے تو
میرے مولا تو معزّ و مبدی و محصی بھی ہے
تو حکم ہے تو بصیر و واجد و والی بھی ہے
یا عظیم یا حلیم یا رقیب یا مجیب
یا حمید یا معید یا شہید یا حسیب

Marfat.com

تعارف اسمائے حُسنیٰ

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ذات عالی بہت بلند ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ باری تعالیٰ کی عظمت بیان کرنے کے لئے مخلوق کے قلیل علم میں تو کوئی مخصوص الفاظ ہی نہیں ہیں جو صرف اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی عظیم ہستی کے لئے ہی استعمال ہوں تاہم معلومات اور علم کی ہماری جہاں تک بھی حد محدود ہے اس میں رہتے ہوئے یہاں چھبیس ۲۶ اسماء کی مختصر شرح پیش کی جاتی ہے۔ اللہ جلّ جلالہٗ اس کی رحمت واسعا سے اسے قبول فرمائے اور میری لغزشوں کو معاف فرمائے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے اسمائے مبارک جو قرآن حکیم میں وارد ہوئے ہیں اور جو احادیث مبارکہ میں آئے ہیں وہ تعداد میں کئی ہیں اور کثرت سے آئے ہیں۔ ان میں ذاتی اور صفاتی دونوں اسماء آئے ہیں۔ لیکن ان اسماء کی صحیح تعداد کا علم مخلوق کو نہیں ہے۔

لفظ اسماء اسم کی جمع ہے۔ اسم کے معنی نام کے ہیں۔ دوسرا لفظ حُسنیٰ ہے۔ اردو زبان میں ایک اور لفظ بولا جاتا ہے وہ ''حَسَنَة'' ہے۔ یہ لفظ بھی عربی ہے اس کے معنی نیکی یا بھلائی ہے۔ اس کی جمع حَسَنات آتی ہے۔ لیکن یہاں یہ لفظ نہیں ہے اکثر عوام حُسنیٰ کا تلفظ حَسَنہ کرتے ہیں جو قطعی غلط ہے۔ بہر کیف حُسنیٰ، حُسن سے بنا ہے۔ جس کے معنی خوبصورتی، عمدگی اور حسن و جمال ہے لہٰذا اسماءُ الحُسنیٰ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عزَّ وجلَّ کے خوبصورت، نہایت حسین، بابرکت اور اچھے اچھے نام۔

قرآن حکیم میں اللہ جل شانہٗ نے اپنے تمام ناموں کو اسماءُ الحُسنیٰ فرمایا ہے۔ یعنی تمام اوصافِ حمیدہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ان ناموں میں موجود ہیں اور ان اوصاف کا احاطہ مخلوق نہیں کرسکتی ہے۔ یہ سب کے سب بڑے ہی متبرک نام ہیں۔ اسماءُ الحُسنیٰ ہی سے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی وحدانیت (واحد و یکتا ہونا) کا ہونا، اس کا خالق و رازق ہونا، اس کا اول و آخر ہونا، زبردست و دبدبے والا ہونا، اس ذات جیسا کسی اور کا نہ ہونا، ہر نقص سے اللہ تعالیٰ کا پاک ہونا' اس کا لاشریک ہونا، اس کا رحیم، کریم اور مہربان ہونا۔ اسماء الحُسنیٰ ہی سے یہ سب صفات اور دوسری صفات ثابت ہوجاتی ہیں۔

Marfat.com

اسی لئے فرمان الٰہی ہے کہ اے میرے بندو اپنی دعاؤں میں مجھے میرے اچھے اچھے ناموں سے پکارو۔ اَللّٰہ تعالیٰ کے سب نام ہی اچھے، حسین وجمیل اور بابرکت ہیں۔ اس کے ہر اسم کی صفات لامحدود ہیں۔ اَسماء اُلحُسنٰی کی جو شرح کی جاتی ہے وہ تو انسانوں کو سمجھانے کی خاطر ہی کی جاتی ہے حالانکہ بندوں کا علم تو بہت ہی محدود ہے وہ اپنے خالق و مالک کے اَسماء کی لامحدود صفات کس طرح بیان کر سکتے ہیں۔

فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِى الْاَبْصَارِ O

''پس عبرت حاصل کرو اے چشم بینا رکھنے والو''۔

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ O

''اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے''۔

Marfat.com

اَسماءُالحسنیٰ کی صحیح تعداد اور اسمِ اعظم

ان دونوں سوالوں کے بارے میں علمائے دین کے کئی اقوال بھی آئے ہیں لیکن اس میں سے کسی کو حتمی یا اَٹل نہیں کہا جا سکتا ہے کہ بس یہی اسم، اِسم اعظم ہے یا اَسمائے حسنیٰ کی تعداد بالیقین اتنی ہی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس طرح اَسماءُالحُسنیٰ کی صحیح تعداد کا مخلوق کو علم نہیں ہے اسی طرح اسم اعظم کا صحیح تعین ہونا بھی بندوں پر ظاہر نہیں ہے۔ پھر شریعت اسلامیہ ہمیں نصیحت کرتی ہے کہ جس چیز کا علم اَللہ تعالیٰ نے صرف اپنے پاس ہی رکھا ہو اور بندے اس سے لاعلم ہوں تو وہ بلا وجہ اس کی کھوج لگانے کی فکر نہ کریں ورنہ وقت تو ضائع ہوگا ہی ساتھ ہی اس کی حقیقت تک کبھی بھی نہ پہنچ سکیں گے۔

جس طرح قرآن مجید میں حروف مقطعات ہیں ان کے معنوں کا علم بندوں کو نہیں دیا گیا ہے تو ہم بھی ان کے معنوں کی تلاش میں نہ لگیں۔ مختصر یہ کہ اَسماءُالحُسنیٰ کی صحیح تعداد جاننے سے اور اسم اعظم کون سا اسم ہے اس کے معلوم کرنے میں ہم اپنے وقت کو نہ لگائیں بلکہ اپنی عاجزی، مجبوری، لاچاری اور معذوری ظاہر کرتے ہوئے یہ علم اَللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہی کی طرف لوٹا دیں تو یہ ہماری انکساری اور اَللہ تعالیٰ کے سامنے فرمانبرداری ہوگی۔

ایک مسلمان کو چاہئے کہ اپنی دعا میں اَسمائے اِلٰہی سے ہی اَللہ تعالیٰ کو پکارا کرے۔ یہ بڑا مبارک عمل ہے اور پرامید بھی ہے۔ اَسمائے اِلٰہی کے ذکر سے دعا میں قبول ہونے کی ایک خاص تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔ اور بندہ جلد خسارے سے نکل کر کامیابی اور خوش حالی پا لیتا ہے۔

Marfat.com

شرح، چھبیس۲۶ اَسمائے اِلٰہی

(۱)......اَللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ اَللہ تعالیٰ کا خاص ذاتی نام

(یہ اسم بتیس۳۲ مختلف سورتوں کی ایک۱۶۲ سو باسٹھ آیات میں باتکرار ۱۶۲ مرتبہ آیا ہے)

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ج (آیت:۲۵۵،بقرۃ:۲،پارہ ۳)

''اَللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے''۔

اسم اَللہ سبحانہٗ وتعالیٰ قرآن مجید کی اُن مختلف بتیس۳۲ سورتوں میں جن کی آیات میں تین کے طاق عدد میں اَسمائے اِلٰہی بلافصل آئے ہیں۔ان ہر سہ اَسماء میں 'اللہ' اسم ذاتی سب سے مقدم آیا ہے، باقی دو صفاتی نام اس اسم خاص کے بعد آئے ہیں۔پورے قرآن کریم میں ایسی تین کے طاق عدد والی کل ایک۱۶۲ سو باسٹھ آیات ہیں۔جن میں کئی آیات بار بار آئی ہیں اور ان میں اسم 'اَللہ' ہر آیت میں مقدم آیا ہے۔لہٰذا اس طرح 'اَللہ' کل ایک۱۶۲ سو باسٹھ مرتبہ آیا ہے۔

اَللہ عَزَّ وَجَلَّ کے سب نام توفیقی ہیں۔توفیقی سے یہ مراد ہے کہ جو اَسمائے اِلٰہی، اَللہ جَلَّ جَلالہٗ نے رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے مخلوق کو سکھائے ہیں، بس وہی تمام نام اَللہ تعالیٰ کے اَسماءالحسنیٰ ہیں۔ان کے علاوہ کوئی فرد اپنی طرف سے اَللہ تعالیٰ کے لئے کوئی اور نیا نام تجویز نہیں کرسکتا۔اگر کوئی یہ غلط قدم اٹھا بھی لے تو وہ نام اَسمائے حسنیٰ میں شامل نہ ہوگا۔چاہے وہ مُجَوِّزہ نام بامعنی ہی کیوں نہ ہو اور دوسرے ناموں میں وہ ایک امتیازی نام ہی کیوں نہ ہو۔اسی طرح اَللہ سبحانہ وتعالیٰ کا نام کسی مخلوق پر بھی نہیں بولا جاسکتا ہے۔اگر کوئی اس کا اطلاق مخلوق پر کرلے تو وہ جائز نہیں ہے۔

'اَللہ' کا ترجمہ کرتے ہوئے ہمارے یہاں ''خدا'' کثرت سے استعمال ہوا ہے حالانکہ اس لفظ میں وحدانیت نہیں ہے۔خدا کی جمع خداؤں ہے۔اور خدا سے کئی خداؤں کا تصور ذہن میں آتا ہے۔جب کہ اسم 'اَللہ' کہنے سے وحدانیت اور توحید کا تصور بالکل واضح طور پر ذہن میں آجاتا ہے جو عین ایمان کی علامت ہے۔اَللہ تعالیٰ واحد، تنہا، اکیلا اور اَحد ہے۔اسی

Marfat.com

طرح 'اَللّٰہ' کا ترجمہ گاڈ بھی کیا جاتا ہے۔ حالانکہ گاڈ بولنے سے تثلیث کا عقیدہ سامنے آتا ہے۔ گاڈ سے مراد تین خدا ہیں۔ اس لئے اس ترجمے میں بھی بڑی ملاوٹ ہے۔ گاڈ کی جمع بھی بنتی ہے اور مؤنث بھی۔ تو پھر خدا اور گاڈ دونوں میں وحدانیت کا تصور ہی کہاں رہا؟ اور آخر ان کو ترجموں میں کیوں رواج دیا گیا اس پر عقل حیران ہے!

اگر ہم اَسمائے اِلٰہی کا قرآن کریم اور احادیث سے مطالعہ کریں تو اَسمائے حُسنٰی ہم جتنے بھی پائیں گے کسی جگہ خدا یا گاڈ نہیں آیا ہے گویا یہ نام غیر توفیقی ہیں۔ کہنے والے اس بات کو مسترد کرنے اور اپنے قول کو پختہ کرنے کے لئے کہیں گے کہ یہ تو اسم 'اَللّٰہ' کے ترجمے ہیں اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ تو ان کے لئے جواب حاضر ہے کہ صمد کا ترجمہ بے نیاز ہے۔ کیا ہم ترجمہ کو پکڑ کر صَمد بولنا ہی چھوڑ دیں گے۔ نہیں ایسا بالکل نہیں ہے بلکہ ہمیں اپنی دعاؤں میں یہ اسم صفاتی 'صَمد' جَلَّ جَلَالُہٗ لانا ہی پڑے گا۔ اسم غفور کا ترجمہ بہت بخشنے والا ہے لیکن مسلمان بندے کو اپنی دعا میں غفور جَلَّ جَلَالُہٗ لازمی بولنا ہی پڑے گا کیونکہ ان اَسماء کے ترجمہ سے ایک مسلمان کو تسکینِ قلبی کبھی بھی حاصل نہیں ہوسکتی جب تک کہ وہ اپنے خالق کو یا اَللّٰہ، یا رَحْمٰن، یا رَحیم، یا غَفُور، یا صَمَد، یا اَحد کہہ کر نہ پکارلے اور اَسمائے حُسنٰی جن کو کہا گیا ہے وہ یہی اَسمائے اِلٰہی ہیں نہ کہ ان کا ترجمہ۔

اس کی وضاحت مزید سمجھ لیں۔ مثال کے طور پر اگر کسی بھی نام کو (اسم عَلَم کو) کسی دوسری زبان میں بولا جائے تو وہی اصل نام بولا جائے گا نہ کہ دوسری زبان میں اس کا ترجمہ کر کے بولا جائے گا۔ ایسا قاعدہ و قرینہ کہیں بھی نہیں ہے۔ فرض کیجئے کہ کسی شخص کا نام گلاب ہے تو یہی جب انگریزی میں بولا یا لکھا جائے تو کیا اسے فلاور یا روز (Rose/ Flower) کہا جائے گا اور کیا عربی زبان میں اس شخص کے نام 'گلاب' کو وَرد کہا جائے گا؟ قطعی نہیں بلکہ ہر زبان میں گلاب ہی بولا جائے گا۔

لہٰذا جب اصل نام (اسم معرفہ) ترجمہ نہیں کئے جاتے بلکہ اصل ہی بولے جاتے ہیں تو کیا اَللّٰہ تعالیٰ کا نام ایسا ہے کہ صرف اس کا ترجمہ ہی بول کر اُسی پر اکتفا کیا جائے ورنہ خدا اور گاڈ بولے بغیر مخلوق 'اَللّٰہ' کی ذات کو نہیں سمجھے گی۔ یہ خیال محض ایک شیطانی جال ہے۔

Marfat.com

دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

میں دعویٰ سے یہ بات تحریر کرتا ہوں کہ اسم 'اَللّٰہ' کا ترجمہ دنیا کی کسی اور زبان میں قطعی نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اور یہ اسم 'اَللّٰہ' ہر کس و ناکس بول سکتا ہے اور خوب سمجھ سکتا ہے۔ جنہوں نے اسم اَللّٰہ کے ترجمے اپنی زبانوں میں کر لئے ہیں انہوں نے صرف اپنے دل کی بھڑاس نکالی ہے۔ جو اہلِ علم ہیں وہ جانتے ہیں کہ اسم اَللّٰہ کے مقابلے میں پوری دنیا میں دوسرے کسی اور نام کا وجود ہی نہیں ہے۔ ہاں اس ترجمے کے بہانے دشمنانِ اسلام نے اپنے اہداف حاصل کرنے کی ضرور بھرپور کوشش کی ہے۔

اس تقریر کا خلاصہ یہ ہوا (جو مخلوق کے عمل سے ظاہر ہوتا ہے) کہ اگر کسی عام انسان، حکمران یا سلطان، امیر یا غریب کا نام، جب اور جہاں بولا جائے، اپنی زبان والوں میں یا غیر زبان والوں میں تو وہ اصل نام با آسانی سمجھ لیا جائے گا۔ لیکن اَللّٰہ تعالیٰ کا نام جب لیا جائے گا تو مخلوق کے سامنے ترجمہ ہی پیش کرنا پڑے گا ورنہ مخلوق اسے سمجھنے سے معذور ہوگی۔ واہ بھئی یہ خوب منطق ہے کہ ایک مخلوق کا نام تو اصل ہی پکارا جائے چاہے بولنے میں وہ کتنا ہی مشکل ہو اس کے ترجمے کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن ہماری ساری کی ساری کھینچ تان صرف 'اَللّٰہ' کے ترجمے پر ہے۔ جب کہ وہ خالق و مالک ہے، اول و آخر ہے اور تمام مخلوقات پر شہنشاہ ہے اور قادرِ مطلق ہے۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حُسنِ کرشمہ ساز کرے

قرآن کریم کے تیس ۳۰ پاروں کی ایک سو چودہ ۱۱۴ سورتوں یعنی سورۂ فاتحہ تا سورۂ الناس میں اَللّٰہ تعالیٰ کا اسم ذاتی کثرت سے آیا ہے۔ یہ ایک انفرادی، امتیازی، خصوصی اور عظیم اسم ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اسم 'اَللّٰہ' مشتق ہے یا غیر مشتق؟ یعنی آیا یہ کسی اور لفظ سے بنا ہے یا کسی لفظ سے بھی نہیں بنا ہے۔ علمائے راسخین کا تو یہی قول ہے کہ یہ اسم کسی اور لفظ سے نہیں بنا ہے گویا یہ غیر مشتق ہے۔ اور ان کے اس ہی مذہب کو قوی تسلیم بھی کیا گیا ہے۔ لیکن بعض علماء نے اس سے اختلاف کیا ہے۔ ان کے مطابق اسم 'اَللّٰہ' مشتق ہے، مطلب یہ ہے کہ یہ کسی اور لفظ

Marfat.com

سے بنایا گیا ہے۔ انہوں نے اس کی تصدیق میں اپنی دلیلیں اور مثالیں بھی پیش کی ہیں۔ تاہم اس بحث کو ہم یہیں ترک کرتے ہیں کہ ایک مسلمان کے ایمان کا انحصار اس بحث پر قطعی موقوف نہیں ہے۔ البتہ جن حضرات کو اس کی تفصیل جاننے کی دلچسپی ہو تو وہ ''تفسیر کبیر'' کا مطالعہ کر لیں وہاں وضاحت کے ساتھ یہ اقوال درج ہیں اور نحوِیّین (علم نحو کے ماہرین) نے جو تحقیق اس سلسلے میں کی ہے وہ وہاں دستیاب ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ اللہ کا نام کسی بھی مخلوق کے لئے کبھی بھی انجان نہیں سمجھا گیا ہے۔ ہر مخلوق جانتی ہے کہ زمین و آسمان سمندر و پہاڑ، جنگل و آبادی، سورج، چاند، ستارے، انسان، جن، فرشتے، حیوان، چرند پرند، کیڑے، مکوڑے، پھل، پھول، سب ہی اللہ تعالیٰ نے بنائے ہیں۔ بس اللہ کی ذات یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ شراکت والے کام ہمیشہ بگڑتے ہیں۔ دنیا کی مثالیں کوئی جھٹلا نہیں سکتا کہ اس زمین پر انسانوں کی شراکت مختلف اُمور میں اور تجارت میں ہوتی رہی ہے۔ مگر ہر شراکت آخر کار ٹوٹ کر رہی، نہ صرف یہ خسارہ اور ناکامی ہوئی بلکہ ماحول فساد اور جھگڑوں میں بھی گھرا رہا۔ یہ دنیا کا سینکڑوں سالوں کا تجربہ ہے جو اوراق کُتب میں پھیلا پڑا ہے اور یہ سب کچھ سچا بھی ہے باوجود اس کے انسانوں کا یہ ناپائیدار نظام اب بھی چل رہا ہے۔ تاہم غیر تسلی بخش ہے۔

اب اس بات کو یوں کیوں نہیں لیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اگر کوئی اور بھی اس نظام کو چلانے والا ہوتا تو اب تک یہ دنیا درہم برہم ہو چکی ہوتی۔ اس سے ثابت ہوا کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ذات عالی واحد و یکتا ہے۔ اس کا کوئی مشیر و وزیر نہیں اور نہ ہی اس کو ان کی ضرورت ہے۔

تو ثابت ہوا کہ بندے کو اپنی ضروریات اور حاجات صرف اللہ جلّ جلالہٗ ہی سے طلب کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے خود ہی فرمایا ہے کہ میں تمہاری دعا سنتا ہوں اور قبول بھی کرتا ہوں، لہٰذا تم صرف مجھ سے مانگو۔ اللہ تعالیٰ کی شان بہت عظمت والی ہے۔ بندے جب بھی اُسے پکاریں تو اس کا نام ادب سے لیں۔ صرف 'اللہ' نہ کہیں بلکہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ، اللہ جلّ جلالہٗ، اللہ تعالیٰ، اللہ عزّ وجلّ، اللہ جلّ شانہٗ، کہہ کر ادب سے پکاریں۔ دنیا کے انسانوں، اُمرا خصوصاً حکمرانوں، بادشاہوں اور سلاطین کا جب بھی نام لیا جاتا ہے تو بڑے بڑے القاب و آداب لگا

Marfat.com

کر نام پکارے جاتے ہیں تو کیا اَللّٰہ تعالیٰ کو ہم ادب کے ساتھ نہیں پکار سکتے ہیں جو ہمارا حقیقی مالک، خالق، ربّ اور رازق ہے۔

اسم 'اَللّٰہ' اَللّٰہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہے باقی نام سب صفاتی ہیں۔ یہی اَسماء جب مخلوق کے لئے بولے جائیں تو ان میں نام سے پہلے لفظ 'عبد' لگانا پڑے گا۔ تاکہ معلوم ہو کہ یہ اَللّٰہ تعالیٰ کا بندہ ہے۔ اس کا غلام ہے۔ جیسے عبداللہ، یعنی اَللّٰہ کا بندہ، رحمٰن کی جگہ عبدالرحمٰن، رحیم کے بجائے عبدالرحیم، سمیع کی جگہ عبدالسمیع، قدوس کے بجائے عبدالقدوس، غنی کی جگہ عبدالغنی باقی تمام اَسماء پر یہی قیاس غالب رکھا جائے۔ ہمارے ماحول میں عبدالرحمٰن کو صرف رحمٰن کہہ کر، عبدالرحیم کو رحیم کہہ کر اور عبدالواحد کو واحد کہہ کر بلایا جاتا ہے جو قطعی غلط اور بے ادبی ہے۔ میں نے سعودی عربیہ میں عربوں کو دیکھا ہے کہ وہ اس معاملے میں بہت ہی محتاط ہیں۔ ہمارے لوگ عادت کے مطابق جو آدھا نام لے کر اپنے واقف کار کو پکارتے ہیں یعنی وہ نام کے ساتھ 'عبد' نہیں لگاتے ہیں تو اس پر وہ عرب اپنی بیزاری اور ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں۔

یہ بات یہاں وثوق کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ 'اَللّٰہ' وہ نام ہے کہ اس جیسا نام مخلوق میں نہ تو کبھی تھا نہ اب ہے نہ ہی آئندہ کبھی ہوگا۔ اسم 'اَللّٰہ' کا نہ تو تثنیہ ہے، نہ جمع اور نہ مؤنث اس کے برعکس خدا، یا گاڈ میں تاقیامت وہ صفات نہیں پائی جاسکتی ہیں جو اسم 'اَللّٰہ' میں ہیں۔ اَللّٰہ تعالیٰ کی ہستی بہت بلند، اعلیٰ اور عظیم ہے اور یہ ذات ہر وقت، ہر لمحہ اور بیک وقت ہر مقام پر موجود ہے۔ اَللّٰہ تعالیٰ کی ذات اقدس کسی بھی مفہوم میں غائب نہیں ہے۔ کوئی بندہ مشرق میں آباد ہے اور ہاتھ اٹھا کر اَللّٰہ تعالیٰ سے دعا کر رہا ہے۔ کوئی مغرب میں یہی عمل کر رہا ہے، شمال کے رہنے والے اور جنوب میں بسنے والے سب ایک ہی وقت میں اپنے اپنے معاملات اَللّٰہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے دربار میں دعاؤں کے ذریعے پیش کر کے بخشش، مدد، رحمت اور اس کی رضا طلب کر رہے ہیں۔ اَللّٰہ رب العزت کے لئے سمتوں کی کوئی حیثیت نہیں، قریب و بعید انسان کے لئے ہے، اَللّٰہ کے لئے سب یکساں ہیں، چنانچہ وہ دعائیں سنتا ہے، قبول کرتا ہے، صحت، عزت، روزگار، علم، بخشش، مدد اور مزید رحمت سے اپنے بندوں کو نوازتا رہتا ہے۔ نہ تو رات اس کے کاموں میں رکاوٹ ہے اور نہ دن اس کے کاموں میں سہولت ہے۔

Marfat.com

اسے نہ تو نیند آتی ہے نہ ہی اونگھ۔ وہ اپنی صفات میں کامل ہے۔ اپنی مخلوقات پر حاوی اور خوب غالب ہے۔ اَللہ تعالیٰ کی مقدس ذات ہر عیب سے پاک اور محفوظ ہے۔

اس جیسا نام مخلوق میں کسی کا نہ ہونے کے بارے میں قرآن کریم میں خود اَللہ تبارک وتعالیٰ کا اعلان ہے، وہ فرماتا ہے:

هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ؏ ۝ (آیت:۶۵، مریم:۱۹، پارۃ:۱۶)

''بھلا تم کوئی اس کا ہم نام جانتے ہو''۔

وحدانیت صرف اَللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ اَللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج (آیت:۲۲، حشر:۵۹، پارۃ:۲۸)

''وہی اَللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں''۔

امتِ مسلمہ کا اَللہ تعالیٰ کے بارے میں بالکل پکا عقیدہ ہے کہ نہ اس کے والدین ہیں نہ ہی اولاد اور نہ ہی رشتے دار، سورہٗ اخلاص کا مطالعہ کرلیں تو اس کی وضاحت خوب ذہن میں آجائے گی۔ سورہٗ انعام میں بھی اَللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے کہ:

اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ط (آیت:۱۰۱، انعام:۶، پارۃ:۷)

''اس کا کوئی بیٹا کہاں ہوسکتا ہے، جبکہ اس کی کوئی بیوی نہیں''۔

اَللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اعلان فرمادیا ہے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اگر یہ جرأت کی تو تمہارا انجام بدترین ہوگا اور پھر تمہیں کوئی بچانے والا، مددگار بھی نہیں ملے گا:

لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ؏ ۝ (آیت:۲۲، بنی اسرائیل:۱۷، پارۃ:۱۵)

''اور اَللہ کے ساتھ کوئی اور معبود نہ بنانا کہ ملامتیں سن کر اور بے کس ہوکر بیٹھے رہ جاؤ گے''۔

جو انسان اپنے حقیقی خالق کو پہچاننا چاہتے ہیں، اس کو پانے کی تلاش میں رہتے ہیں اور جب کسی پیغام، نشانی، علامت، یا کلامِ الٰہی سے ان کو اَللہ تعالیٰ کی مقدس ذات کا علم ہوجاتا ہے تو وہ بغیر کج بحثی کے اس کا خالق و مالک ہونا تسلیم کرلیتے ہیں۔ مگر ہٹ دھرم کو اگر کلامِ الٰہی کی ایک آیت کا کوئی چھوٹا سا حصہ سنا کر اسے شرک سے نکل کر اَللہ تعالیٰ کی وحدانیت مان لینے کو کہا جائے تو وہ ضدی اپنے عقیدہٗ باطل سے کبھی ٹس سے مس نہ ہوگا۔ ہاں عقل مند کے لئے تو

Marfat.com

ایک اشارہ ہی کافی ہوتا ہے مگر اس نادان جاہل کو کتنا ہی سمجھاؤ اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ حالانکہ دیکھئے قرآن کریم کا یہ مختصر کلام کتنا واضح اور آئینہ سے زیادہ شفاف ہے جو دِل کی گہرائیوں تک اتر جاتا ہے۔ یہاں اَللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ اپنا تعارف خود کرا رہے ہیں:

اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا۔ (آیت:۱۴، طٰہٰ:۲۰، پارۃ:۱۶)

''بے شک میں ہی اَللّٰہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں''۔

دنیا کا بہت بڑا طبقہ شرک اور کفر کے باطل عقیدے پر جما ہوا ہے۔ اس طبقہ کا یہ کہنا ہے کہ ہم بتوں کی پرستش صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اَللّٰہ تعالیٰ کے قریب کر دیں گے۔ ان کا باطل ایمان یہ بھی ہے کہ کچھ کام اَللّٰہ تعالیٰ نے انہیں بھی کرنے کے لئے بانٹ دیئے ہیں اس لئے بھی ان کا حق ہے کہ ہم ان کو پوجا کریں اور انہیں سے ہم ضرورتیں بھی طلب کریں۔ حالانکہ اپنے باطل معبودوں کو وہ اپنے ہی ہاتھوں سے مٹی سے اور کبھی دھات سے بناتے ہیں اور وہ سب نہ سن سکتے ہیں نہ بول سکتے ہیں، اگر کوئی انہیں توڑ پھوڑ دے تو وہ اپنے آپ کو بچا بھی نہیں سکتے ہیں۔ مگر بھٹکے ہوئے لوگ شیطان کے جال میں بری طرح پھنسے ہوئے ہیں۔ ایسے انسانوں کے پورے وسیع طبقے سے آئندہ آنے والی آیات میں اَللّٰہ تعالیٰ اس طرح مخاطب ہیں کہ یہ خطاب سب ہی کو ہے۔ کوئی بھی فرد یہ نہیں کہہ سکتا ہے کہ اَللّٰہ تعالیٰ تو صرف یہ بات مسلمانوں ہی سے فرما رہے ہیں۔ یہاں (مندرج ذیل) ان آیات میں اَللّٰہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے انسان کی پیدائش، زمین اور آسمان کے بنانے کا ذکر، پانی، پھل اور پھول کا ذکر کرکے بتا دیا کہ یہ سارے کام صرف اَللّٰہ تعالیٰ ہی انجام دے رہے ہیں۔ لہٰذا اے بندو! کچھ حیا کرو اور اپنے خالق سے منہ نہ موڑو۔ اَللّٰہ تعالیٰ کا یہ فرمان سورۂ بقرۃ میں ہے اور اس خطاب میں خاص طور سے ''انسان'' کہہ کر ہی خطاب فرمایا ہے:

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۙO الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۠ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّکُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ O

(آیات:۲۱-۲۲، بقرۃ:۲، پارۃ:۱)

Marfat.com

''اے لوگو! اپنے اس پروردِگار کی عبادت کرو جس نے تمہیں اوران لوگوں کو پیدا کیا جوتم سے پہلے گزرے ہیں، تاکہ تم متقی بن جاؤ۔ (وہ پروردِگار) جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا، اور آسمان کو چھت، اور آسمان سے پانی برسایا، پھراس کے ذریعے تمہارے رزق کے طور پر پھل نکالے، لہٰذا اَللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ، جبکہ تم (یہ سب باتیں) جانتے ہو''۔

لہٰذا انسان ہوں یا جن سب سمجھ لیں اَللہ نے ہمیں پیدا فرمایا، اس نے ہمیں بے شمار نعمتیں عطا کی ہیں۔ وہی ہمیں موت دے گا۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم صرف اَللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کریں اسی میں ہماری نجات ہے۔ دنیا ختم ہوجائے گی مگر اول تا آخر ہمیشہ باقی رہنے والی ذات صرف اَللہ ہی کی ہے۔ بے شک اَللہ کی ہستی لازوال ہے:

مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ بَاقٍ ط (آیت:۹۶، نحل:۱۶، پارہ:۱۴)

''جو کچھ تمہارے پاس ہے، وہ سب ختم ہوجائے گا اور جو کچھ
اَللہ کے پاس ہے، وہ باقی رہنے والا ہے''۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ ۝

''پس عبرت حاصل کرو اے چشم بینا رکھنے والو''۔

وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝

''اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے''۔

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ط

''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے''۔

Marfat.com

(۲)......اَلْبَصِيْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ خوب دیکھنے والا

(یہ اسم بتیس ۳۲ مختلف سورتوں کی ایک سو باسٹھ ۱۶۲ آیات میں باتکرار ۵ مرتبہ آیا ہے)

وَاللّٰہُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ ۝ (آیت:۱۵، اٰلِ عمران:۳، پارۃ:۳)

''اور اللہ اپنے بندوں کا خوب دیکھنے والا ہے''۔

اَلْبَصِيْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ یہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ بصیر کے معنی مُبصِر کے ہیں، یعنی دیکھنے والا۔ اسم بصیر لفظ بصر سے بنا ہے جس کا مطلب آنکھ سے دیکھنا ہے۔ اللہ عزَّ وجلَّ کی ذات بصیر ہے، وہ اپنی تمام مخلوقات کے احوال بیک وقت دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بزرگ و برتر ذات جسم سے منزہ (پاک) ہے۔ اس کے دیکھنے کی کیا کیفیت ہے؟ انسان اسے کسی مثال سے بیان نہیں کرسکتا۔ البتہ قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں اللہ جَلَّ شانُہٗ کے دیکھنے کی جو کیفیت بیان کی گئی ہے، مخلوق کے سمجھنے کے لئے حقیقت وہی ہے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ قیامت میں نیک اعمال کرنے والوں کو اجر وانعامات عطا فرمائیں گے اور اعمال بد کرنے والوں کو سزا وعذاب میں مبتلا فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ بصیر ہے وہ ہر گھڑی تمام مخلوق کے اعمال دیکھ رہا ہے، وہ جانتا ہے کہ کون بے گناہ ہے اور کون ظالم ہے۔ اس سے ادنیٰ واعلیٰ، چھوٹی و بڑی کوئی شے بھی مخفی نہیں ہے۔ وہ مخلوق کے ظاہر و باطن سے اچھی طرح واقف ہے۔ اَلْبَصِيْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ مخلوق کے ذہن میں آنے والے خیالات اور ان کے دلوں کے بدلتے ہوئے احوال کو خوب دیکھ رہا ہے۔ وہ ہر ہر معاملے کے وقوع پذیر ہونے سے قبل ہی اس سے واقف ہے۔

مالک حقیقی نے انسان کو تمام مخلوقات پر سبقت عطا فرمائی ہے۔ اس نے ہمیں دیکھنے کی دو قوتیں عطا کی ہیں، جسے بصارت اور بصیرت کہا جاتا ہے۔ بصارت سے مراد ہماری ظاہری دو ۲ آنکھیں ہیں، جن سے ہم دنیا کو دیکھتے ہیں اور بصیرت سے مراد دل کی آنکھ یعنی قلبی بینائی ہے اس سے مراد عقلمندی اور حکمت ہے۔ ظاہری چہرے کی آنکھیں انسان کا بڑا ہی نازک

Marfat.com

نصہ ہیں۔ اَللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ان کی ہر حادثے سے سلامتی کے لئے انسان کے چہرے پر جو حفاظتی انتظام فرمایا ہے وہ بے مثال ہے۔

مخلوق میں جن بندوں کو بصارت وبصیرت دونوں صفات اَللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں وہ لوگ ایسے ہیں کہ بیک وقت دنیا کا مشاہدہ بھی کرتے ہیں اور زندگی کے اپنے تمام امور دانشمندی سے انجام بھی دیتے ہیں، ایسے لوگ بڑے خوش نصیب ہیں۔ بصیرت کے ذریعے انسان اپنی اسلامی تعلیمات کو سمجھتا ہے اور اَللہ رب العزت اور اس کے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات، ہدایات اور سنتوں پر عمل کرتا ہے۔ جب کہ بصارت سے وہ دنیا کی ظاہری اشیاء کا مشاہدہ بھی کرتا ہے۔

اَللہ عزوجل اپنی ذات اور تمام صفات میں اکمل ہے۔ وہ مخلوق کے پوشیدہ منصوبوں سے آگاہ ہے۔ زمین وآسمان اور تمام عالم کی کوئی چیز، کوئی خبر اس سے مخفی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ بصیر ہے، اس کے دیکھنے کی یہ صفت لامحدود ہے:

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ (آیت:۲۳۳، بقرۃ:۲، پارۃ:۲)

''اور اَللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اَللہ اسے دیکھ رہا ہے''۔

ہم مخلوق ہیں ہماری نظر عارضی اور بہت محدود ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم عجائبات کائنات پر غور اور فکر کیا کریں۔ اس تجسس سے ہمیں عبرت حاصل ہوگی۔ اور یہ نصیحت ملنے سے ہم اپنے کاموں میں عدل وانصاف کا تقاضہ پورا کریں گے۔ اگر بندہ اپنی بصارت اور بصیرت کا استعمال صحیح کرے تو اس کا ایمان ربّ کائینات پر مزید پختہ ہوتا جائے گا۔ وہ مشاہدہ کرے گا کہ زمین وآسمان کا ایک مربوط نظام بہرحال کوئی زبردست ہستی چلا رہی ہے اور وہ لاشریک ہے۔ اس بصیر کی نظر سے عالم کی کوئی چیز کسی حیثیت سے بھی اوجھل نہیں ہے۔

تدبّر کرنے سے انسان میں یہ خوبی پیدا ہوجائے گی کہ وہ برے افعال کرنے سے پرہیز کرے گا اور سمجھ لے گا کہ اَللہ تعالیٰ بصیر ہے اور وہ مجھے ہر حال میں ہر لمحہ خوب دیکھ رہا ہے، میں اس کی دسترس سے باہر نہیں ہوں تو اسے خلافِ شرع کام کرنے پر یقیناً حیا آئے گی اور یہی اس کے لئے آئندہ زندگی کی اصلاح کا سامانِ خیر ہوگا۔

Marfat.com

اَلْبَصِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ بغیر کسی رُکاوٹ کے ہر نفس و شے کو دیکھنے کی قدرت رکھتا ہے مگر ہم تو اس کے بندے ہیں ہماری آنکھیں اسے دیکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتی ہیں۔ اگر بندہ اَللّٰہ تعالیٰ کے دیکھنے کی صفت کو ہر وقت مدنظر رکھے تو مُحال ہے کہ اس سے گناہ سرزد ہوں۔ اَللّٰہ سبحانہٗ وتعالیٰ پوری امت مسلماں کی خطاؤں اور گناہوں کو معاف فرمائے:

وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَاکُنْتُمْ ط وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ O (آیت:۴، حدید:۵۷، پارۃ:۲۷)

''اور تم جہاں کہیں ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اَللّٰہ اسے دیکھ رہا ہے''۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ O

''پس عبرت حاصل کرو اے چشم بینا رکھنے والو''۔

وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ O

''اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے''۔

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ط

''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے''۔

Marfat.com

(۳)......اَلتَّوَّابُ جَلَّ جَلَالُہٗ بہت توبہ قبول کرنے والا

(یہ اسم بتیس۳۲ مختلف سورتوں کی ایک سو باسٹھ۱۶۲ آیات میں باتکرار ۳۲ مرتبہ آیا ہے)

وَاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ. (آیت:۱۰۴، توبۃ:۹، پارۃ:۱۱)

''اور بے شک اَللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے''۔

اَللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا یہ اسم مبارک صفاتی ہے۔اس کے معنی بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔انسان سے زندگی میں گناہ پر گناہ سرزد ہوتے رہتے ہیں پھر جب وہ عاجزی اور خلوص سے توبہ کرتا ہے تو اَللہ تعالیٰ توّاب ہے وہ اپنے اس بندے کو بار بار معاف فرماتا رہتا ہے۔یہ عمل اس طرح جاری ہے کہ جیسے ہی کسی فرد سے کوئی گناہ ہوا تو وہ اپنی اس معصیت پر نادم ہوا اور توبہ و استغفار کرتے ہوئے التَّوَّابُ جَلَّ جَلاَ لُہٗ سے فوری رُجوع ہوگیا۔اَللہ تعالیٰ توّاب ہیں وہ بندے کا اس طرح سے رگڑگڑانا بہت پسند فرماتے ہیں اور اس بشر کی طرف اپنی رحمت سے رجوع کرتے ہیں۔یوں بندہ ایک بار پھر سے گناہوں سے پاک وصاف ہوجاتا ہے۔اَللہ تعالیٰ کی ذات ایسی کریم ہستی ہے کہ بندے کو توفیق توبہ بھی خود ہی مرحمت فرماتے ہیں اور پھر اپنے انعام واحسانات کے ساتھ اس بندے کی طرف رجوع بھی خود ہی ہوجاتے ہیں۔

قرآن حکیم میں توّاب کی صفت اس طرح بیان ہوئی ہے کہ وہ گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔لیکن ہر فرد اس بات کو ذہن مین رکھے کہ اُسے توبہ کرنے کے عمل کی جو شرائط ہیں وہ پوری کرنا ہوں گی ورنہ اس کی توبہ معتبر نہ ہوگی۔چنانچہ وہ جس گناہ میں مبتلا ہے توبہ کرنے کے ساتھ وہ اس گناہ کو فوری ترک کردے،اس سے بیزاری کا اظہار کرے اور اس عمل میں تاخیر نہ کرے۔پھر کیئے ہوئے گناہ پر اپنی شرمندگی ظاہر کرے اور اپنا حُلیہ اور کیفیت بھی ندامت والی بنائے رکھے اور اس کے ساتھ وہ گناہ آئندہ کبھی نہ کرنے کا پکا ارادہ بھی کرے۔گزشتہ گناہ سے اسے جو ایمانی نقصان ہوا ہے اس خسارے کی تلافی کی فکر کرے۔اگر کسی کا مال غصب کیا ہے تو وہ واپس کرے۔اس عمل کو توبہ کہا جاتا ہے۔بندے کی یہ کیفیت،حال اور اس کی عاجزی دیکھ کر

Marfat.com

اَلتَّوَّابُ جَلَّ جَلا لُہٗ اس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ بندے پر بھی یہ لازم ہے کہ وہ اپنے اس وعدے پر قائم رہے جو توبہ کرتے وقت اس نے اَللّٰہ رَبُّ الْعِزّت سے کیا تھا۔

انسان کے ساتھ شیطان لگا ہوا ہے جو اسے برباد کرنے پر تُلا ہوا ہے وہ ابلیس موقع ملتے ہی انسان کو کسی معصیت سے دوچار کرا دیتا ہے مگر اَلتَّوَّابُ جَلَّ جَلا لُہٗ وہ مقدس ورحیم ذات ہے کہ بندہ جیسے ہی اُس سے شرمساری کے ساتھ رجوع ہو کر توبہ کرتا ہے تو وہ بندے کو مایوس نہیں کرتا مگر معاف فرما دیتا ہے کیونکہ اُس کا دربار عالی توبہ قبول کرنے کے لئے ہر لحہ کھلا ہوا ہے۔ انسان آخر دم تک جب تک کہ شرعی مہلت ملی ہوئی ہے معافی مانگتا رہے اَلتَّوَّابُ کسی کو معاف کرنے میں کبھی نہیں تھکتا۔ ساتھ ہی اس کے گناہوں کی پردہ پوشی بھی اس طرح فرماتا ہے کہ کسی دوسرے انسان کو اس کے برے افعال کا پتہ بھی نہ چل سکے۔ دیکھئے دنیا میں کتنے مجرم، قاتل اور گناہ گار آزادانہ طریقے سے معاشرے میں رہتے ہیں ان کے گناہوں کا کسی کو پتہ ہی نہیں چلتا دراصل یہ ان کے لئے اَللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مہلت ہوتی ہے کہ ہوسکتا ہے وہ کبھی توبہ کرلیں اور ان کے گناہوں کی اَللّٰہ تعالیٰ معافی بھی فرما دیں:

فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ (آیت:۳۷، بقرۃ:۲، پارۃ:۱)

"تو اس نے ان کا قصور معاف کر دیا۔ بے شک وہ معاف کرنے والا (اور) صاحب رحم ہے"۔

اَللّٰہ تعالیٰ کے اس کرم پر ہم غور کریں کہ اَللّٰہ تعالیٰ اگر بندے کی یہ پردہ داری نہ فرماتے تو وہ گناہ گار انسان کسی معاشرے میں رہنے کے قابل بھی نہ ہوتا اور ذِلّت وخواری کی زندگی گزارتے ہوئے ناکام ونامراد بڑی بدنصیبی کے ساتھ دنیا سے کوچ کر جاتا۔

یہ سمجھنا چاہئے کہ انسان جب بھی توبہ کرے تو وہ سچی توبہ کرے۔ ایسی توبہ پر اَللّٰہ سبحانہٗ وتعالیٰ انعام واکرام اور سکونِ قلب عطا فرما دیتے ہیں۔ توبہ کرنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ تائب اعمالِ صالحہ میں ترقی کرتا ہے اور خوفِ الٰہی ہر وقت اس کے دل میں رہتا ہے۔ وہ معاشرتی زندگی میں اپنے ماحول میں رہتے ہوئے اوروں کے ساتھ بھی عفوو درگزر کا معاملہ کرنا شروع کر دیتا ہے۔ یہ اس پر اَللّٰہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے۔

انسان اس بات کو نہ بھولے کہ اَللّٰہ تعالیٰ کی صفت عالی تو توّاب ہے مگر اس کی رحمت

Marfat.com

کو خشیتِ الٰہی میں ڈوبا ہوا ایک انسان ہی پا سکتا ہے۔ایک ضدی اور بے عقل انسان اپنے تکبر میں رہتے ہوئے اَللہ تعالیٰ کی اس عطا سے محروم ہی رہتا ہے کیوں کہ وہ گناہ پر جَری ہو جاتا ہے۔ یہ اس کا دُہرا گناہ ہوا یعنی ایک طرف بداعمالی کی اور دوسری طرف اس پر نڈر بھی ہو گیا۔ لہٰذا ایسے شخص کی سزا بھی دُگنی ہے اور جب اَللہ تبارک وتعالیٰ ڈھیل دیتے دیتے آخری وقت پر اس کی گرفت کرتے ہیں تو پھر اُسے چھڑانے والا بھی کوئی نہیں ملتا۔لہٰذا دانشمندی اس میں ہے کہ بندہ توبہ کرنے میں دیر نہ کرے، اپنے گناہوں کا اعتراف کر لے اور اس گناہ سے بہر حال چھٹکارا حاصل کر لے۔

دنیا کا کوئی بھی انسان یہ دعویٰ قطعی نہیں کر سکتا ہے کہ وہ بے گناہ ہے۔ انسان تو سب ہی کسی نہ کسی معصیت میں مبتلا ہیں۔مگر اَللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں، پیغمبروں اور رسولوں کو یہ صفت عطا فرمائی تھی کہ وہ معصوم تھے اَللہ تعالیٰ نے اپنے توّاب کی صفتِ خاص سے انہیں اول تا آخر پاک ہی رکھا۔اَللہُ اکبر کبیرًا.

بندوں پر اَللہ تعالیٰ نے یہ فضل فرمایا ہے کہ اگر ایک دن میں وہ سَو بار بھی گناہ کر لیں اور پھر اس سے رجوع ہو ہو کر توبہ کرتے رہیں تو اَللہ تعالیٰ بھی انہیں سَو بار ہی معاف فرما دے گا۔اس کے دربار میں کوئی کمی نہیں ہے وہ بڑا التوّابُ رَّحِیم ہے۔اَللہُ عَزَّ وَجَلَّ کو وہ بندے پسند ہیں جو خطا کریں اور فوری توبہ واستغفار کر کے ربُّ العالمین کو راضی کر لیں۔ایک حدیث میں یوں آتا ہے کہ (مفہوم عرض ہے) گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ وہ شخص کہ جس نے گناہ ہی نہ کیا ہو۔معلوم ہوا کہ توبہ کرنے سے اَللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں۔ بے شک ہم اس کی رحمت، فضل، نصرت اور مہربانی کے ہر وقت محتاج ہیں۔

مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ اَللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہوں۔ ہر وقت ہم اس کا شکر ادا کرتے رہیں اور قناعت کی زندگی کو پسند کریں۔ جب بھی ابلیس اپنا داؤ کسی بندے پر چلائے تو وہ بندہ اَللہ تعالیٰ سے رجوع ہو جائے اسے اس کی صفت توّاب سے پکارے اُس کو اختیارِ کُل حاصل ہے وہ جب بھی بندے سے راضی ہو جاتا ہے تو اسے سکھ، چین، راحت اور امن کی زندگی عطا فرما دیتا ہے اور بے چین ومضطرب قلب کو تسکین اَبدی سے مالا مال کر دیتا ہے۔

Marfat.com

بس اے لوگو! توبہ کرنے میں جلدی کرو اور اس میں ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرو کہ اَلتَّوَّابُ جَلَّ جَلاَ لُہٗ کی ذات بہت غیور ہے اس کے دربار سے مانگنے والا کوئی خالی ہاتھ نہیں لوٹتا:

وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۙ۝

(آیت:۲۵،شوریٰ:۴۲،پارہ:۲۵)

''اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور (ان کے) قصور معاف فرماتا ہے اور جو تم کرتے ہو (سب) جانتا ہے''۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۝

''ہمیں اَللہ کافی ہے اور وہی بہت اچھا کارساز ہے''۔

وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۝

''اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے''۔

Marfat.com

(۴)......اَلْحَکِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ بڑی حکمت والا

(یہ اسم بتیس ۳۲ مختلف سورتوں کی ایک ۶۲ سو باسٹھ آیات میں باتکرار ۴۵ مرتبہ آیا ہے)

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ط وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ O (آیت:۱۸،انعام:۶،پارہ:۷)

''وہ غالب ہے اپنے بندوں کے اوپر اور وہ بڑا صاحبِ حکمت ہے، بڑا باخبر ہے''۔

اَللّٰہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا یہ اسم مبارک صفاتی ہے۔ اس کے معنی بڑا حکمت والا یا صاحبِ حکمت ہے۔ قرآن کریم میں یہ اسم کل اکیانوے ۹۱ مرتبہ آیا ہے۔ جب کہ صرف اُن بتیس ۳۲ سورتوں کی ایک ۶۲ سو باسٹھ آیات جن میں اَسمائے اِلٰہی تین ۳ کے طاق عدد میں آئے ہیں، یہی اسم 'حکیم' باتکرار پینتالیس ۴۵ مرتبہ آیا ہے۔

سورۃ بقرۃ کی آیت نمبر ۲۶۹ میں اَللّٰہ جَلَّ جَلَالُہٗ کا فرمان ہے کہ: ''وہ جسے چاہے حکمت عطا کرتا ہے اور جسے حکمت عطا ہوگئی اسے یقیناً خیرِ کثیر عطا ہوگئی''۔

الحکیم جَلَّ جَلَالُہٗ نے ''حکمت'' کی خود تشریح بیان فرمادی۔ تو پھر اور کون ہے جو اس سے بڑھ کر تشریح کرسکے؟ گویا حکمت کا ملنا کسی انسان کے لئے نعمتِ عظمٰی ہے۔ مندرجہ بالا آیت کے ترجمے سے معلوم ہوا کہ حکمت میں اور بے شمار نعمتیں ہیں، مثلاً اس میں اَللّٰہ تعالیٰ کی بندوں پر نوازشیں اور انعامات بھی شامل ہیں۔ ان سب کا احاطہ کرنا انسان کے لئے ناممکن ہے۔ اَللّٰہ تعالیٰ کا نظام نہایت مستحکم ہے اس میں کوئی چیز حائل نہیں ہوتی یعنی اس کی تدبیر میں کوئی شے رکاوٹ نہیں ہوتی۔

جس شخص کو حکیم جَلَّ جَلَالُہٗ حکمت عطا فرمادیں وہ امورِ دنیا و احکام دین میں کبھی کمی کوتاہی یا زیادتی نہیں کرے گا۔ حکمت ملنے کی یہ ایک مثال ہے۔ دراصل حکمت کا ملنا علم و دانائی کا حاصل ہونا ہے۔ ایسا شخص جسے حکمت دی گئی ہو وہ عدل و انصاف کا خوگر بن جائے گا اور اس میں معتدل مزاجی پیدا ہوجائے گی۔ وہ اس خیر کثیر کو پاکر مخلوق میں اپنی ملنساری اور رواداری کا عمل عین تقاضوں کے مطابق جاری رکھے گا۔

Marfat.com

اَللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ نے حکمت کی معرفت اپنے نبیوں کو خوب عطا فرمائی تھی اور ان میں بھی یہ معرفت خصوصی طور پر رسول اللہ ﷺ کو کثیر بخشی تھی۔

اَللّٰہ جَلَّ جَلَالُہٗ حکیم ہے۔ بڑا صاحبِ حکمت، دانا، علیم اور بندوں پر بہت مہربان ہے۔ اس نے کائنات عالم پیدا فرما کر سب کی ضروریات پوری کرنے کے لئے مخلوقات کے لئے محض اپنی حکمت سے بے شمار سہولتیں فراہم کیں۔ یہ ایک بڑا اور زبردست نظام ہے اور انتہائی ربط کے ساتھ چل رہا ہے۔ اس عالی شان نظام کو اَللّٰہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے کس طرح مربوط کیا ہے؟ مخلوق اس کے سمجھنے سے عاجز ہے:

اِنَّ رَبَّکَ حَکِیْمٌ عَلِیْمٌ O (آیت:۸۳، انعام:۶، پارۃ:۷)

''بے شک تمہارا رب علم وحکمت والا ہے''۔

چنانچہ اس نظام وترتیب کا اول وآخر صرف اَلْحَکِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ ہی جانتا ہے۔ لہٰذا ہر زبان یہ کہنے پر مجبور ہے کہ اَللّٰہ تعالیٰ نے ہر شے برمحل پیدا کی ہے۔

اے رحیم وکریم اور مخلوق پر مہربان ذات پاک، اے حکیم اے صاحبِ علم تو ہم گئے گزرے بندوں کو بھی حکمت کی یہ نعمت اپنی ہی طرف سے عطا فرما دے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ O

''اس غالب حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں''۔

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ط

''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے''۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ O

''ہمیں اَللّٰہ کافی ہے اور وہی بہت اچھا کارساز ہے''۔

Marfat.com

(۵)......اَلْحَلِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ بڑا بُردبار

(یہ اسم بتیس۳۲ مختلف سورتوں کی ایک سو باسٹھ۱۶۲ آیات میں باتکرار ۹ مرتبہ آیا ہے)

وَاِنَّ اللّٰہَ لَعَلِیْمٌ حَلِیْمٌ O (آیت:۵۹،حج:۲۲،پارۃ:۱۷)

''اور اللہ یقیناً ہر بات جاننے والا، بڑا بردبار ہے''۔

اللہ تعالیٰ کا یہ اسمِ مقدس اَلْحَلِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ صفاتی ہے۔ وہ حلیم ہے، تحمل کرنے والا اور بڑا برداشت کرنے والا ہے۔ وہ مخلوق پر ایسا غضبناک نہیں ہوتا کہ کسی کی نافرمانی کرنے پر اُسے فوری گرفت میں لے لے۔ اس کی مخلوق میں نیک اور برے سب ہی آباد ہیں۔ کوئی حد سے نکل کر اس کی اولاد ٹھہراتا ہے' کوئی اس سے گستاخیاں کرتا ہے، کوئی مجرم جرائم کا عادی ہے تو کوئی مر کر دوبارہ زندہ ہونے کا انکاری ہے۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ حلیم ہے وہ حلم اور عفوو درگزر سے کام لیتا ہے۔ وہ اَلْحَلِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ ڈھیل دیتا رہتا ہے کہ بندے کو احساسِ ندامت ہو جائے۔ وہ انتقام لینے میں عجلت نہیں کرتا ہے۔

قرآن حکیم میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کی بداعمالیوں پر پکڑنے لگتا تو روئے زمین پر کوئی مُتنفّس زندہ نہ چھوڑتا۔ قرآن کریم کی آیت ملاحظہ ہو:

وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِظُلْمِھِمْ مَّا تَرَکَ عَلَیْھَا مِنْ دَآبَّۃٍ وَّلٰکِنْ یُّؤَ خِّرُھُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ج فَاِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ O (آیت:۶۱،نحل:۱۶،پارۃ:۱۴)

''اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے ظلم کی وجہ سے (فوراً) اپنی پکڑ میں لیتا تو روئے زمین پر کوئی جاندار باقی نہ چھوڑتا، لیکن وہ ان کو ایک معین وقت تک مہلت دیتا ہے۔ پھر جب ان کا معین وقت آجائے گا تو وہ گھڑی بھر بھی اس سے آگے پیچھے نہیں ہوسکیں گے''۔

مگر وہ حلیم ہے، حِلم سے کام لیتا ہے۔ بندوں کی مسلسل نافرمانیوں کے باوجود رزق کا دروازہ ان پر بند نہیں کرتا۔ مخلوق ہر وقت اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے۔ کوئی فرار ہو کر کہاں جاسکتا ہے؟ جہاں بھی جائے گا اللہ ربُّ العزّت کی حدیں پائے گا۔ یہ حقیقت ہے کہ اس نے ہمیں استغفار

Marfat.com

کرنے کی مُہلت عطا کی ہے۔ اگر ساری کی ساری دنیا اس سے بغاوت کرلے تو وہ سب سے بے نیاز ہے اس کی عظمت میں ذرّہ برابر بھی کمی واقع نہ ہوگی۔ اور اگر کل کائنات اس کی تابعدار ہو جائے اور عمل صالحہ کرنے پر جم جائے تو اس کی بڑائی میں کوئی اضافہ نہ ہوگا۔ وہ یقیناً بلند و بالا پاک ذات ہے۔ اس کی ذات میں تغیر نہیں ہوتا۔ وہ واحد و یکتا ہے اور لازوال ہستی ہے۔

وہ کُفر کرنے والوں کو بھی دیکھ رہا ہے گو کہ وہ سب اس کی نظر میں ذلیل وخوار ہیں مگر وہ حلیم ہے انتقام لینے میں جلدی نہیں کرتا۔ اگر وہ مخلوق پر غضبناک ہو کر ان کی بداحوالی پر پکڑ کرلے تو پھر کون بچا سکتا ہے۔ مگر اس کی رحمت بہت وسیع ہے۔ وہ بڑا ہی بردبار ہے۔ بندہ ذرا اپنے اعمال دیکھے اور اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی صفت حلیم پر بھی غور کرے کہ وہ ذات عظیم ایک نافرمان بندے کو بار بار مہلت دیتی چلی جارہی ہے کہ ممکن ہے کسی وقت تو وہ نادم ہو جائے اور نیک زندگی اختیار کرلے۔ مگر نیک راہ پر تو وُہی آئے گا جس کو اللہ بزرگ و برتر سے حیا آتی ہو۔ بے حس شخص تو محروم کا محروم ہی رہے گا۔

انسان اپنے معاملات میں بہت جذباتی ہے اگر کوئی کسی کو برا بھلا کہہ دے، سختی سے پیش آجائے یا کوئی ظلم کر بیٹھے تو یہ شخص طیش میں آکر فوری اپنا بدلہ لے لیتا ہے اور بھول جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کیسا حلیم ہے کہ انتقام کے بجائے مہلت اور موقع دیتا رہتا ہے۔ مخلوق پر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان عظیم ہے کہ وہ اچھے، برے، نیک و بد سب پر اپنے حلم کی رحمت کیے ہوئے ہے۔ تو اے بندے، اے بشر دنیا کے طمع کو چھوڑ اور اپنے خالق کا فرماں بردار بن۔ اب تک جو ہوا سو ہوا۔ توبہ کر قبل اس کے کہ توبہ کے دروازے بند ہو جائیں:

اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ۝

''یقیناً اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا بردبار ہے''۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ ۝

''پس عبرت حاصل کرو اے چشم بینا رکھنے والو''۔

Marfat.com

(۶)......اَلْحَمِیْدُ جَلَّ جَلَالُہٗ لائقِ تعریف

(یہ اسم بتیس۳۲ مختلف سورتوں کی ایک۱۶۲سو باسٹھ آیات میں با تکرار ۶ مرتبہ آیا ہے)

وَاللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ O (آیت:۱۵، فاطر:۳۵، پارۃ:۲۲)

''اور اَللّٰہ وہی ہے بے پروا سب تعریفوں والا''۔

اَللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ کا یہ مبارک اسم صفاتی ہے۔ یہ لفظ حمد سے بنا ہے۔ اس کے معنی خوبیاں بیان کرنا ہے۔ اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی ذات کامل الصّفات ہے وہ اَلْحَمِید جَلَّ جَلَا لُہٗ ہے اور خود ہر طرح لائق تعریف ہے۔

اَللّٰہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنی حمد خود بیان فرمائی ہے کہ تمام تعریفوں کی مستحق صرف اَللّٰہ جَلَّ جَلَالُہٗ ہی کی ذات ہے۔ اسی نے بندوں کو بھی اپنی تعریف کرنا سکھائی کہ اسے یوں پکارو کہ وہ رحمٰن ہے، رحیم ہے، رءوف ہے۔ قرآن کریم کا آغاز حمد باری تعالیٰ سورۃ فاتحہ (دُعا) سے ہوا ہے تو حمد وثنا کا مستحق صرف اَللّٰہ تعالیٰ ہی ہے۔

مخلوق 'حمید' کی خوبیاں اور صفات بیان کرتی تو ہے گو وہ قیامت تک جاری رہے مگر یہ تسبیح پھر بھی محدود ہے۔ 'اَلْحَمِیْد' کی صفات عالیہ کا حق صرف خوبیاں ہی بیان کر کے کس طرح ادا ہو سکتا ہے؟ جب تک کہ عملی زندگی کو بھی ویسا ہی نہ ڈھالا جائے جو شریعت میں مطلوب ہے۔ تاکہ قول وفعل میں تضاد نہ ہو۔

یہ ایک واضح بات ہے کہ حمد وثنا اس ذات ہی کی بیان کی جائے جو نقص اور عیب سے قطعی پاک ہو۔ مخلوق میں تو خرابیاں اور نقصان عام ہے۔ یہاں کوئی بشر عیب سے خالی نہیں۔ صرف الحمید جَلَّ جَلَالُہٗ ہی کی وہ ذات عالی ہے کہ وہ بے عیب و بے نقص ہے۔ تو وہی ذات لائقِ تعریف ٹھہری۔ اس کے مدِّ مقابل یقیناً نہ کبھی کوئی تھا نہ اب ہے نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ وہ اول و آخر، تنہا، واحد، یکتا 'الحمید' ہی ہے کہ پوری کائنات اس کی حمد وثنا میں مشغول ہے۔

اب خود فیصلہ کر لیا جائے کہ اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی الحمید ہے، رازق ہے، کریم ہے، خلاّق ہے،

Marfat.com

احد وصمد ہے، حیّ وقیّوم، اور علیم وخبیر ہے۔ جب وہ اپنی تمام صفات عالیہ میں اکمل ہے تو حمد وثنا کا مستحق بھی وہی ہے، اس کے علاوہ اور کون ہوسکتا ہے؟

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ O (آیت:۲۶۷، بقرۃ:۲، پارۃ:۳)

''اور جان رکھو کہ اللہ بے پرواہے خوبیوں والا''۔

زمین پر اس کی بہترین حمد وثنا اس کے نبیوں نے کی، رسول اللہ ﷺ نے اس کی خوبیاں اور صفات نہایت اعلیٰ انداز میں بیان فرمائیں۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے الحمید جَلَّ جَلَالُہٗ کی تعریف خوب ذوق وشوق سے کی۔ تابعین تبع تابعین، سلف وخلف، صالحین، مشائخِ امت، اکابرین علما، بزرگ اولیاء، طلبہ اور مخلوق عام نے 'الحمید' کی خوب حمد وثنا نہ صرف بیان کی بلکہ یہ جاری ہے اور اس عمل صالحہ کے ذکر سے کسی نے کبھی بھی منہ نہ موڑا۔ حتیٰ کہ چرند، پرند اور جمادات جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جیسی بھی توفیق ملی، سب کے سب شب وروز اس کی حمد کرنے میں مشغول ہیں۔

مگر شرک وبدعات کی ضلالت میں پڑا ہوا انسان اس سے محروم ہے اسے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہی نہیں ہے۔ وہ بدنصیب جیسا دنیا میں آیا ویسے ہی نامراد دنیا سے چل بسا۔ میں نے اللہ ﷻ کی حمد وثنا بیان کرنے میں عربوں کو خوب پایا وہ ہر بات، ہر کلام اور ہر کام پر صبح وشام اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہی کہتے رہتے ہیں اور یہ کلمات ادا کرنے کا جو ان کا انداز ہے وہ بڑا متاثر کن ہے۔ ان کا پورا معاشرہ ان کلمات کو کہنے میں جتنا مضبوط ہے وہ پختگی میں نے کسی اور معاشرے میں نہیں دیکھی۔ اگر وہ مریض ہوں' نقصان میں ہوں یا کوئی حادثے کا شکار ہوں تب بھی 'اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ' ہی کہتے ہیں۔ سلام کرنے میں پہل کرنا، جواب دینا اور ہر معاملے میں الحمد للہ کہنا ان کی فطرت میں شامل ہے۔ یہ ان کے معاشرتی نظام کی ایک اسلامی خوبی ہے جس سے ہمیں عبرت حاصل ہونا چاہئے۔ اللہ ﷻ ہم پر فضل خاص فرمائے:

وَھُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ O

''اور وہی ہے کام بنانے والا سب تعریفوں کے لائق''۔

Marfat.com

(۷)......اَلْخَبِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ باخبراور آگاہ

(یہ اسم بتیس ۳۲ مختلف سورتوں کی ایک سو باسٹھ ۱۶۲ آیات میں باتکرار ۴۴ مرتبہ آیا ہے)

وَاتَّقُوا اللّٰہَ ط اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ م بِمَا تَعْمَلُوْنَ O (آیت:۱۸،حشر:۵۹،پارہ:۲۸)

''اور اَللّٰہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اَللّٰہ تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے''۔

اَلْخَبِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ اَللّٰہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ خبیر کے معنی باخبر اور آگاہ کے ہیں۔ اَللّٰہ تعالیٰ خبیر ہے، وہ کائنات کی ہر چیز سے باخبر ہے۔ دنیا کا ادنیٰ ذرّہ تک اس کی اطلاع سے باہر نہیں۔ جو اُمور پوشیدہ ہیں وہ مخلوق سے ہیں۔ کسی فرد کو یہ دسترس حاصل نہیں کہ وہ کائنات کے مخفی معاملات سے واقف ہو سکے۔ ہاں صرف خبیر جَلَّ جَلَالُہٗ ہی وہ ذات مقدس ہے کہ ظاہر و باطن کا کوئی حال اس سے خفیہ نہیں رہتا۔ اس طرح نہیں ہوتا کہ زمین و آسمان کی خبریں اس تک پہنچتی ہوں بلکہ حق یہ ہے کہ وہ سب کو ابتدا ہی سے جانتا ہے۔ وہ تو ان کے وقوع ہونے سے قبل ہی ان پر مطلع ہے:

اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ O (آیت:۱۶،لقمٰن:۳۱،پارہ:۲۱)

''بے شک اَللّٰہ بڑا باریک بیں ہے بڑا باخبر ہے''۔

یہ عیاں ہے کہ عالم کُل اور مخلوقات کا پیدا کرنے والا صرف ایک ہے جو لاشریک ہے اور واحد ہے۔ وہ اَللّٰہ تعالیٰ ہے۔ وہ خبیر ہے، ہر حال سے آگاہ اور باخبر ہے۔ بندہ نادان خیال کرتا ہے کہ میں اپنا معاملہ چھپالوں گا، وہ چاہے انسانوں سے اپنا راز خفیہ رکھ لے مگر اَللّٰہ تعالیٰ خبیر ہے اس کے لئے کوئی راز، کوئی معاملہ قطعی پوشیدہ نہیں ہے:

عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ط وَھُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ O (آیت:۷۳،انعام:۶،پارہ:۷)

''وہ غائب وحاضر ہر چیز کو جاننے والا ہے، اور وہی بڑی حکمت والا، پوری طرح باخبر ہے''۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ O

''پس عبرت حاصل کرو اے چشم بینا رکھنے والو''۔

Marfat.com

(۸)......اَلرَّحْمٰنُ جَلَّ جَلَالُہٗ بہت مہربان

(یہ اسم بتیس[۳۲] مختلف سورتوں کی ایک سو باسٹھ[۱۶۲] آیات میں صرف امرتبہ آیا ہے)

اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ (ایات:۱-۲، رحمٰن:۵۵، پارۃ:۲۷)

''وہ رحمٰن ہی ہے جس نے قرآن کی تعلیم دی''۔

اَلرَّحْمٰنُ جَلَّ جَلَالُہٗ، اَللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ کے اسم ذاتی کے بعد یہ اسم 'رحمٰن' سب سے پہلے آیا ہے اس کے ساتھ ہی دوسرا صفاتی نام 'رحیم' اس کے بعد یوں آیا ہے الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ لہٰذا اَللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ذاتی نام کے بعد یہ اسم رحمٰن نزدیک ترین ہے۔ اسم رحمٰن لفظ رحمت سے بنا ہے اس کے معنی بہت مہربان یا نہایت رحم کرنے والا ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ رحمٰن کا صحیح ترجمہ کرنا مشکل ہے۔

اسم رحمٰن کی صفات بھی عجیب وغریب ہیں۔ یہاں چند صفات محض مثال کے لئے لکھی جاتی ہیں۔ 'اَلرَّحْمٰنُ' کی رحمت مخلوقات پر یکساں وعام ہے۔ چنانچہ یہ مشاہدہ عام ہے کہ مؤمن ہو یا کافر، دوست ہو یا دشمن، بادشاہ ہو یا فقیر سب ہی اس کی رحمت سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ اَلرَّحْمٰنُ جَلَّ جَلَالُہٗ مخلوق کے رنج والم، مصائب وتفکرات دور کر کے انہیں چین وسکون بخشتا ہے۔ مخلوق کی معاشرتی مثال یوں ہے کہ ڈاکٹر کے پاس جب مریض علاج کے لئے آتا ہے تو وہ مریض کا علاج بلا تخصیص کرتا ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ مریض مسلم ہے یا غیر مسلم، مجرم ہے یا بے گناہ، صاحبِ ثروت ہے یا فقیر، مگر وہ اپنے منصب کے مطابق اس کا علاج خلوص، توجہ، فکر مندی اور محنت سے کرتا ہے۔ جب مخلوق کا یہ عالم ہے تو خود اَلرَّحْمٰن جَلَّ جَلَالُہٗ کی مہربانیاں پورے عالم پر کتنی ہوں گی۔

رحمٰن کی اس صفت سے مخلوق کو راحت اور تمام فوائد دن ورات بغیر کسی وقفے کے خوب پہنچ رہے ہیں۔ اَللہ تعالیٰ نے مخلوق کی نفع رسانی کی ذمہ داری خود ہی لی ہے۔ دیکھئے کوئی انسان اَللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کا کتنا ہی باغی کیوں نہ ہوجائے اَللہ تعالیٰ اس کا رزق بند نہیں

Marfat.com

کرتا۔ اَللّٰہ تعالیٰ خودمختار ہے وہ کسی کے دباؤ میں نہیں ہے، وہ بے نیاز ہے اور غنی ہے۔ ہم سب مخلوق ہیں اور اس کے غلام وفقیر ہیں۔ خیال کیجئے کہ کوئی اَللّٰہ تعالیٰ پر ایمان لائے یا اپنے کفرو شرک پر ہی جما رہے مگر رحمٰن کی رحمت عام ہے۔

اَللّٰہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے کہ میں ہی اللّٰہ ہوں، مجھے اَللّٰہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن میں سنتا ہوں اور دعا قبول کرتا ہوں:

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط (آیت:۱۱۰، بنی اسرآئیل:۱۷، پارۃ:۱۵)

''کہہ دیجئے کہ اَللّٰہ کو اَللّٰہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر''۔

تائب (توبہ کرنے والا) اسے اَللّٰہ کہہ کر پکارے یا رحمٰن کہہ کر یاد کرے وہ ہر طالب کی مراد پوری فرماتا ہے۔ اس کا فضل واحسان سب کے لئے ہے وہ کسی کو محروم نہیں کرتا۔ کائینات کا مربوط ومحفوظ نظام رحمٰن کی رحمت کی برکت سے مستحکم اور جاری ہے۔ اس پر جتنا غور کرو اَللّٰہ تبارک وتعالیٰ کی شان عالی، اس کی زبردست قدرت اور وحدانیت کا مشاہدہ بلا شک وشبہ ہوتا جاتا ہے۔

یہ تو معلوم ہوا کہ اَلرَّحْمٰن جَلَّ جَلاَ لُہٗ اپنی رحمت کی لامحدود وسعت سے ہر ذی نفس پر اپنی بخشش جاری کئے ہوئے ہے۔ پس بندہ کے لئے یہ نصیحت ہے کہ وہ بھی خدمتِ خلق کے کام مستحق وغیر مستحق سب پر جاری رکھے۔ کیونکہ اَللّٰہ تعالیٰ کے بندوں کو نفع وراحت پہنچانا، اُن سے تعاون کرنا اور معاملات میں ان سے درگزر کرنا گھمنڈ سے بچنا، زمین پر اکڑ کر نہ چلنا بلکہ عاجزی اختیار کرنا (بندہ کا یہ فعل) اَللّٰہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ اس عمل کا اَجر اس کے لئے اَللّٰہ تعالیٰ کے پاس محفوظ ہے۔ اَللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا. (آیت:۶۳، فرقان:۲۵، پارۃ:۱۹)

''اور اَللّٰہ کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں''۔

اَللّٰہ تعالیٰ اُمتِ مسلمہ کے مجموعی بگڑے ہوئے احوال پر اپنی خصوصی نظر رحمت فرمائے کہ اس پُرفتن دور میں ہم تیرے فضل واحسان کے کچھ زیادہ ہی محتاج اور مستحق ہیں۔

Marfat.com

(۹)......اَلرَّحِیۡمُ جَلَّ جَلَالُہٗ نہایت رحم والا

(یہ اسم بتیس ۳۲ مختلف سورتوں کی ایک ۱۶۲ سو باسٹھ آیات میں باتکرار ۱۰۵ مرتبہ آیا ہے)

وَاسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَیۡہِ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ رَحِیۡمٌ وَّدُوۡدٌ ○ (آیت:۹۰،ھود:۱۱،پارہ:۱۲)

''تم اپنے رب سے معافی مانگو، پھر اسی کی طرف رجوع کرو۔ یقین رکھو کہ میرا رب بڑا مہربان، بہت محبت کرنے والا ہے''۔

اَللّٰہ بزرگ و برتر کا یہ اسم رحیم صفاتی ہے۔ اَلرَّحِیۡمُ جَلَّ جَلَالُہٗ رحمت سے بنا ہے۔ اس کے معنی 'نہایت رحم والا' 'بڑا مہربان' یا 'بہت رحم کرنے والا' ہے۔ قرآن کریم میں سورۃ فاتحہ میں اَللّٰہ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی کا یہ دوسرا صفاتی نام 'رَحِیۡم' پہلی مرتبہ آیا ہے۔ یہی ترتیب آغاز میں یعنی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ میں بھی ہے۔
۱ ۲ ۳

یہاں بھی اسم رَحِیۡم' رَحۡمٰن کے بعد دوسرے نمبر پر آیا ہے۔ یعنی اسم 'اَللّٰہ' ذاتی نام ہے۔ رحمٰن (پہلا) صفاتی نام ہے اور رحیم (دوسرا) صفاتی نام وارد ہوا ہے۔

اَللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ کی رحمت کائیناتِ عالم میں بے حساب ہے اور آخرت میں بھی وہ اپنے نیک بندوں کو عذاب میں مبتلا ہونے سے محفوظ فرمائے گا۔ اس کی بخشش کی یہ صفت رحیم' لفظ رحم سے متعلقہ ہے اور یہ رحمت و فضل وہاں مؤمنوں پر بارش کی طرح برسیں گے جو مسلمانوں کے لئے یہ ایک لازوال انعام ہوگا۔ مشرک اور غیر مسلم اس زُمرے میں شامل نہ ہوں گے وہ دنیا میں عیش کر چکے۔ اب ان سرکش، باغی اور نافرمانوں کی پکڑ کا وقت ہوگا جس سے وہ بچ نہ سکیں گے۔

اَللّٰہ تعالیٰ دنیا میں اپنی رحمت سے بندوں کو نعمتیں عطا کرتا ہے۔ ان میں صراطِ مستقیم پر بندوں کو چلانا بھی اس کی رحمت ہی سے ہے۔ وہی عبادت کرنے اور دعا مانگنے کی توفیق بندوں کو مرحمت فرماتا ہے۔ انسانوں کے بگڑے ہوئے اُمور اور ناہموار احوال کو درست فرماتا ہے سب کچھ خود عطا کرنے کے باوجود وہ رحیم' چاہتا ہے کہ بندے اور بھی اپنی ضروریات و

Marfat.com

حاجات دعاؤں میں مجھ سے مانگیں میں رحیم ہوں کسی کو نامراد نہیں لوٹاؤں گا۔ پوری دنیا چوبیس ۲۴ گھنٹے اس سے طلب ہی طلب کر رہی ہے اور جو مانگا ہے پاتی جا رہی ہے اور عجیب بات تو یہ ہے کہ اَللّٰہ تعالیٰ سے مانگا جائے تو وہ خوش ہوتا ہے اور طالب کی طلب پوری کرتا ہے اور اگر کوئی اس سے اپنی حاجت بیان نہ کرے اور دعا میں کچھ نہ مانگے تو وہ اپنے بندے سے ناراض ہوجاتا ہے۔ اَللّٰہ اکبر کبیرًا.

اِنَّهٗ هُوَ الۡبَرُّ الرَّحِیۡمُ ۝ (آیت:۲۸،طور:۵۲،پارۃ:۲۷)

''بے شک وہ احسان کرنے والا مہربان ہے''۔

اس کے برعکس آپ نے پوری دنیا کی تاریخ میں اور اب اپنی زندگی میں کیا کبھی ایسا پڑھا، سنا، یا دیکھا ہے کہ کسی بادشاہ نے رعایا کے لئے اعلان کیا ہو کہ جو مجھ سے نہیں مانگے گا تو میں اس سے ناراض ہو جاؤں گا۔ یہ مشاہدہ آج تک کسی نے نہیں کیا۔ کیونکہ بادشاہ مخلوق ہے۔ خود مانگنے والا ہے، اپنے خزانے کے اور بڑھانے کی فکر میں اور بادشاہت کو وسیع کرنے کے منصوبوں میں اُلجھا ہوا ہے وہ کیا کسی کو دے گا۔ عطا کرنے والی ذات تو صرف ایک ہی ہے اور وہ رحیم ہے۔

اگر کوئی بندہ کسی کی مالی مدد کر دے۔ پھر وہی مستحق شخص اپنی ضرورت پر آکر اس سے اور مالی اِمداد چاہے تو مدد کرنے والا اس سے ملنے میں بیزاری کا اظہار کرے گا اور اُسے حقیر و کمتر سمجھے گا۔ کوئی یوں بھی کرتا ہے کہ کسی کے ساتھ احسان کا معاملہ کیا اور اپنی فیاضی اور دوسرے کی غربت کا خوب چرچا کرتا پھرا۔ اَلرَّحِیۡم جَلَّ جَلَالُہٗ کو یہ رِیاکاری قطعی ناپسند ہے اور ایسی مدد یا عمل اَللّٰہ تعالیٰ کے دربار میں کوئی اجر نہیں لاتے۔ اَللّٰہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے اپنی صفت رحیم' سے مخلوق میں آپس میں محبت، انسیت اور الفت پیدا کی ہے۔ یہ شفقت اور رحم مخلوق میں اسی وجہ سے درجہ بہ درجہ پایا جاتا ہے۔ یہ سب کچھ اَللّٰہ رب العزت کی مہربانی ہی سے ظہور پزیر ہو رہا ہے۔ انسان کو رحم کا پہلو نہیں چھوڑنا چاہئے ورنہ تارکِ رحم ظالم اور سفّاک بن جائے گا۔ اَللّٰہ تعالیٰ نے جب اپنی رحمت سے ہماری برائیوں کی پردہ پوشی کی ہے تو ہم اس پر حیا کریں اور کسی فرد کو گناہ گار جان کر اس کو رُسوا نہ کریں۔ ہر شخص یہ یاد رکھے کہ وہ جو اعمالِ صالحہ انجام دے رہا ہے، خدمت خلق کر رہا ہے اور دین کی سربلندی کے لئے قربانیاں دے رہا ہے تو وہ خود پر فخر نہ کرے بلکہ یہ

Marfat.com

مقام تو شکرِ الٰہی بجالانے کا ہے کہ یہ سب کچھ اَللہ تعالیٰ کی توفیق ہی سے ہوا ہے۔ اس میں نہ تو بندے کی اہلیت ہے نہ ہی انسانی قوت۔

ہم اَللہ رحیم وکریم کا شکر ادا کریں کہ جو رحمتیں اس نے ہمیں عطا فرمائی ہیں وہ سب بلا معاوضہ ہیں۔ ہوا خوشگوار ہے جو زندگی کے لئے لازمی ہے وہ رحمٰن ورحیم نے مفت عطا فرمائی ہے۔ پانی کے بغیر زندگی ممکن نہیں، اَللہ تعالیٰ نے بغیر معاوضے کے میٹھا ولذیذ اور خوب سیراب کرنے والا پانی ہمیں بخشا ہے۔ بہرکیف ہم اس کی رحمت کے احسانات کا بدلہ نہیں اتار سکتے ہیں۔ کاش کم از کم ہم اس کی عنایات وعطا اور بخشش کا شکر تو ادا کریں۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ.

اسم رحیم کی شرح کے آخر میں، میں اسے ایک حدیث اور ایک شعر پر تمام کرتا ہوں جس میں حدیث کا مفہوم بھی آ گیا ہے۔

حدیث:......اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمُکُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ. (سنن الترمذی)

''زمین والوں پر رحم کرو تم پر آسمان والا رحم کرے گا''۔

مولانا الطاف حسین حالی مرحوم اپنے شعر میں اس کا ترجمہ یوں پیش کرتے ہیں۔

کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر
اَللہ مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر

مولانا حالی مرحوم کی روح سے معذرت کے ساتھ کہ میں نے مصرعِ ثانی میں کچھ تصرّف کر کے خدا کی جگہ 'اَللہ' اسم ذاتی لیا ہے۔ کیونکہ خدا کی جمع خداؤں ہے'' اور اَللہ تو لاشریک ہے۔ اس لئے اسم اَللہ کی کوئی جمع نہیں ہے۔ ساری دنیا سر جوڑ لے تب بھی ''اَللہ'' کا ترجمہ کوئی نہیں لا سکتا ہے۔ اور نہ ہی اس اسم 'اَللہ' کا کوئی دوسرا نام بدل کے طور پر لا سکتا ہے:

وَھُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُO (آیت:۲، سبا:۳۴، پارۃ:۲۲)

''اور وہ مہربان (اور) بخشنے والا ہے''۔

Marfat.com

(۱۰)......اَلرَّءُ وْفُ جَلَّ جَلَالُہٗ بہت مہربان

(یہ اسم بتیس۳۲ مختلف سورتوں کی ایک۶۲سو باسٹھ آیات میں صرف ا مرتبہ آیا ہے)

وَاللّٰہُ رَءُ وْفٌ بِالْعِبَادِ O (آیت:۲۰۷،بقرۃ:۲،پارۃ:۲)

''اور اَللہ بندوں پر بہت مہربان ہے''۔

اسم رَءوف قرآن کریم کی بتیس۳۲ مختلف سورتوں کی ایک۶۲سو باسٹھ آیات جن میں تین۳ اسمائے الٰہی طاق عدد میں اکٹھے آئے ہیں، یہ اسم صرف ایک مقام جو سورۃ نور۲۴ کی آیت نمبر ۲۰ میں ہے، آیا ہے۔ اس کے علاوہ ان سورتوں میں پھر اس کی مزید کوئی تکرار نہیں ہوئی ہے۔ یہ آیت اس کتاب کی فہرست نمبرا کے سلسلہ نمبر ۱۰۴ میں، صفحہ نمبر ۸۴ پر مع ترجمہ درج ہے، وہاں دیکھ لی جائے۔

اسم رَءُ وْف اَللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ یہ لفظ رافت سے بنا ہے۔ اس کے معنی شدّتِ رحمت یا بہت مہربانی کے ہیں۔ اسی صفت سے اَللہ تعالیٰ بندوں کو خسارے اور نقصان دہ اشیاء یا اُمور سے بچاتا ہے۔ اپنی مہربانی سے وہ انسان کو اس کے دشمنوں سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ اس صفتِ رَءُ وْف سے وہ انسان پر مہربانی کا معاملہ کرتا ہے۔ اگر اَللہ تعالیٰ انسان کو رَءُ وْف کی صفت 'مہربانی' کرنے کا اختیار دے دے تو انسان اس سے انصاف نہ کر سکے گا۔ اس لئے اختیارِ کُلّی تو اَللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اپنے پاس ہی رکھا ہے البتہ اس نے مخلوق کو ایک دوسرے پر مہربانی کرنے اور آپس میں شفقت سے کام لینے کی توفیق ضرور عطا کر دی ہے۔

فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُ وْفٌ رَّحِيْمٌ O (آیت:۴۷،نحل:۱۶،پارۃ:۱۴)

''پس بے شک تمہارا رب نہایت مہربان بہت رحم والا ہے''۔

اَللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے نرمی اور الفت کی یہ صفت انسان میں پیدا نہ کی ہوتی تو وہ معاشرے میں ایک دوسرے کے لئے بڑا خونخوار ثابت ہوتا اور خود غرضی کی ایسی فضا میں فساد اور جھگڑے ان میں تا قیامت برپا ہی رہتے۔ لٰہذا انسانوں کا یہ میل ملاپ، ملنساری اور آپس کے تعلقات اَللہ سُبْحَانَہٗ

Marfat.com

کی اس مہربانی رَءُ وف کی صفت ہی سے برقرار ہے۔ اَللّٰہ بزرگ و برتر کی اس قیمتی عطا پر مخلوق شکر کے طور پر ہمیشہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہی کہتی رہے۔

اَلرَّءُ وْفُ جَلَّ جَلَالُہٗ نے اپنی شدّتِ رحمت کی صفت خصوصی طور پر رسول اللہ ﷺ کو خوب عطا فرمائی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم خلقِ کُل پر زبردست مہربان اور شفقت کرنے والے تھے۔ یہ تو عام لوگوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا معاملہ تھا تو اندازہ کریں کہ اُمّتِ مسلمہ پر وہ کتنے شفیق اور رحم کرنے والے ہوں گے۔ اس کی تحقیق کے لئے کہیں جانے کی ضرورت نہیں خود قرآن کریم اس بات پر گواہ ہے۔

اَلرَّءُ وْفُ جَلَّ جَلَالُہٗ اپنی اس صفت سے اولیا، بزرگ اور مخلصین پر خصوصی اور انتہائی مہربانی فرماتے ہیں پھر وہ بتدریج اپنے درجات اور مراتب میں خوب ترقی کرتے ہیں۔ مخلوق کو اس حال کا بہت مشاہدہ ہے کہ جب بھی کوئی شخص دنیاوی یا سماوی آفات و حادثات میں پھنس جاتا ہے تو وہ دعا میں اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی صفت رَءُ وْفُ کا بار بار ذکر کرتا ہے۔ آخر کار اَلرَّءُ وْفُ جَلَّ جَلَالُہٗ تمام مصائب و بلاؤں سے نجات دے کر اُسے عافیت کے ساتھ نکال دیتا ہے۔ یوں وہ بندہ خوش حالی پا کر بہت سکون کی زندگی بسر کرتا ہے۔ اور اَللّٰہ رَبُّ العِزّت کو خود پر رَءُ وْفُ و رحیم پاتا ہے۔ اور پھر جوشِ جذبہ سے اور تہِ دل سے اَللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ کا خوب شکر ادا کرتا ہے:

رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُ وْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ع (آیت:۱۰، حشر:۵۹، پارۃ:۲۸)

''اے ہمارے رب بے شک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے''۔

اے بندو! اَللّٰہ تعالیٰ کا ہر حال میں شکر ادا کرتے رہو۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ

Marfat.com

(۱۱)......اَلسَّمِیۡعُ جَلَّ جَلَالُہٗ خوب سننے والا

(یہ اسم بتیس۳۲ مختلف سورتوں کی ایک۱ سو باسٹھ۶۲ آیات میں باتکرار ۲۱ مرتبہ آیا ہے)

اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ۝ ع (آیت:۲۰،مؤمن:۴۰،پارۃ:۲۴)

''بے شک اَللہ سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے''۔

اَلسَّمِیۡعُ جَلَّ جَلَالُہٗ اَللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ اس کے معنی سننے والا ہے۔ اَللہ بزرگ و برتر کی شان عالی یہ ہے کہ وہ مخلوقاتِ عالم کی آوازیں، ان کی صدائیں، ان کا پکارنا اور تمام کی دعائیں بیک وقت بغیر کسی رکاوٹ کے خوب سنتا ہے۔ کوئی شخص زور سے بولے، کوئی نہایت آہستہ پکارے، کسی فرد کے دل میں خیالات آرہے ہوں۔ اَلسَّمِیۡعُ جَلَّ جَلَالُہٗ سب سے مکمل طور پر آگاہ ہے۔

دنیا میں کتنی مخلوقات ہیں، ان کی کیا کیا قسمیں ہیں اور ان سب کی کیا تعداد ہے؟ پھر ان کی بولیاں اور زبانیں کتنی ہیں؟ کتنے فرمانبردار اور کتنے نافرمان انسان آباد ہیں؟ کون اَللہ عَزَّ وَجَلَّ کو پکارتا ہے اور کون غیر اللہ سے سوال کرتا ہے؟ خشکی، پانی اور فضا میں یہ مخلوقات کہاں کہاں اور کن سمتوں میں بس رہی ہیں؟ یہ کوئی نہیں جانتا!

اَللہ تعالیٰ سمیع ہے اس کے علم میں سب کچھ ہے۔ وہ ایک ہی وقت میں سب کی زبانیں، آوازیں، صدائیں، پکار، خیالات اور بولیاں بلا تکلّف سن رہا ہے۔ اسے سننے کے لئے نہ کسی آلہ کی ضرورت ہے نہ کسی مشین کی حاجت۔ وہ تو سب کا پکارنا، سب کی آوازیں اور دعائیں ایک ساتھ بغیر کسی وقفے کے چوبیس۲۴ گھنٹے سنتا ہے یعنی وہ مخلوق کے احوال سے اوّل تا آخر قطعی واقف ہے۔ وہ سمیع ہے بصیر ہے۔ وہ سنتا اور دیکھتا ہے جب ہی تو سب سے خوب واقف ہے:

وَھُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ۝ ط (آیت:۱۳۷،بقرۃ:۲،پارۃ:۱)

''اور وہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے''۔

Marfat.com

اَللّٰہ تعالیٰ کی صفت سمیع ہے۔ وہ کس طرح سنتا ہے؟ اس معاملے میں ایمان والے کو تو کج بحثی کی ضرورت ہی نہیں۔ جس طرح قرآن کریم میں اَللّٰہ تعالیٰ نے اپنے سننے کا بیان فرمایا ہے اور ہماری امت کے آخری نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اس کی تفصیل بیان فرمائی ہے ہمارے لئے وہی ثبوت اور بڑے دلائل ہیں۔ ہمارا ایمان، اعتقاد، یقین اور بھروسہ صرف اَللّٰہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ہی ہے اور وہ بلا تردُّد کامل ہے۔ قرآن وحدیث نے اَللّٰہ تعالیٰ کے سننے کی جو کیفیت بیان کی ہے، بے شک اَللّٰہ رَبُّ العِزَّت اسی طرح سنتا ہے، وہ سمیع ہے۔ حَسۡبُنَا اللّٰہُ وَنِعۡمَ الۡوَکِیۡل ' ہر انسان اس پر اسی طرح ایمان لے آئے، جس طرح فرمایا گیا ہے اور اس کے سننے کی کیفیت کی تحقیق نہ کرے کہ اس حال کو سمجھنا انسان کی قدرت اور اس کے اِدراک سے باہر ہے۔

اَللّٰہ تعالیٰ سمیع ہے۔ اس نے ہمیں لاتعداد نعمتیں عطا کی ہیں۔ اس نے مخلوق کو سننے کی عظیم نعمت سے بھی سرفراز فرمایا ہے۔ انسان، جنات، چرند، پرند، حیوانات، گویا ہر ذی نفس کو یہ نعمت عظمیٰ میسّر ہے۔ انسان فانی ہے اور جو کچھ اسے ملا ہے وہ بھی فانی ہے۔ ہمارا حال یہ ہے کہ اگر ہم دو آوازیں سنیں جو بیک وقت ہوں تو ہم دونوں کی بات نہ سمجھ سکیں یہاں تک کہ وہ الگ الگ اپنا مدعا ہم سے بیان نہ کر دیں۔ یہ ہمارے سننے کی محدودیت ہے۔ پھر یہ دیکھیں کہ مخلوق کا قریب سے سننا تو ممکن ہے لیکن اگر کچھ فاصلہ ہو جائے تو بھی کسی کی آواز یا صدا ہم نہیں سن سکیں گے۔ یہ انسان کی لاچاری ہے اور یہ فانی مخلوق کا حال ہے۔

اَللّٰہ تعالیٰ نے بندے کے سننے کی جو حد رکھی ہے ہم اس پر اس کا شکر ادا کریں اور اپنی نظر دوڑا کر دیکھیں کہ اسی معاشرے میں کتنے افراد بہرے بھی پائے جاتے ہیں۔ وہ بھی اَللّٰہ تعالیٰ ہی کی مخلوق ہے۔ تاہم یہ سب کچھ نظام اِلٰہی ہے۔ اس کا ہر کام نہایت عدل کے ساتھ ہے۔ یہ بات ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے مگر اسے تسلیم کرنا ہم پر فرضِ عین ہے۔

آپ مشاہدے سے یہ بات ثابت کر سکتے ہیں کہ اَللّٰہ تعالیٰ سمیع ہے۔ وہ سنتا ہے۔ دلیل یہ ہے کہ جب کوئی تھکا ماندہ شخص دنیا کی کسی بھی سمت سے اپنی بے بسی، بے چینی، پریشانی اور بے قراری میں اَللّٰہ تعالیٰ کو پکارتا ہے تو اَللّٰہ تعالیٰ اس کی پکار اور دعا بلا تاخیر سنتا ہے۔ بندے

Marfat.com

کو یقین ہے کہ میں دنیا کے کسی کونے ہی میں کیوں نہ ہوں۔ اَللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے اور وہ میری آواز، فریاد، پکارنا اور دعا میں حاجت طلب کرنا یقینی سنتا ہے اور قبول کر کے عطا بھی فرماتا ہے۔ وہ بندے کی آرزو، تمنا اور خواہش سن کر اُسے خوش حالی عطا کر دیتا ہے اور سکونِ قلب بھی دے دیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ اَللہ تعالیٰ ہر جگہ ہے اور مخلوق کی دُہائی سنتا ہے۔ ورنہ بتایئے اس پریشان حال کی کس نے مدد کی اور اس کو ایک حال سے نکال کر دوسرے بہتر حال میں کس نے منتقل کر دیا؟ بلا شبہ یہ اَلسَّمِیْعُ جَلَّ جَلَالُہٗ ہی کا کام ہے۔

پس اے لوگو! اپنے پختہ ایمان کے ساتھ گواہی دو کہ بے شک اَللہ تبارک وتعالیٰ سمیع ہے، اسی نے ہمیں سننے کی صلاحیت سے سرفراز فرمایا ہے۔ اس نعمت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن کہہ کر اس کا خوب شکر ادا کرو۔ پھر اپنے ایک شکر پر اکتفا نہ کرو بلکہ اَلسَّمِیْعُ جَلَّ جَلَالُہٗ کا شکر لمحہ بہ لمحہ کرتے چلے جاؤ۔ اَللہ تعالیٰ دونوں جہاں میں ہماری نصرت فرمائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّاؕ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ○ (آیت:۱۲۷، بقرۃ:۲، پارۃ:۱)

''اے ہمارے پروردگار ہم سے قبول فرما، بے شک تو ہی ہے سننے والا، جاننے والا''۔

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ○

سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟''

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ

''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے''۔

Marfat.com

(۱۲)......اَلشَّاکِرُ جَلَّ جَلَالُہٗ قدردان

(یہ اسم بتیس ۳۲ مختلف سورتوں کی ایک ۶۲ سو باسٹھ آیات میں ۲ مرتبہ آیا ہے)

فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ O (ایت ۱۵۸، بقرۃ:۲، پارۃ:۲)

''اَللّٰہ یقیناً قدردان (اور) جاننے والا ہے''۔

اَللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کا اسم اَلشَّاکِرُ جَلَّ جَلَالُہٗ صفاتی ہے۔شاکر کے معنی تو شکر گزار کے ہیں۔لیکن یہ معنی بندوں کے لئے بولے جاتے ہیں۔مگر جب اس اسم کی نسبت اَللّٰہ تبارک و تعالیٰ کی طرف ہو تو پھر مجازاً اس سے مراد ثواب دینے کے ہیں۔

اَللّٰہ رَبُّ الْعِزَّت بندوں کے نیک اعمال کا بڑا قدردان ہے اور وہ معمولی نیک کام پر بڑا اجر عطا فرماتا ہے۔وہ مخلوق کے دل کے اخلاص کو جانتا ہے اور چھوٹے چھوٹے نیک اعمال انجام دینے پر ان کی عزّت افزائی فرماتا ہے۔اُس سے کوئی ذرّہ تک پوشیدہ نہیں۔وہ اپنے ضعیف، کمزور، ناتواں بندوں کے معمولی نیک اعمال کی قدر کرتا ہے اور بے حساب ثواب عطا فرماتا ہے۔ جب بندہ اپنے معبود کی تھوڑی سی عبادت کرتا ہے تو اس کی یہ اطاعت 'شاکر' پسند فرما کر اسے خوب نعمتیں عطا فرما دیتا ہے۔

اَللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ شاکر ہے وہ مخلوق کی خدمات، طاعات، عبادات اور ان کے اخلاص کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ان کو اپنی رحمت سے مزید نوازتا جاتا ہے۔لٰہذا جو اَلشَّاکِرُ جَلَّ جَلَالُہٗ کا شکر ادا کرے گا، اس پر ایمان لائے گا، اَلشَّاکِرُ اسے اپنی رحمت سے اجر و ثواب مرحمت فرمائے گا۔اَلشَّاکِرُ بندوں کے اعمال صالحہ سے خوش ہوتا ہے۔بندوں کی شکرگزاری پر انہیں، اپنے انعام و اکرام سے مالا مال کر دیتا ہے:

لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَ زِیْدَنَّکُمْ ۔ (آیت:۷، ابراھیم:۱۴، پارۃ:۱۳)

''اگر تم شکر کرو گے تو بے شک میں تمہیں زیادہ دوں گا''۔

انسان کو علم ہے کہ اسے جو نعمتیں ملی ہیں وہ 'شاکر' کی طرف سے ہیں چنانچہ اس پر وہ انجان نہ

Marfat.com

بنے بلکہ ایک فرمانبردار غلام کی حیثیت سے اپنے رب 'شاکر' کا دل سے شکر ادا کرے۔ اور یہ بات یاد رکھے کہ یہ عمل دِکھلاوے کا نہ ہو بلکہ خاص اَللہ ہی کا بندہ بن کر عاجزی وانکساری اختیار کرتے ہوئے اس کی عطا پر شکر بجالائے۔ ہمیں اَللہ تعالیٰ نے جو اپنے فضل سے نعمتیں عطا کی ہیں، ہم تہِ دل سے ان کی قدر کریں، ان کے استعمال میں حد سے تجاوز نہ کریں، عدل و انصاف سے کام لیں۔ اسراف سے بچیں اور یہ تصوّر نہ کریں کہ ان نعمتوں کا مستحق تو میں ہی تھا۔ بلکہ 'شاکر' کی طرف سے ہر نعمت ملنے پر ہم اس کا شکر پہلے سے بڑھ کر ادا کرتے رہیں۔ یہی ایک مزید ترقی کا راستہ ہے۔

اور سب سے بڑھ کر بندگی تو یہ ہے کہ بندہ دعا کرتا رہے کہ اے اَللہ تعالیٰ، اے شاکر عَزَّ وَجَلَّ تیری ہر عطا پر مجھے تیری نافرمانی، ناشکری، ناقدری، تکبر، بغاوت اور ظلم و بے انصافی سے بچانا، میرا انجام خیر فرمانا اور پوری امتِ مسلمہ کو دجال ملعون کے فتنے سے محفوظ فرمانا۔ کیونکہ وہ خبیث شیطان قبل قیامت دنیا میں وارد ہونے والا ہے:

مَا یَفْعَلُ اللّٰہُ بِعَذَابِکُمْ اِنْ شَکَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ط وَکَانَ اللّٰہُ شَاکِرًا عَلِیْمًا O

(آیت:۱۴۷، النسآء:۴، پارۃ:۶)

''اَللہ تعالیٰ تمہیں سزا دے کر کیا کرے گا؟ اگر تم شکر گزاری کرتے رہو اور باایمان رہو، اَللہ تعالیٰ بہت قدر کرنے والا اور پورا علم رکھنے والا ہے''۔

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ط

''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے''۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ O

''پس عبرت حاصل کرو اے چشم بینا رکھنے والو''۔

Marfat.com

(۱۳)......اَلشَّکُوْرُ جَلّ جَلالُہٗ بہت قدر دان

(یہ اسم بتیس ۳۲ مختلف سورتوں کی ایک سو باسٹھ ۱۶۲ آیات میں ۲ مرتبہ آیا ہے)

وَاللّٰہُ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ ۙ (آیت:۱۷، تغابن:۶۴، پارۃ:۲۸)

''اور اَللّٰہ بڑا قدر دان' بہت بردبار ہے''۔

اَللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ کا اسم 'شکور' صفاتی نام ہے۔ یہ اسم شکر سے بنا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کسی کی محنت پر اُسے اس کا بدلہ دینا۔ اَللّٰہ تعالیٰ کا بندہ کو اس کے نیک عمل پر بدلہ دینا حقیقتاً اس پر رحمت نازل کرنا ہے یعنی اس پر اپنا فضل وکرم کرنا ہے۔

اَلشَّکُوْرُ جَلَّ جَلالُہٗ اپنے بندوں کے قلیل اعمال حَسَنہ پر انہیں بہت اجر وثواب عطا فرماتا ہے۔ لطف کی بات اس میں یہ ہے کہ انسان جو بھی اعمالِ صالحہ کرتا ہے وہ اَللّٰہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی دی ہوئی توفیق ہی سے کرتا ہے، پھر اس چھوٹے سے اچھے عمل پر زائد اجر بھی اَللّٰہ تعالیٰ ہی اسے عطا فرمادیتا ہے۔ اس طرح انسان پر اَللّٰہ بزرگ و برتر کا دُہرا مسلسل احسان ہوا کہ نیک عمل کے لئے اُسے (بندہ کو) خود ہی تیار بھی کیا اور اس سے نیک عمل اس طرح صادر ہونے کے ساتھ ہی اُسے رحمت، فضل و کرم، عنایات اور انعام و اکرام سے بھی نواز دیا۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ.

اپنی معاشرتی زندگی میں ہم یہ مشاہدہ کرتے ہیں کہ جب ایک فرد کسی دوسرے شخص پر احسان کرتا ہے تو جس کی مدد کی گئی ہے وہ اپنے محسن کا شکر ادا کرتا ہے۔ اگر اس پر ہم غور کریں تو معلوم ہوگا کہ اس کا ادا کیا ہوا شکر اَللّٰہ ربُّ العزت ہی کو جاتا ہے۔ کیونکہ اَللّٰہ تعالیٰ ہی نے اس بندے کو اپنے ساتھی کے ساتھ مدد کرنے کی توفیق عطا فرمائی تھی۔ لہٰذا جس انسان کے پاس جو کچھ بھی نعمتیں ہیں وہ سب اَللّٰہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہیں اور بندہ کا اپنا کچھ بھی نہیں ہے۔

اب ایک اپنی ہی معاشرتی زندگی کی مثال لیجئے کہ اَللّٰہ تبارک وتعالیٰ کے نیک بندے جو پانچ وقت کی نماز ادا کرتے ہیں، رمضان شریف کے پورے روزے رکھتے ہیں، موسم حج

Marfat.com

میں حج کا فریضہ ادا کرتے ہیں، جانوروں کو اَللّٰہ تعالیٰ کے نام پر قربان کرتے ہیں، زکوٰۃ، فطرہ، صدقہ، خیرات ادا کرنے کے ساتھ خدمت خلق میں اوّل والدین اور رشتے داروں کی خدمت کرتے ہیں، پھر مساکین وغربا کی مالی مدد اور مریضوں کی عیادت، ان کی دیکھ بھال کرتے ہیں، محتاج اور مستحقین سے خیر کے کاموں میں ان کی بھرپور مدد کرتے ہیں۔ یوں عبادات و طاعات کا ایک بہت بڑا حصہ ان سے انجام پاتا ہے۔ اب بتایئے کہ وہ افراد یہ اعمالِ حَسنہ جو ذوق وشوق سے انجام دیتے ہیں تو انہیں ان نیک اعمال کی طرف رجوع کرنے والی کون سے ہستی ہے جس کی توفیق و مدد سے وہ یہ امور انجام دے لیتے ہیں۔ اس پر سب کا جواب یہی ہوگا کہ یہ توفیق انہیں صرف اَللّٰہ تبارک وتعالیٰ ہی نے عطا فرمائی ہے۔ ورنہ انسان کے بس کا یہ سب کچھ کہاں ہے؟ وہ خود تو کسی چیز کا مالک ہی نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اَللّٰہ بندوں کے نیک اعمال کا بڑا ہی قدر کرنے والا ہے:

اِنَّهٗ غَفُوۡرٌ شَكُوۡرٌ ○ (آیت:۳۰، فاطر:۳۵، پارۃ:۲۲)

"بے شک وہ بڑا بخشنے والا قدردان ہے"۔

مختصر یہ ہے کہ اعمالِ حَسنہ کی انجام دہی پر ہم بار بار اَللّٰہ تعالیٰ کے ہم پر جو احسانات ہیں ان کا شکر پر شکر ادا کرتے رہیں کہ اعمالِ صالحہ دراصل اَلشَّکُوۡرُ جَلَّ جَلَالُہٗ کی رضا اور خوشی کے سبب ہی سے ہم سے صادِر ہوئے ہیں۔ اَللّٰہ تعالیٰ کی ذات بندوں کے نیک اعمال کی بہت ہی قدردان ہے۔

اب ہم احساس کریں کہ جب مالکِ حقیقی کا بندوں پر مہربانی اور عطا کا یہ عالم ہے تو انسان بھی اپنی حیثیت اور توفیق اِلٰہی کے مطابق اس وصف کو خود میں پیدا کرنے کی کوشش کرے اور اپنی سعی وپیہم اس رُخ پر کر کے معاشرتی زندگی سے انصاف کرے اور اَللّٰہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے:

اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوۡرٌ شَكُوۡرٌ ۙ○ (آیت:۳۴، فاطر:۳۵، پارۃ:۲۲)

"بے شک ہمارا پروردگار بڑا مغفرت کرنے والا بڑا قدردان ہے"۔

Marfat.com

(۱۴)......اَلْعَزِیْزُ جَلَّ جَلَالُہٗ سب پر غالب

(یہ اسم بتیس۳۲ مختلف سورتوں کی ایک۱۶۲سو باسٹھ آیات میں باتکرار۱۳۱ مرتبہ آیا ہے)

اَلَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ط اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَ هُمُ الْعِزَّۃَ فَاِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰهِ جَمِیْعًاO (آیت:۱۳۹،نسآء:۴، پارہ:۵)

''جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں۔ کیا یہ ان کے ہاں عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو عزت تو سب اَللّٰہ ہی کی ہے''۔

اَللّٰہ تعالیٰ کا اسم 'اَلْعَزِیْزُ' صفاتی ہے۔ 'عزیز' لفظ عزت سے بنا ہے۔ عزیز کے معنی سب پر غالب کے ہیں۔ وہ زبردست غلبہ وقوت والا ہے۔ اس کی ذات بے مثال و بے نظیر ہے۔ وہ عالمِ کُل کی ہر شے پر خوب غالب وقادر ہے۔ اس کی قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں۔ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ بے شک اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عزیز ہے، غنی ہے، صمد ہے، واحد و مُعزّ ہے۔ اس کے سامنے (مقابلے پر) زمین و آسمان کی کوئی چیز نہیں بلکہ ہر شے اس کی مخلوق ہے لہٰذا بے بس ہے اور ہر طرح عاجز ہے۔

قرآن کریم میں اَللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ کا فرمان ہے کہ عزت تو اَللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور اہلِ ایمان کے لئے ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عزت کا سرچشمہ تو صرف اَللّٰہ تبارک وتعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ اَلْعَزِیْزُ جَلَّ جَلَالُہٗ نے عزت کا اعلیٰ مقام نبیوں اور رسولوں کو عطا فرمایا جن سے مخلوق نے ہدایت حاصل کی۔ پھر عزت کے درجات اہلِ ایمان کو عطا کئے گئے۔

اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی نے دنیا میں انسانوں کو مختلف قسم کے منصب دے کر ان کو عزت عطا فرمائی ہے۔ کوئی بادشاہ ہے، کوئی حکمراں ہے، کوئی عالم ہے، کوئی مبلغ ہے تو کوئی مدرسین اور طلبہ کا طبقہ ہے۔ العزیز جَلَّ جَلَالُہٗ نے ہر ایک کو عزت کا کوئی نہ کوئی درجہ عطا فرمایا ہے۔ لیکن مخلوق کی عزت اور جاہ وجلال سب عارضی ہے اور عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ اس لئے جو جس منصب پر ہے یا کسی پر ذمّے دار ہے تو وہ کسی کے ساتھ بھی ظلم وسفّا کی نہ کرے بلکہ اَللّٰہ تعالیٰ سے ڈرے

Marfat.com

ورنہ یاد رکھے کہ ظالم اور متکبّر کا انجام بہت ہی بھیانک ہوتا ہے۔

انسان جسے اہل عزت سمجھتا ہو خواہ وہ امیر ہو یا بڑا افاضل اور پارسا، ہوسکتا ہے کہ وہی شخص اَللّٰہ تعالیٰ کی نگاہ میں حقیر ہو۔ اس کے برعکس یوں بھی ہے کہ ہم جسے حقیر وادنیٰ سمجھتے ہوں وہ اَللّٰہ تعالیٰ کے دربار میں باعزت وباکمال ہو۔ یہاں نصیحت یہ ہے کہ کوئی بندہ کسی کے حقیر ہونے یا کسی کے باعزت ہونے کا فیصلہ خود نہ کرے ممکن ہے کہ ایسا کرنے سے خود گردشِ فلک کا شکار ہوجائے۔

دیکھیے! غزوۂ بدر تاریخ اسلام کا ایک زبردست معرکہ تھا۔ مسلمانوں کا لشکر تین ۳۱۳ سو تیرہ افراد پر مشتمل تھا اور بے سروسامانی کا عالَم تھا۔ رسول اللّٰہ ﷺ بہ نفسِ نفیس اس غزوہ میں موجود تھے۔ مشرکین وکفار کی تعداد ایک ہزار تھی اور سب ہتھیاروں اور سواریوں سے لیس تھے اور ہر ایک تکبر اور گھمنڈ سے چور تھا۔ بظاہر تو کفار کو بوجہ اپنی قوت کے یہ جنگ جیت لینا چاہئے تھی لیکن یہ ایک انسان کی خارجی نظر کا فیصلہ ہے جسے اَللّٰہ تعالیٰ کی مصلحت کا کچھ بھی پتہ نہیں۔ چنانچہ امتِ مسلمہ کا یہ ایک چھوٹا سا لشکر کفار کی جمِّ غفیر فوج کے مقابلے میں عزت وفتح سے سرفراز فرمادیا گیا۔ مشرکین مکہ نہایت حقیر وذلیل ہوکر پسپا ہوگئے۔

پس ثابت ہوگیا کہ عزت تو اَللّٰہ تبارک وتعالیٰ اس کے رسول ﷺ اور اہل ایمان کے لئے ہے۔ بے شک اَللّٰہ تعالیٰ عزیز ہے، زبردست وغالب ہے اور مخلوق صرف اُسی کے فضل وکرم پر ہے:

وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ. (آیت:۸، منٰفقون:۶۳، پارۃ:۲۸)

’’حالانکہ عزت تو اَللّٰہ اور اس کے رسول اور مومنین کے لئے ہے‘‘۔

تو اے لوگو! خشیت الٰہی اپنے دل میں پیدا کرو اور جسے اعلیٰ عہدہ ملا ہے، عزت ملی ہے وہ اس کی قدر کرے اور اسے ایک آزمائش سمجھے کہ دنیا اور اس کا نظام جلد فنا ہونے والا ہے۔ دانشمندی یہ ہے کہ بندہ ہر حال میں ’العزیز‘ کا شکر ادا کرتا رہے کہ ایمان، عزت، منصب، قوت اور دولت یہ تمام نعمتیں اَللّٰہ ربّ العزت ہی نے اُسے محض اپنی طرف سے مہیا فرمائی ہیں۔ بندہ کبھی ناشکری

Marfat.com

نہ کرے۔ یہ وہ نحوست ہے کہ اَللّٰہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوکر اس باعزت انسان کو لمحہ بھر میں حقیر وفقیر کر دیتا ہے۔ اَللّٰہ تعالیٰ امتِ مسلمہ کو عقل وفراست، عزت وعافیت سے سرفراز فرمائے:

وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ۝ۙ (آیت:۱۲۶، ال عمران:۳، پارۃ:۴)

''ورنہ مدد تو اَللّٰہ ہی کی طرف سے ہے جو غالب اور حکمتوں والا ہے''۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ ۝

''پس عبرت حاصل کرو اے چشم بینا رکھنے والو''۔

وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝

''اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے''۔

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ؕ (آیت۳۵ انبیاء پارہ ۱۷)

''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے''۔

فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ۝

سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟''

Marfat.com

(۱۵)...... اَلْعَفُوُّ جَلَّ جَلَالُہٗ بہت معاف کرنے والا

(یہ اسم بتیس۳۲ مختلف سورتوں کی ایک سو باسٹھ۱۶۲ آیات میں باتکرار ۳۱ مرتبہ آیا ہے)

وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ○ (آیت:۹۹،نسآء:۴،پارۃ:۵)

''اور اللہ معاف کرنے والا (اور) بخشنے والا ہے''۔

'عَفُوٌّ' اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا اسم صفاتی ہے۔یعنی اس کی صفت یہ ہے کہ وہ بہت ہی معاف کرنے والا، گناہوں کو مٹا دینے والا، درگزر کرنے والا اور بندوں کی خطاؤں پر چشم پوشی کرنے والا ہے۔اَلْعَفُوُّ جَلَّ جَلَالُہٗ بندوں کے گناہوں کو معاف فرما کر قیامت میں پکڑ بھی نہیں فرمائے گا بلکہ بندوں کے دل سے ان کے کیے ہوئے گناہوں کو بھلا ہی دے گا اور خطاؤں کی جگہ اعمال حَسَنہ لکھ کر اجر و ثواب بڑھا دے گا۔

اَلْعَفُوُّ جَلَّ جَلَالُہٗ بہت درگزر کرنے والا ہے۔ درحقیقت وہ بندوں پر مہربان ہے۔وہ خطا، غلطی، بھول چوک اور چھوٹے و بڑے گناہ بندے کی توبہ کرنے پر نامۂ اعمال سے محو فرما دیتا ہے اور بندے کو عزت و عافیت بھی عطا فرما دیتا ہے۔وہ اللہ تعالیٰ اتنا معاف کرنے والا ہے کہ انسان کو انسان کے سامنے ذلیل نہیں کرتا۔ ہر فرد کے کل معاملے پوشیدہ رکھتا ہے کسی اور پر ظاہر نہیں کرتا۔اس طرح بندوں کی عزت اور ان کا دوسروں کے سامنے وقار برقرار رہتا ہے۔

اَلْعَفُوُّ جَلَّ جَلَالُہٗ پوری قدرت رکھتا ہے کہ وہ اپنے نافرمان بندے سے، مشرک انسان سے اور باغی شخص سے فوری انتقام لے لے مگر وہ اس کے ساتھ نرمی کا سلوک کرتا ہے۔ پھر بندے کے شرمسار ہونے اور اس کے توبہ کرنے پر اسے معاف ہی کر دیتا ہے۔ کیونکہ اس کی صفت بہت معاف کرنے اور درگزر کرنے کی ہے۔

اُس کا عَفُوْ یہ ہے کہ وہ خوب معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے پھر جو اپنی تقصیرات پر نادم ہو کر اس سے رجوع کرے اور توبہ کرنے کا سہارا لے تو اَلْعَفُوُّ بندے کے

Marfat.com

گناہوں کو ایسا معاف فرماتا ہے کہ نامۂ اعمال نیکیوں اور اچھائیوں میں تبدیل کر کے اس کے گناہوں کو فرشتوں سے بھی بھلا دیتا ہے۔ بندوں پر اس کا یہ احسان خصوصی ہے ورنہ کوئی فرد سزا وعذاب بھگتے بغیر رہ ہی نہ سکے۔ اَللّٰہُ اکبر۔

نامۂ اعمال سے گناہوں کو مٹا دینا بندے کے لئے اعزاز واکرام ہے ورنہ آخرت کا شدید عذاب وہ ہے کہ اس کی سختی کی مثال دنیا میں موجود نہیں ہے۔ چنانچہ اَللہ تعالیٰ کی اس بے مثال صفت سے انسان کو بھی لگاؤ ہونا چاہئے یعنی بندے بھی ایک دوسرے کو معاف کرنا، درگزر کرنا اور چشم پوشی کرنا سیکھیں اور دوسروں پر اس طرح احسان کریں کہ باوجود اس کے کہ بدلہ بھی لے سکتے ہوں تو بھی چشم پوشی سے کام لیں، انتقام نہ لیں، ان کا ایسا کرنا اعلیٰ ظرفی کا ثبوت ہوگا۔ اَللہ تعالیٰ کو بندوں کا یہ عمل بہت پسند ہے۔ اس طرح ہماری معاشرتی زندگی بھی خوشگوار ہو جائے گی اور انسانوں کی آپس کی شفقت والفت میں حد درجہ اضافہ ہوگا:

اِنْ تُبْدُوْا خَیْرًا اَوْ تُخْفُوْہُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا قَدِیْرًا ○

(آیت:۱۴۹، نسآء:۴، پارۃ:۶)

"اگر تم کوئی بھلائی علانیہ کرو یا چھپ کر کرو یا کسی کی برائی سے درگزر کرو تو بے شک اَللہ بہت معاف کرنے والا قدرت والا ہے"۔

مخلوق سے ایسے اعمالِ حَسنہ کا صادِر ہونا اس وقت ہی ممکن ہوگا جب کہ وہ اسلامی تعلیمات سے روشناس ہوں کیونکہ دنیاوی علم میں ایسی اخلاقیات کی تعلیم ناپید ہے۔ فرق یہ ہے کہ وہ آسمانی تعلیمات ہیں اور انسانوں کا علم زمینی ہے وہ آسمانی علم کے سامنے یقیناً پست ہی رہے گا۔

اَلْعَفُوُّ جَلَّ جَلَالُہٗ بندوں پر احسانات کر کے سکھاتا ہے کہ وہ بھی مخلوق کے ساتھ رواداری، احسان، رعایت اور خوب درگزر کا معاملہ حسن سلوک کے ساتھ کریں اور یاد رکھیں کہ جب انسان خود بار بار گناہ کر کے بار بار اپنے آپ کو اَللہ تعالیٰ سے بخشوانا چاہتا ہے تو پھر دوسروں کو بار بار معاف کیوں نہیں کرتا؟ بہر حال ہر بندہ دوسروں کو سچے دل سے معاف کرنے کی صفت اور خوبی اپنے اندر پیدا کرے اور یقین رکھے کہ بلا شبہ اَللہ تعالیٰ عَفُوٌّ و درگزر کرنے والا ہے اور چشم پوشی کرنے والے اور معاف کرنے والے کو وہ بہت ہی پسند فرماتا ہے۔ یہ پڑھ

Marfat.com

کر کیا اب آپ اپنا سخت رویہ مخلوق کے ساتھ نرمی سے بدل لیں گے؟ یا اب بھی آپ کے ساتھ کچھ عذر و معذرت کا معاملہ آڑے آ رہا ہے:

وَلۡيَعۡفُوۡا وَلۡيَصۡفَحُوۡا ؕ اَلَا تُحِبُّوۡنَ اَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ○

(آیت:۲۲،نور:۲۴،پارۃ:۱۸)

''ان کو چاہیے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تم کو بخش دے؟ اور اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے''۔

فَاعۡتَبِرُوۡا يٰۤاُولِى الۡاَبۡصَارِ ○

''پس عبرت حاصل کرو اے چشم بینا رکھنے والو''۔

وَمَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ ○

''اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے''۔

كُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ ؕ

''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے''۔

فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّكِرٍ ○

سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟''

Marfat.com

(۱۶)......اَلْعَلِیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ بہت بلند، عالی رُتبہ

(یہ اسم بتیس ۳۲ مختلف سورتوں کی ایک ۶۲ سو باسٹھ آیات میں صرف ا مرتبہ آیا ہے)

لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ O (آیت:۴، شوریٰ:۴۲، پارہ:۲۵)

''آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے اسی کا ہے، وہ برتر اور عظیم ہے''۔

اَللّٰہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے اَسمائے حسنیٰ میں ایک اسم مبارک اَلْعَلِیُّ ہے۔ علی کی ذات بہت بلند وعظمت والی ہے۔ وہ ذات رفعت وشان میں سب سے اَعلیٰ ہے۔ مخلوق میں جو مرتبہ، مقام، درجہ، شان وشوکت پائی جاتی ہے وہ علی عزّ وجلّ ہی نے انہیں عطا فرمائی ہے۔ آسمانی کتابوں توریت، زبور، انجیل پر قرآن مجید ہی کو فضیلت حاصل ہے۔ کیونکہ یہ آخری آسمانی کتاب ہے جو مخلوق کی ہدایت کے لئے قیامت تک باقی رہے گی۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جتنے نبی اور رسول تشریف لائے ہیں، سب پر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سبقت حاصل ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی سلسلۂ نبوت ختم ہوا ہے۔ جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیسیٰ علیہ السلام کے بعد دنیا میں تشریف لائے ہیں۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تمام نبیوں کے سردار ہیں اور مرتبے میں تمام پیغمبروں سے افضل و اَعلیٰ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی خاتم النبیّین ہیں۔ ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ کسی ملک کی عوام پر وہاں کے بادشاہ کا مرتبہ بلند ہوتا ہے۔ جاہل پر عالم کا مقام بلند ہے۔ بدانسان پر نیک اور صالح اعمال کرنے والا افضل ہے۔ لیکن یہ تمام درجات، مَراتب اور شان وشوکت جو ایک دوسرے پر ہمیں نظر آتی ہیں۔ یہ سب اسی ایک ذات اَلْعَلِیُّ عزّ وجلّ کی طرف سے تقسیم ہو کر مخلوق کو نعمت کے طور پر ملی ہے تو پھر غور کریں کہ خود 'علی' جَلَّ جَلَالُہٗ کا کیا مقام ہے۔ اس کی ذات یکتا ہے۔ عالی شان ہے وہ سب سے بلند و بالا اور عظمت والا ہے۔ زمین وآسمان کے چپے چپے پر 'علی' کی ذات غالب ہے۔ وہی ذات مخلوق کو عزت و ذلت دیتی ہے۔ بلند و پست کرتی ہے۔ 'علی' جَلَّ جَلَالُہٗ کی

Marfat.com

ذات سب سے بے نیاز ہے اور ساری مخلوق اسی ایک کی محتاج ہے:

وَاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُO (آیت:۶۲،حج:۲۲،پارۃ:۱۷)

''اور بے شک اَللّٰہ ہی سب سے بلند سب سے بڑا ہے''۔

'علی' جَلَّ جَلَالُہٗ' کی ذات اتنی عظیم، رفعت وشان والی ہے کہ اس کے اعلیٰ مقام کو بیان کرنا تو درکنار ہم اسے اپنے تصور تک میں بھی نہیں لا سکتے کیونکہ مخلوق کا علم ناقص اور محدود ہے۔ اَللّٰہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کا یہ اسم مبارکہ 'اَلْعَلِیُّ' قرآن کریم میں کئی جگہ آیا ہے جو اس کے اعلیٰ اور بلند وغالب ہونے کی وضاحت کرتا ہے۔

'علی' وہ رفعت والی ذات ہے کہ اس کی کسی بھی صفت میں مخلوق کو اس کے ساتھ معمولی سی بھی مناسبت نہیں کیونکہ اس کے بلند و بالا اور بزرگ ہونے کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ بندوں کو چاہئے کہ وہ ہر قسم کی مدد، حاجت اور اپنی ضرورت صرف اَلْعَلِیُّ عَزَّوَجَلَّ ہی سے طلب کریں۔

'علی' جَلَّ جَلَالُہٗ' ہی کی وہ ذات ہے، کہ جو پریشان حال کو سکون وراحت، بھٹکے ہوؤں کو ہدایت اور بیمار کو شفا عطا فرماتی ہے۔ اسی ذات کے غلبے سے تمام جہانوں کا نظام مقررہ ربط کے ساتھ بے نقص چل رہا ہے۔ بے شک 'علی' جَلَّ جَلَالُہٗ' کی ذات تمام ہی شریکوں سے بلند و پاک ہے۔ کسی کی جرأت نہیں کہ کوئی اس کے مقابلے پر آجائے۔ اس کے سامنے سب حقیر و پست ہیں صرف 'علی' عَزَّوَجَلَّ ہی کی ذات سب سے بلند و بالا ہے:

فَالْحُکْمُ لِلّٰہِ الْعَلِیِّ الْکَبِیْرِO (آیت:۱۲،مؤمن:۴۰،پارۃ:۲۴)

''تو حکم تو اَللّٰہ ہی کا ہے جو (سب سے) اوپر اور سب سے بڑا ہے''۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِO

''پس عبرت حاصل کرو اے چشم بینا رکھنے والو''۔

Marfat.com

(۱۷)......اَلْعَلِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ سب کچھ جاننے والا

(یہ اسم بتیس ۳۲ مختلف سورتوں کی ایک ۱۶۲ سو باسٹھ آیات میں باتکرار ۱۵۲ مرتبہ آیا ہے)

اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ O (آیت:۱۱۹،ال عمران:۳،پارہ:۴)

''اَللّٰہ تعالیٰ دلوں کے راز کو بہ خوبی جانتا ہے''۔

اَللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ کا یہ اسم 'علیم' صفاتی ہے۔ اسم 'علیم' کلمہ علم سے بنا ہے۔ اَلْعَلِیْمُ کا مطلب سب کچھ جاننے والا، خوب جاننے والا، دانا، یا زیادہ جاننے والا کے ہیں۔ اَللّٰہ تعالیٰ خالق و مالک ہے۔ علیم وخبیر اور اول و آخر ہے۔ اس ذاتِ عالی کا علم تمام عالَم کو، اشیاء و مخلوقات کو گھیرے ہوئے ہے۔ 'علیم' سے بڑھ کر علم کسی کے پاس نہیں۔ اَلْعَلِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ کو ذرّہ ذرّہ کا بخوبی علم ہے۔

انسان جو عمل کرتا ہے یا آئندہ کبھی وہ عمل کرے گا۔ 'اَلْعَلِیْمُ اس کے واقع ہونے سے پہلے ہی سے اس سے آگاہ ہے۔ زمین، آسمان، سمندر، شجر و حجر، انسان، جنات، فضائی مخلوق اور حیوانات کی ضروریات سے ' اَلْعَلِیْمُ' خوب واقف ہے۔ وہ اُن سب کی حاجات بے مانگے ہی پوری کر رہا ہے۔ 'علیم' کی ذاتِ عالی سے کوئی بھی شے مخفی یا پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر کوئی شے بھی اپنی جگہ سے حرکت تک نہیں کر سکتی۔ وہ ہر لمحہ ہر معاملے سے باخبر ہے۔ اس کا علم اتنا اکمل ہے کہ کسی چیز کے وجود میں آنے سے قبل ہی وہ اس کو مکمل طور پر جانتا ہے۔ یعنی اس کی ابتدا اور انتہا سے خوب واقف ہے۔

اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اپنی مخلوق کے آغاز و انجام سے اتنا باخبر ہے کہ اسے یہ بھی علم ہے کہ اس عرصۂ وقت (آغاز و انجام کے درمیان) میں مخلوق کیا اعمال انجام دے گی۔

چنانچہ جب 'علیم' کا علم ایسا مضبوط، مستحکم، غیر تغیر پزیر، لامحدود اور وسیع ہے تو لازمی اور ضروری ہے کہ علم غیب کا جاننے والا بھی صرف اَلْعَلِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ ہی ہو۔ اس کے علم عظیم سے کوئی شے قطعی کبھی باہر نہیں ہو سکتی۔ پس تمام تعریفیں، خوبیاں، اچھائیاں، اوصاف صرف

Marfat.com

اَللّٰہ ربُّ العزّت ہی کے لئے ہیں۔اسی نے کائینات کی ہر چیز نہایت عدل کے ساتھ بنائی ہے۔
العلیم جَلَّ جَلَالُہٗ کا علم لامحدود ہے مخلوق کے لئے اس کا تصور بھی محال ہے۔

مخلوق کو علم اَللّٰہ تعالیٰ ہی نے عطا فرمایا ہے۔لہٰذا جن کو معرفتِ اِلٰہی حاصل ہے وہ اس نعمت پر اَللّٰہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور جو نفس دنیا میں گم ہے وہ ابلیس کے جال میں پھنسا ہوا ہے۔ایسا انسان جہالت کی تاریکیوں میں بھٹک رہا ہے وہ خالق و مالک کو نہیں پہچان سکا۔دنیا میں جو ترقیاں اور ایجادات وجود میں آ رہی ہیں ان سب کا انحصار علم پر ہے اور علم تو اَللّٰہ تعالیٰ ہی نے بندوں کو عطا فرمایا ہے۔بے علم انسان کو پتہ ہی نہیں کہ اَللّٰہ تعالیٰ کی کیا شان ہے:

وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ط (آیت:۸۹،اعراف:۷،پارۃ:۹)

''ہمارے پروردِگار کا علم ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے''۔

انسان دنیا کے کچھ علوم سائنس،فلسفہ،منطق،ریاضی،علم معاشیات،علم تاریخ،علم نفسیات اور جغرافیہ کا مطالعہ کر کے یہ سمجھا کہ وہ سب کچھ جانتا ہے اور پھر لمبی چوڑی پیش گوئیاں کرنے لگا اور اس نے خود تو باطل کا راستہ اختیار کیا' ساتھ ہی مخلوق کے ایمان کو بھی کمزور کیا۔تاہم اس محدود علم سے اس نے جو منصوبہ بھی بنایا۔اَلْعَلِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ نے اس کا اُلٹ کر دیا مگر انسان کو اپنے جھوٹ پر پھر بھی ندامت نہیں ہوئی۔غور کریں کہ مخلوق کے ناپائیدار،محدود اور تغیر پذیر تھوڑے سے علم کی بساط ہی کیا ہے؟ مگر مشاہدہ یہ ہے کہ کوئی معمولی علم حاصل کر کے متکبر بن گیا،کوئی اپنے علم پر گھمنڈ کرتے ہوئے مرتد ہو گیا۔کوئی علم نجوم،علم قیافہ،علم فلکیات اور علم دست شناسی پر کچھ پڑھ کر خود کو ماہر و کامل سمجھنے لگا اور کوئی ناعاقبت اندیش جادو اور سفلی کے بھینٹ چڑھ گیا حالانکہ اسلام نے ایسے بے بنیاد علوم کی پہلے ہی نفی کر دی ہے۔

الغرض مخلوق اپنی حد میں رہے اور زمین و آسمان کے قلابے نہ لگاتی پھرے اور اپنے ادنیٰ علم کو خلاف شرع استعمال نہ کرے۔اگر ایسا ہی کرنے کی جرأت کرے تو پھر قدرت کے انتقام کی منتظر بھی رہے۔یاد رکھو کہ تابعداری اور وفاداری اسی میں ہے کہ اَللّٰہ نے جو علم دیا ہے اس سے اس کی ذات عالی کو پہچانے کہ 'علیم' کا علم سب پر محیط ہے۔اسے دل سے تسلیم بھی کرے۔اور انصاف یہ ہے کہ جو اَللّٰہ تعالیٰ نے اسے علم عطا فرمایا ہے اسے اسلامی تعلیمات کے

Marfat.com

مطابق استعمال کرے اور لحہ بہ لحہ علم کی یہ نعمت حاصل ہونے پر اَللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرے، تو اس کے علم میں برکت، خیر وخوبی اور وسعت کا معاملہ ہوگا اور مخلوق اس پاکیزہ علم سے فیض حاصل کرتی رہے گی جو اس نفس کے لئے صدقۂ جاریہ ثابت ہوگا:

اِنَّ اللہَ عَلِیْمٌ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ O (آیت:۲۸،نحل:۱۶،پارۃ:۱۴)

''بے شک اَللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو''۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ O

''پس عبرت حاصل کرواے چشم بینا رکھنے والو''۔

وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ O

''اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے''۔

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ط

''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے''۔

Marfat.com

(۱۸)......اَلْغَفُوْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ بہت بخشنے والا

(یہ اسم بتیس۳۲ مختلف سورتوں کی ایک۱۶۲ سو باسٹھ آیات میں باتکرار۵۵ مرتبہ آیا ہے)

نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۙ (آیت:۴۹، حجر:۱۵، پارۃ:۱۴)

''(اے نبی) میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں بہت ہی بخشنے والا (اور) بڑا ہی مہربان ہوں''۔

اَلْغَفُوْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ اللہ تبارک وتعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ اس کے معنی بہت بخشنے والا یا بہت معاف کرنے والا ہے۔ یہ اسم ان چھبیس۲۶ اسمائے الٰہی میں سے ایک ہے جن کی تفصیل اس کتاب کے نقشہ نمبر ۱ میں ہے۔ اسم غَفُوْر باقی چوبیس۲۴ اَسمائے اِلٰہی کی تکرار میں سب سے زیادہ باتکرار مسلسل پچپن۵۵ مرتبہ بتیس۳۲ مختلف سورتوں کی ایک۱۶۲ سو باسٹھ آیات میں استعمال ہوا ہے اور یہ کہ اس سے زیادہ بڑی تعداد مذکورہ اَسماء میں سے کسی اور کی نہیں ہے۔ اتنی بات لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ واقعتاً اللہ تعالیٰ بندوں کے گناہوں کو بے حساب معاف فرماتا ہے۔ یوں اللہ تعالیٰ کی بندوں پر بخشش کی صفت خود قرآن کریم ہی سے ثابت ہوگئی۔

دنیا کا کوئی انسان خواہ وہ عالِم، بزرگ، صوفی، ولی، مُرشد یا خلیفہ ہی کیوں نہ ہو وہ گناہ سے پاک نہیں ہے یعنی کسی نہ کسی خطا، تقصیر، برائی یا گناہ میں مبتلا ہی ہے۔ البتہ دنیا میں ایک امتیازی، مخصوص طبقہ ہے وہ معصوم ہے اور وہ کبھی کسی گناہ کا مرتکب نہیں ہوا، وہ صرف نبیوں، پیغمبروں اور رسولوں کا ہے۔ جبکہ وہ سب بھی بشر تھے مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں کل انسانوں کا رہنما بنایا تھا۔ وہ ہمارے قائد، ہمارے رسول اور ہمارے ہمدرد و مخلص معلم تھے۔ اللہ تعالیٰ کی ان پر خاص رحمت تھی۔ اِبلیس ان کا کچھ نہ بگاڑ سکا، وہ مقدّس نفوس اور پاکیزہ ہستیاں معصوم و بے گناہ ہی رہے۔ ان کا انتخاب بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کیا تھا۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ.

بہرکیف نبیوں و رسولوں کی مقدس ہستیوں کے علاوہ دنیا کا ہر شخص گناہ کی کسی نہ کسی قسم میں ملوث ہے۔ مگر اللہ ربُّ العزّت ہر وقت بندوں کو بخشنے کے لئے تیار ہے۔ فرض کریں کہ اگر اللہ تعالیٰ مخلوق کے گناہوں کو معاف ہی نہ فرماتا تو عذاب سے کون ذی نفس بچ سکتا تھا!

Marfat.com

پتہ چلا کہ غَفُوْرُ، اَللہ عَزَّ وَجَلَّ کی وہ شان صفت ہے کہ جب انسان سے گناہ ہوجاتے ہیں اور وہ سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اَلْغَفُوْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ اسے معاف کرکے پاک وصاف کردیتا ہے۔ اَلْغَفُوْرُ کی یہ معافی مسلسل اور عام ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ زندگی میں کسی فرد سے ایک ہی گناہ نہیں ہوتا بلکہ گناہ پر گناہ ہوتے ہی رہتے ہیں۔ پھر وہ جب اَللہ تعالیٰ سے رجوع ہوکر معافی کی التجا کرتا ہے اور وقتاً فوقتاً توبہ، استغفار کا عمل دُہراتا رہتا ہے تو شانِ الٰہی یہ ہے کہ وہ اُسے بار بار معاف فرماتا رہتا ہے۔ اس طرح اس انسان کی بخشش کا سامان مہیا ہوجاتا ہے۔

مخلوق کا علم بہت محدود ہے۔ کبھی کوئی سوچتا ہے کہ میرے گناہ تو مجھ سے بے تحاشہ ہوچکے ہیں، پھر وہ اپنے تئیں بددل ہونے لگتا ہے کہ اب تو مجھے معافی کی کوئی صورت ہی نظر نہیں آتی۔ مگر اس کا ایسا سوچنا ایمان کی کمزوری کی علامت ہے۔ اُمتِ مسلمہ کو قرآن کریم میں یہ خوش خبری سنائی گئی ہے کہ وہ اَللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت سے کبھی مایوس نہ ہو بلکہ بندے خلوصِ دل سے گڑگڑا کر توبہ کریں اور پختہ یقین رکھیں کہ اَلْغَفُوْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ اُنہیں ضرور معاف فرمادے گا۔ اَللہ تعالیٰ تو ایسا بے نیاز ہے کہ اگر کوئی مشرک، کافر، ملحد، مرتد، لامذہب یا کوئی بھی غیر مسلم چاہے وہ یہودی، عیسائی، ہندو سکھ یا پارسی ہی کیوں نہ ہو جب وہ اپنے باطل مذہب سے تائب ہوکر داخل اسلام ہونا چاہے تو اسے بھی آخری وقت تک یہ بخشش مل سکتی ہے بشرطیکہ وہ اپنی توبہ میں سچا ہو۔ انسانوں پر 'غَفُوْرُ' کا یہ کتنا بڑا احسان ہے۔ ہم اس پر اَللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں:

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○

(آیت:۱۱۰، نسآء:۴، پارۃ:۵)

''اور جو شخص کوئی برا کام کر بیٹھے یا اپنے حق میں ظلم کرلے پھر اَللہ سے بخشش مانگے تو اَللہ کو بخشنے والا (اور) مہربان پائے گا''۔

انسان غفلت کا شکار نہ ہو۔ وہ گناہ کو گناہ ہی سمجھے اور آئندہ اس سے بچنے کی بھرپور کوشش کرے۔ اپنی خطاؤں پر نادم ہو اور توبہ کرنے میں کبھی تاخیر نہ کرے۔ 'غَفُوْرُ' وہ مقدس و مکرم ذات ہے کہ اپنے بندوں پر مہربان ہے اور رحیم و کریم ہے۔ اسے عاجزی کرنے والے اور اس سے بہت ڈرنے والے اور توبہ کرنے والے بندے بہت پسند ہیں۔

Marfat.com

اب بندوں پر بھی یہ لازم ہے کہ وہ اعمالِ بد سے پرہیز کریں۔ عبادات میں لگیں اور عملِ استغفار کو مسلسل تاحیات جاری رکھیں۔ یہ جاننا چاہئے کہ رسول اللہ ﷺ نبیوں ورسولوں میں سب سے افضل ہونے کے باوجود روزانہ توبہ واستغفار کا عمل فرماتے تھے۔ تو اب اس سے بڑھ کر انسانوں کے لئے اور کون سی مثال لائی جاسکتی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ہم سے تو خطائیں، غلطیاں، تقصیرات، غیبت، حسد، دشمنی، بغض، تکبر اور دیگر لاتعداد گناہ ہوتے ہی رہتے ہیں تو اس اعتبار سے تو ہمارے استغفار کرنے کی تعداد بھی کثیر ہونا چاہئے۔ مگر اَللہ تعالیٰ کسی بندے کو مشقت میں نہیں ڈالتا۔ انسان ضعیف ہے۔ وہ حسبِ استطاعت وتوفیق اپنا استغفار اَللہ کے دربار میں بلاناغہ پیش کرتا ہی رہے تاکہ غَفُوْرٌ عَزَّ وَجَلَّ اس کو بخش ہی دے۔

اَللہ تعالیٰ کے نزدیک بندے کا گناہ ترک کرنا زیادہ پسندیدہ ہے چاہے گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ۔ جیسے جھوٹ بولنا، ظلم کرنا، دھوکا دینا، والدین کو ستانا، مخلوق کے معاملات میں سختی کرنا، یعنی کوئی بھی گناہ ہو وہ اُسے ترک کردے۔ یہ عمل پسندیدہ نہیں ہے کہ عبادت وریاضت تو رات ودن خوب مشقت سے کرے، زائد نوافل پڑھتا ہی رہے مگر گناہ ترک نہ کرے اور اس پر نہ اُسے ندامت ہو، نہ افسردگی نہ ملال، تو یاد رکھنا کہ ایسی عبادات کی اَللہ تعالیٰ کے دربار میں کوئی وقعت نہیں ہے خلاصہ یہ ہوا کہ بندہ اپنے گناہ پختہ ارادے سے ترک کرتا چلا جائے۔ اس عمل ہی سے اَللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو کر اس کے گناہ بھی معاف فرماتا ہے اور اس کے درجات بھی بلند فرماتا ہے۔

حرفِ آخر یہ ہے کہ ہر انسان گناہ کرنے سے پرہیز کرے۔ توبہ کرے تو سچی اور نہایت خلوص کے ساتھ کرے اور ایمان رکھے کہ اَللہ تعالیٰ ہر مرتبہ اس کی برائیوں کو معاف فرما کر اسے بخش دے گا۔

ہر انسان پر فرض ہے کہ وہ معاشرے میں رہتے ہوئے لوگوں کے گناہوں کو درگزر کرے ان کی غلطیوں پر انہیں ذلیل نہ کرے بلکہ اصلاح کرے۔ مخلوق کو اعمالِ صالحہ کرنے کے لئے اُکسائے اس سے مکدّر فضا خوشگوار ماحول میں تبدیل ہوجائے گی۔ اس طرح مخلوق میں خشیت الٰہی کا جذبہ پیدا ہوگا۔ یہ بات ہر شخص یاد رکھے کہ جب اَللہ تعالیٰ بندوں پر مہربان

Marfat.com

ہے تو انسان بھی انسانوں کو معاف کرنے میں فیاضی سے کام لیں اور حسن سلوک کرنے میں بخیل نہ بنیں۔ مؤمن ومؤمنات اور مسلمین ومسلمات کے لئے تو نہ صرف دنیا کی مسرتیں ہیں بلکہ ان کے لئے تو آخرت کی کبھی ختم نہ ہونے والی خوشیاں بھی ہیں وہ اَللّٰہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں پر دنیا میں بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہی کہتے رہے اور آخرت میں بھی انعام واکرام اور نعمتیں ملنے پر وہاں بھی شکر باری تعالیٰ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ کر ہی ادا کریں گے:

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُۨ ۙ

(آیت:۳۴، فاطر:۳۵، پارۃ:۲۲)

''اور وہ کہیں گے کہ اَللّٰہ کا شکر ہے جس نے ہم سے غم دور کیا۔
بے شک ہمارا پروردگار بخشنے والا (اور) قدر دان ہے''۔

فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝
''پس عبرت حاصل کرو اے چشم بینا رکھنے والو''۔

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝
''اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے''۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ
''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے''۔

Marfat.com

(۱۹)......اَلْغَنِیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ بے پروا

(یہ اسم بتیس ۳۲ مختلف سورتوں کی ایک سو باسٹھ ۱۶۲ آیات میں باتکرار ۶ مرتبہ آیا ہے)

وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ج (آیت:۳۸،محمد:۴۷،پارۃ:۲۶)

''اور اَللہ بے نیاز ہے اور تم محتاج''۔

'غنی' اَللہ عَزَّ وَجَلَّ کا صفاتی نام ہے۔ اس کے معنی بے پروا ہیں۔ کائناتِ کُل کا مالک اَللہ تعالیٰ ہے۔ اسی نے تمام مخلوقات پیدا کیں اس لئے وہ خالقِ کُل ہے۔ اَللہ تبارک و تعالیٰ نے ایمان، عافیت، صحت، دولت، علم، ماں باپ، اولاد، غذا، میٹھا عمدہ پانی، ہوا، سورج کی روشنی، پھل، پھول، میوے اور مکمل اَعضائے بدن انسان کو عطا کئے کیوں کہ وہ غنی ہے۔ وہ سب سے بے پرواہے۔ وہ اپنی مخلوق پر نعمتوں کا نازل کرنے والا ہے۔

اَلْغَنِیُّ جَلَّ جَلاَ لُہٗ کے لئے بخل کا کوئی تصور تک نہیں کرسکتا۔ وہ تو سخی ہے۔ فیاض ہے۔ وہ نہ کبھی کسی کا محتاج تھا نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ انسان تو چاہے بادشاہ ہی کیوں نہ ہو وہ یقیناً اَللہ تعالیٰ کا ہر دم مکمل محتاج ہی ہے۔ کیونکہ بادشاہت بھی اسے اَلْغَنِیُّ جَلَّ جَلاَ لُہٗ ہی نے عطا کی ہے:

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ ج وَ اللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُO

(آیت:۱۵،فاطر:۳۵،پارۃ:۲۲)

''اے لوگو تم اَللہ کے محتاج ہو اور اَللہ بے نیاز خوبیوں والا ہے''۔

مخلوق دو طرح سے محتاج ہے۔ پہلے تو سب انسان ہر معاملے میں اَللہ تعالیٰ ہی کے محتاج ہیں کیونکہ اُسی کی رحمت سے ہماری حاجات پوری ہوتی ہیں۔ دوسری محتاجی یہ ہے کہ انسان، انسان کا بھی محتاج ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ کوئی بھی شخص اپنے تمام کام خود ہی انجام نہیں دے سکتا۔ اس کو کاموں کے اعتبار سے افراد کی ضرورت ہوتی ہے۔ ضروریات کا یہ اتنا بڑا دائرہ ہے کہ سب ایک دوسرے کے محتاج بنتے چلے جاتے ہیں اور یہ بات اتنی واضح ہے کہ اس میں کسی مثال کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

Marfat.com

دراصل بنیادی طور پر تو مخلوق مکمل طور پر اللہ ہی کی محتاج ہے اور یہ محتاجی دنیا ہی میں ختم نہیں ہو جاتی بلکہ بعد وفات قبر میں، عالمِ برزخ میں، پل صراط میں، حشر نشر میں، نامۂ اعمال ملنے، داخلِ جنت ہونے اور جنت الفردوس میں آباد ہونے کے بعد بھی بندے کی محتاجی ہیشگی کی ہے۔

انسان دنیا میں کسی بادشاہ، سلطان، حکمران یا صاحب ثروت کو اس کی فیاضی کی اچھی خصلت دیکھ کر اسے کبھی سخی اور کبھی غنی کہہ دیتا ہے۔ اس شخص کی یہ ایک اچھی صفت تو ہے کہ وہ اپنی دولت اور مدد سے مخلوق کو خوش کر دیتا ہے اور کچھ دیر کے لئے ان کی ضروریات کو پورا کر دیتا ہے لیکن یہ بات تادیر نہیں چلتی کیونکہ وہ خود ہی مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے۔ اسلام نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ جب دعا کریں تو عرض کریں کہ اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ تو ہمیں اپنا ہی محتاج بنائے رکھنا اور مخلوق کے حوالے نہ کرنا۔ ایسی دعا کی قبولیت پر بندہ بے غم و بے فکر ہو جاتا ہے اور اس کی زندگی بڑی آسودگی سے کٹتی ہے۔

پس اے انسانوں اللہ سُبحَانَہٗ وتعالیٰ کی پاک ذات پر پختہ ایمان رکھو، شرک نہ کرو، یاد رکھو وہ اَحد ہے، یکتا ہے، اس کے ساتھ اس کی اولاد کے ہونے کا ذکر کرتے ہو جب کہ اُس کی کوئی بیوی نہیں، ماں و باپ نہیں، رشتے دار نہیں۔ تم یہ کس منہ سے باتیں کرتے ہو؟۔ تمہارے پاس اس شرک کو اس کے ساتھ جوڑنے کی کیا کوئی دلیل ہے؟ کچھ تو حیا کرو! اللہ تو غنی ہے۔ وہ ہر جگہ ہے، سب کچھ سن رہا ہے اور دیکھ رہا ہے۔

وہ بے نیاز ہے، بے پرواہ ہے وہ کسی کا محتاج نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تم تو اس پاک ذات کے لئے وہ نادانی کی باتیں کرتے ہو جس کی تمہیں خود خبر تک نہیں ہے۔ کیا یہ کوئی انصاف کی بات ہے کہ جس نے تمہیں پیدا کیا، جو سب کا خالق و مالک ہے جس کے تم اول و آخر محتاج ہو۔ تم اسی سے غداری کرو؟ مگر تم جو چاہو سو کر و مر کر اسی کے پاس جاؤ گے جس پاک ہستی کو تم نے واحد تسلیم نہ کیا، غنی نہیں مانا اور دنیا میں اس کے مقابلے پر ایک جھوٹا طوفان برپا کرتے رہے۔ کاش تم سب شرک سے اب بھی باز آ جاؤ:

Marfat.com

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ط هُوَ الْغَنِيُّ ط لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط
اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا ط اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ O

(آیت:۶۸، یونس:۱۰، پارۃ:۱۱)

''وہ کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے۔سبحان اللہ! وہ تو کسی کا محتاج نہیں۔اسی کی ملکیت ہے
جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔تمہارے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں۔
کیا اللہ کے ذمے ایسی بات لگاتے ہو جس کا تم علم نہیں رکھتے''۔

فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِO

''پس عبرت حاصل کرو اے چشم بینا رکھنے والو''۔

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِO

''اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے''۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط

''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے''۔

Marfat.com

(۲۰)......اَلْقَدِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ بہت قدرت والا

(یہ اسم بتیس۳۲ مختلف سورتوں کی ایک سو باسٹھ۱۶۲ آیات میں ام مرتبہ آیا ہے)

وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ ثُمَّ یَتَوَفّٰکُمْ قف لا وَمِنْکُمْ مَّنْ یُّرَدُّ اِلٰٓی اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِکَیْ لَا یَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَیْئًا ط اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ع (آیت: ۷۰، نحل: ۱۶، پارہ: ۱۴)

''اور اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا پھر وہی تم کو موت دیتا ہے اور تم میں بعض ایسے ہوتے ہیں کہ نہایت خراب عمر کو پہنچ جاتے ہیں اور (بہت کچھ) جاننے کے بعد ہر چیز سے بے علم ہو جاتے ہیں۔ بے شک اللہ (سب کچھ) جاننے والا (اور) قدرت والا ہے''۔

اَلْقَدِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ اللہ تبارک و تعالیٰ کا اسم صفاتی ہے۔ اس کے معنی 'بہت قدرت والا' کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر شے پر مکمل قدرت رکھتا ہے۔ زمین و آسمان اور مخلوقات سب کو اللہ تعالیٰ ہی نے اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے۔ اس کی ذات قادرِ مطلق ہے۔ مخلوق کی پیدائش، ان کی نفع رسانی، ان پر موت طاری کر کے پھر دوبارہ زندہ کرنا، یہ سب کچھ 'اَلْقَدِیْر' کی قدرت سے ہے۔ اس کے کاموں میں کوئی حائل نہیں ہو سکتا۔

اَلْقَدِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ نے دنیا کے کاموں میں انسان کو بھی عارضی قدرت عطا کی ہے۔ چنانچہ مخلوق حد میں رہتے ہوئے اللہ تبارک و تعالیٰ کی دی ہوئی اس عطا سے فائدہ اٹھاتی ہے۔ مگر اختیارِ کل صرف اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے۔ کوئی شخص کسی کو اپنے گھر یا اپنے کاروبار میں جب ملازم رکھتا ہے تو اُسے امور انجام دینے کے لئے کچھ اختیار دے کر ان کا ذمے دار بنا دیتا ہے مگر اختیارِ کلی وہ اپنے ہی پاس رکھتا ہے۔ تاکہ ملازم (چاہے اعلیٰ عہدے پر ہی کیوں نہ ہو) مقررہ حد سے تجاوز نہ کرے اور ہر کام کی انجام دہی میں اپنی ہی نہ چلائے بلکہ مالک نے کام کے اُسے جو قواعد و ضوابط بتائے ہیں وہ ان سے باہر نہ نکلے۔

اللہ عَزَّ وَجَلَّ قدیر ہے اس کی اس صفت سے اس کا ہر چیز پر قدرت رکھنا ظاہر ہوتا ہے۔ اَلْقَدِیْر کسی سے بھی مغلوب نہیں۔ وہ خود مختار ہے۔ اسے کسی سے مشورہ لینے کی

Marfat.com

ضرورت نہیں۔ وہ بڑا قدرت والا ہے، حکمت والا ہے، علم والا اور دانا ہے۔ وہ جس کو چاہے سلطنت دے دے اور جس سے چاہے بادشاہت چھین لے۔ وہ جسے چاہے عزت سے نواز دے اور جسے چاہے ذلیل وخوار کردے:

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِیَدِکَ الْخَیْرُ ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ O

(آیت:۲۶، آل عمران:۳، پارۃ:۳)

''کہو کہ اے اللہ (اے) بادشاہی کے مالک تو جس کو چاہے بادشاہی بخشے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے اور جس کو چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے۔ ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے''۔

بے شک وہ قدیر ہے اور قادرِ مطلق ہے۔ اس کے فیصلے کے سامنے کسی مخلوق کی کچھ نہیں چلتی۔ وہ خود مختار اور بے نیاز ہے۔ اس کی قدرت سے کوئی ٹکر لینے والا نہیں۔ القدیر جَلَّ جَلَالُہٗ اوّل و آخر ہے۔ اس قدرت والے کی شان دیکھئے کہ تمام عالم کا نظام خود ہی چلا رہا ہے کیونکہ وہ وَاحِد و اَحَد ہے اور لاشریک بھی ہے۔ اس نے ہر چیز، معاملہ، حال، لوحِ محفوظ میں لکھ دیا ہے۔ لہٰذا کوئی واقعہ بھی اس کی تقدیر کے برعکس نہیں ہوسکتا۔

اَلْقَدِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ نے بڑے بڑے نافرمانوں کی گردنیں توڑ دیں۔ نمرود، فرعون، شدّاد سب کو سنبھلنے کے لئے بہت مہلت دی مگر وہ ضِدّی، ہٹ دھرم نہ مانے تو ان کی کھوپڑیاں توڑ کر انہیں بے نام ونشان کردیا۔ لیکن اسی قدرت والے نے اس کے برعکس انبیاء کرام اور رسولوں کو اعلیٰ مراتب عطا فرمائے، انہیں قدرت عطا کی، عزت بخشی اور ان کی بے سروسامانی کے باوجود ان کے دشمنوں کو ان کا مغلوب کردیا اور ان مقدس معصوم نفوس کے کارنامے قیامت تک کے لئے جاری کردیئے۔ یہ سب کچھ اسی قادرِ مطلق نے کیا جو 'قدیر' ہے۔ انسان کیوں نہیں سمجھتا کہ آسمانوں وزمین کا خالق، لامحدود علم رکھنے والا ہی قادرِ مطلق ہے۔

وَلِلّٰہِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَمَآ اَمْرُ السَّاعَۃِ اِلَّا کَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ ھُوَ اَقْرَبُ ط اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ O (آیت:۷۷، نحل:۱۶، پارۃ:۱۴)

Marfat.com

''اور آسمانوں اور زمین کا علم اَللہ ہی کو ہے اور (اَللہ کے نزدیک) قیامت کا آنا یوں ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا (بلکہ اس سے بھی) جلدتر۔ کچھ شک نہیں کہ اَللہ ہر چیز پر قادر ہے''۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ O
''پس عبرت حاصل کروا ے چشم بینا رکھنے والو''۔

وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ O
''اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے''۔

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ط
''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے''۔

فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ O
سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟''

Marfat.com

(۲۱)......اَلْقَہَّارُ جَلَّ جَلالُہٗ سب سے طاقتور

(یہ اسم بتیس ۳۲ مختلف سورتوں کی ایک ۶۲ سو باسٹھ آیات میں باتکرار ۵ مرتبہ آیا ہے)

قُلِ اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ الْوَاحِدُ الْقَہَّارُ O

(آیت:۱۶، رعد:۱۳، پارۃ:۱۳)

''کہہ دو کہ اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ یکتا (اور) زبردست ہے''۔

اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کا اسم 'اَلْقَہَّارُ' صفاتی ہے۔ اسم قَہَّار کلمہ قہر سے بنا ہے۔ اس کے معنی زبردست، غلبہ یا سب سے طاقتور کے ہیں۔

اَلْقَہَّارُ جَلَّ جَلالُہٗ تمام مخلوقات پر زبردست ہے اور غالب ہے۔ اس ذات اقدس کو کوئی زیر نہیں کر سکتا، نہ اس کے مقابلے پر کوئی آ سکتا ہے۔

قَہَّار کی صفت یہ ہے کہ وہ سب سے زیادہ طاقتور ہے۔ وہ ایسی غالب اور قوت والی ذات ہے کہ اس نے زمین وآسمان بغیر ستون اور بغیر کسی سہارے کے قائم کر دیئے۔ اَللّٰہ تعالیٰ نے فرشتے، جن اور انسان پیدا فرمائے اور ہر ایک پر اپنا غلبہ قائم فرمایا۔ کوئی مخلوق اَلْقَہَّارُ کے سامنے سرِ بغاوت نہیں اٹھا سکتی، بلکہ وہ تو سب کے سب اس قادرِ مُطلق کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔

مخلوق کو قَہَّار ہی نے قوت عطا فرمائی ہے۔ اور یہ قوت وطاقت انسان کی عارضی اور فنا ہونے والی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ بہت بہادر اور قوت والا ہے اور بہت سوں پر اس کی طاقت کا غلبہ ہے۔ یہ کہنا اس کا جھوٹ ہے جسے کوئی نہیں مانتا۔ کیونکہ مشاہدہ انسانی یہ عام ہے کہ ماضی یا حال میں انسان نے اپنی حکمرانی، سلطنت، طاقت اور قوت پر جب بھی کبھی گھمنڈ اور تکبر کیا اور اس پر قائم رہ کر مسلسل اَللّٰہ تبارک وتعالیٰ سے بغاوت کرتا چلا گیا تو آخر ایک حد کے بعد اَلْقَہَّارُ جَلَّ جَلالُہٗ نے اس ظالم، جابر، متکبر اور جھوٹی طاقت والے کو ایسا گرفت میں لیا کہ اس سرکش کا دنیا سے نام ونشان تک مٹ گیا۔

اَلْقَہَّارُ جَلَّ جَلالُہٗ کا غلبہ ہر شے اور کل پر ہے۔ وہ اتنا زبردست ہے کہ کوئی بھی

Marfat.com

اس کے قبضہ سے باہر نہیں۔اس ذات مقدس کی اس صفت کے سبب سب کے سب اس کے سامنے ہر معاملہ میں عاجز اور پست ہیں۔تمام عالم اور کل مخلوقات اَللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں، اور ہر لمحہ اس کی گرفت میں ہیں۔حقیقتاً وہ بڑا اجلال والا اور بڑی شان والا ہے۔اَلْقَهَّارُ قیامت میں بھی فرمائے گا کہ آج کس کی بادشاہت ہے۔مخلوق خوف میں مبتلا ہو جائے گی۔ پھر وہ خود ہی جواب دے گا کہ اَللہ کی ہے:

لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ○ (آیت:۱۶،مؤمن:۴۰،پارہ:۲۴)

''آج کس کی بادشاہت ہے؟ اَللہ کی جو اکیلا (اور) غالب ہے''۔

انسان کو نہ تو دنیا میں یہ جرأت حاصل ہے کہ وہ اَلْقَهَّارُ جَلَّ جَلَالُہٗ کی زبردست قوت کا انکار کرے اور نہ ہی آخرت میں وہ اس کے غلبہ کا انکاری ہو سکے گا۔کیونکہ مخلوق پر اَلْقَهَّارُ جَلَّ جَلَالُہٗ کا غلبہ اوّل و آخر ہے۔اس میں کوئی تعجب کی بات ہی نہیں ہے۔کیونکہ مخلوق تو خود اَللہ ربُّ العزّت ہی نے پیدا فرمائی ہے۔زمین، آسمان اور ان میں جو کچھ ہے سب اسی نے بنایا ہے تو یوں سب ہی اس کے تابع ہیں، وہ بے شک سب پر غالب ہے۔اور یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ مخلوق خالق کے مقابلے پر آجائے۔مخلوق بہر حال مخلوق ہی رہے گی۔اس قہّار کے سامنے کسی کی کچھ نہیں چل سکتی۔اگر کوئی شے یا مخلوق اَللہ تعالیٰ کی گرفت سے باہر ہوتی تو اب تک نظامِ کائنات درہم برہم ہو چکا ہوتا۔

یہ بات روز اوّل ہی سے عیاں ہے کہ اَلْقَهَّارُ زبردست غلبہ اور قوت والا ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ واحد و یکتا بھی ہے۔اس کی قوت کے سامنے تمام طاقتیں مفلوج اور پسپا ہیں۔اس کی کائنات کا نظم نظام بہت مضبوط، مستقل اور مستحکم ہے۔وہ بڑا منصف ہے۔بڑا عادل ہے۔اور سب پر زبردست نگراں ہے۔ایسا نہ ہوتا تو انسان کو دنیا میں کوئی دوسری مخلوق لُقمۂ اَجل بنا دیتی۔لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ سب قہّار کے سامنے سجدہ ریز ہیں اور بغاوت کا تصوّر تک نہیں کر سکتے۔ظالم و سفّاک کو، قاتل و مجرم کو، اور باغیٔ اسلام کو اَلْقَهَّارُ جَلَّ جَلَالُہٗ خوب دیکھ رہا ہے۔ان سب کو وہ خوب جانتا ہے، اسکی اجازت کے بغیر کوئی واقعہ، کوئی حادثہ یا کوئی معاملہ خود بخود رونما نہیں ہوسکتا۔بے شک اَلْقَهَّارُ جَلَّ جَلَالُہٗ سب پر مکمل طور پر

Marfat.com

حاوی ہے۔ یہ قہّار کی صفت ہے۔

تکبر، بڑائی اور عظمت سب اسی کی شایانِ شان ہے کیونکہ وہ واحد، بے پروا، بے نیاز سب پر چھایا ہوا ہے اور غالب ہے۔ بادشاہوں کو حکمرانی کی قوت اَللّٰہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے، اگر وہ طبقہ اپنی قوت و طاقت سے تجاوز کرے اور رعایا پر ظلم و ستم ڈھائے تو اَلْقَهَّارُ جَلَّ جَلَالُهٗ اتنی غیور ہستی ہے کہ وہ مظلوموں کا انتقام خود لے لیتی ہے اور ظالم کی قوت خس و خاشاک کی طرح کمزور و ناتواں ہو کر رہ جاتی ہے۔ کیونکہ قوتِ اعلیٰ تو صرف اَلْقَهَّار جَلَّ جَلَالُهٗ ہی کی ہے:

سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ (آیت:۴، زمر:۳۹، پارۃ:۲۳)

''وہ پاک ہے وہی تو اَللّٰہ یکتا (اور) غالب ہے''۔

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝

سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟''

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ

''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے''۔

Marfat.com

(۲۲)......اَلْقَوِیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ بہت بڑی قوت والا

(یہ اسم بتیس ۳۲ مختلف سورتوں کی ایک ۱۶۲ سو باسٹھ آیات میں باتکرار ۵ مرتبہ آیا ہے)

اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ۝ (آیت: ۲۵، حدید: ۵۷، پارۃ: ۲۷)

''یقین رکھو کہ اللہ بڑی قوت کا، بڑے اقتدار کا مالک ہے''۔

اَلْقَوِیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ اللہ تبارک وتعالیٰ کا اسم صفاتی ہے۔ 'قوی' لفظ قوت سے بنا ہے جس کے معنی بڑا طاقت ور یا بڑا قدرت والا ہے۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ بہت ہی قوی ہے، جبکہ اس کی مخلوق نہایت ناتواں اور کمزور ہے۔ یعنی قدرتِ کاملہ صرف اَلْقَوِیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ ہی کو حاصل ہے۔

اَلْقَوِیُّ نے ہی مخلوق کو طاقت تقسیم کی ہے۔ انسان کتنا ہی طاقت ور کیوں نہ ہو جائے مگر اَلْقَوِی سب پر زور آور ہے۔ اس کی قوت کے سامنے کوئی سر نہیں اُٹھا سکتا۔ یعنی مخلوق کی تمام اجتماعی قوتیں اَلْقَوِیُّ کے سامنے ماند اور پھُسپُسی ہیں۔

انسان جب اللہ تعالیٰ کی زبردست واعلیٰ قوت کو سمجھ لیتا ہے تو وہ پھر اسی ایک تنہا قوت کا تابعدار بن کر رہتا ہے اور غیر اللہ کی طرف سے اپنا منہ موڑ لیتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ مخلوق کی قوت کا سرچشمہ دراصل اَلْقَوِیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ ہی ہے۔ لہٰذا صرف اسی سے ڈرا جائے اور اسے راضی کیا جائے۔ اس طرح مخلوق کا ڈر وہ اپنے قلب سے نکال دیتا ہے۔ مخلوق سے نڈر بننے کے لئے بھی اسے اللہ تعالیٰ ہی کی مدد درکار ہوتی ہے کیونکہ وہ بذاتِ خود کچھ بھی نہیں کر سکتا۔

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنی طاقت پر بہت نازاں ہیں اور کسی کو بھی اپنی نظر میں نہیں لاتے۔ ان کے پاس دولت کے انبار ہوتے ہیں، اسلحہ کی کوئی کمی نہیں ہوتی۔ وہ طاقت کے زور پر انسانوں کو اپنا تابع بنا کر اور سب کو جوڑ کر ایک اکٹھی قوت بنا لیتے ہیں۔ اس قوت، تکبّر، اجتماعیت اور دولت کے گھمنڈ میں یہ ٹولا اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی نافرمانی اور بغاوت پر اُتر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نادان، احمق ٹولے کو مہلت دیتا ہے کہ وہ سیدھے راستے پر آ جائیں اور توبہ

Marfat.com

کرلیں، مگر جب وہ ہٹ دھرم تجاوُز کی کوئی حد باقی نہیں چھوڑتے تو پھر اَلْقَوِیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ ان سب کو اپنی زبردست گرفت میں لے کر اُنہیں عذابِ اَلیم میں مبتلا کر دیتا ہے۔ پھر وہ اپنی دل کی آنکھوں (بصیرت) سے اپنی کمزور طاقت کے سامنے 'اَلْقَوِیُّ' کی زبردست قوت جو بے مثل ہے دیکھ لیتے ہیں:

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا صٰلِحًا وَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْیِ یَوْمِئِذٍ ؕ اِنَّ رَبَّکَ هُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ۝ (آیت:۶۶،ھود:۱۱،پارۃ:۱۲)

''جب ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے صالح کو اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے تھے

ان کو اپنی مہربانی سے بچا لیا اور اس دن کی رسوائی سے (محفوظ رکھا)۔

بے شک تمہارا پروردگار طاقت ور (اور) زبردست ہے''۔

اَللہ عَزَّ وَجَلَّ بے شک 'قوی' ہے۔ وہ اپنے زور، قوت اور طاقت میں یکتا ہے۔ اسے کوئی کام تھکا نہیں سکتا کیونکہ ضُعف اور کمزوری اس کی ذات میں ہے ہی نہیں۔ وہ ذاتِ اَقدس اپنی بے پناہ قوت میں ہر طرح اکمل ہے۔ اس نے مخلوق کو طاقت دے کر کسی کو بہادر بنا دیا، کسی کو خوب توانائی بخش کر اسے کئی دوسروں پر حاوی کر دیا۔ مگر اس نے انسان کو حد سے تجاوز کرنے کی اجازت نہیں دی۔ ٹھیک بات یہ ہے کہ اگر بندے اَللہ تبارک وتعالیٰ کی فرمانبرداری اختیار کرلیں تو اَللہ عَزَّ وَجَلَّ ان سے راضی رہتا ہے ورنہ ان کی بغاوتِ دین پر القوی جَلَّ جَلَالُہٗ کی ان پر گرفت اور پکڑ اتنی زبردست ہوتی ہے کہ اس کے شکنجے سے بچ نکلنا پھر ممکن نہیں ہوتا۔

اَلْقَوِیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ کی طاقت کو کبھی زوال نہیں۔ انسان کو طاقت اَللہ تعالیٰ نے محدود اور عارضی طور پر عطا کی ہے جو جلد زوال پذیر بھی ہے۔ پھر وہ انسان جو اُمورِ زندگی بھی انجام دیتا ہے وہ سب اَللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً بندہ جو بھی نیک کام کرتا ہے تو اس عمل کی توفیق بھی اسے اَللہ تعالیٰ ہی عطا کرتا ہے۔ اسی طرح جب وہ کسی برائی سے بچتا ہے تو بھی اَللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی مدد سے محفوظ رہتا ہے۔ ورنہ اعمالِ صالحہ کرنا اور گناہوں سے بچنا مخلوق کے بس کا کہاں؟ اسی طرح کوئی شخص اپنے معاملات کا خود صحیح فیصلہ بھی نہیں کر سکتا، وہ نہیں جانتا کہ اس کو فائدہ کہاں اور خسارہ کہاں ہے؟ یہ اَلْقَوِیُّ ہی کی صفت ہے کہ وہ انسان کو

Marfat.com

صحیح فیصلہ کی طرف راغب کرتی ہے۔

الغرض اَلْقَوِیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ وہ زبردست قوت والی ہستی ہے کہ سب کے سب اس سے مغلوب ہیں۔ وہی سب پر غالب وحاوی ہے۔ بندے طاقت حاصل کرنے کے لئے بھی اس کے محتاج ہیں۔ وہ بیماروں کو شفا عطا فرماتا ہے۔ کمزوروں کو طاقت بخشتا ہے۔ بے یارو بے مددگار کو نصرت سے نوازتا ہے۔ اُمّتِ مسلمہ مبارک اور خوش نصیب ہے کہ اَلْقَوِیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ کی خصوصی نصرت اُسے ہردم حاصل ہے:

وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِيْزٌO (آیت:۴۰،حج:۲۲،پارۃ:۱۷)

''اور اَللہ ضرور ان لوگوں کی مدد کرے گا جو اس (کے دین) کی مدد کریں گے۔

بلاشبہ اَللہ بڑی قدرت والا، بڑے اقتدار والا ہے''۔

فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِی الْاَبْصَارِO

''پس عبرت حاصل کرو اے چشم بینا رکھنے والو''۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط

''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے''۔

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِO

''اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے''۔

Marfat.com

(۲۴)......اَلْکَبِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ بہت بڑا، بزرگ، عالی شان

(یہ اسم بتیس۳۲ مختلف سورتوں کی ایک سو باسٹھ۱۶۲ آیات میں ا مرتبہ آیا ہے)

وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ص وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ع O

(آیت:۳۷، جاثیۃ:۴۵، پارۃ:۲۵)

''اور اسی کے لئے بڑائی ہے آسمانوں اور زمین میں اور وہی عزت و حکمت والا ہے''۔

اَلْکَبِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ کی ذات عالی مرتبت ہے۔ نہ تو اس کی بڑائی میں کوئی شک ہے اور نہ ہی کوئی تردّد۔ اَلْکَبِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ کی کبرائی قرآن کریم میں کئی جگہ بیان ہوئی ہے۔ کبیر کی بزرگی سمجھنا یا اپنے تصور میں لانا انسان کے ادراک سے بالاتر ہے۔ پوری مخلوق اس ذاتِ عالی کے سامنے حقیر، صغیر، کم تر اور پست ہے۔ درحقیقت مخلوق میں اس کی کوئی مثل نہیں ہے۔ کبیر عَزَّوَجَلَّ کی ذات بہت دانا، حکمت والی اور عالی شان ہے۔ بندے اسی پر اپنا اعتماد اور بھروسہ رکھتے ہیں۔ وہ بہت عظیم اور عجیب قدرت والا ہے۔

اَلْکَبِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ میں کبر اور کمال کی صفات بہت بلند و بالاتر ہیں۔ اسے ہر شے پر مکمل اور قطعی قدرت حاصل ہے۔ کبیر عَزَّوَجَلَّ نے ہی اپنی مہربانی و فضل سے بندوں کو شان و شوکت عطا کی ہے۔ بندے سب اس کی مخلوق ہیں، غلام ہیں وہ اس کی نعمتوں پر اس کا جتنا بھی شکر ادا کریں وہ نہایت ہی قلیل و کم ہے:

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ O (آیت:۹، رعد:۱۳، پارۃ:۱۳)

''وہ ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا سب سے بڑا (اور) عالی مرتبہ ہے''۔

بندوں کو زیب نہیں دیتا کہ وہ اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی کی دی ہوئی نعمتوں پر گھمنڈ و تکبر کریں بلکہ اگر ایسی بدعملی میں مبتلا ہیں تو اس پر توبہ کریں اور یاد رکھیں کہ تمام غلبہ، برتری اور تکبر صرف اَلْکَبِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ ہی کو زیب دیتا ہے۔ وہی اس کا مستحق ہے۔ اس کے سامنے کوئی دم

Marfat.com

نہیں مار سکتا۔ وہ ذات نقائص اور عیب سے پاک اور لاشریک ہے۔ اور جو لوگ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتے ہیں وہ نادان اور بھٹکے ہوئے ہیں:

سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا O (آیت:۴۳، بنی اسرائیل:۱۷، پارۃ:۱۵)

''حقیقت یہ ہے کہ جو باتیں یہ لوگ بناتے ہیں اس کی ذات اُن سے بالکل پاک اور بہت بالا و برتر ہے''۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ O

''پس عبرت حاصل کرو اے چشم بینا رکھنے والو''۔

وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ O

''اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے''۔

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ط

''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے''۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ O

''ہمیں اللہ کافی ہے اور وہی بہت اچھا کارساز ہے''۔

Marfat.com

(۲۴)......اَللَّطِیْفُ جَلَّالہٗ بڑا مہربان

(یہ اسم بتیس[۳۲] مختلف سورتوں کی ایک سو باسٹھ[۱۶۲] آیات میں ۲ مرتبہ آیا ہے)

اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ۝

(آیت:۱۹، شوریٰ:۴۲، پارۃ:۲۵)

''اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے وہ جس کو چاہتا ہے رزق دیتا ہے اور وہ زور والا (اور) زبردست ہے''۔

اَللّٰہ تعالیٰ کا اسم اَللَّطِیْفُ جَلَّ جَلَا لُہٗ صفاتی نام ہے۔ اَللَّطِیْفُ لفظ لُطف سے بنا ہے۔ اس کے معنی 'بڑا مہربان'، باریک بین، نرمی کرنے والا' کے ہیں۔ لطیف اپنے بندوں پر ہر ہر لمحہ لطف وعنایت کی بارش فرماتا رہتا ہے۔ وہ مخلوق کے پوشیدہ اعمال سے باخبر ہے۔ وہ باریک بین ہے، اس کے کاموں کی حکمت وہی جانتا ہے۔ اس کی حکمت ولطف ہی سے نظامِ کائنات قائم ہے۔ مخلوق کی پریشانیاں اور اذیت ناک پیچیدگیاں دور کر کے اَللَّطِیْفُ ہی انہیں راحت پہنچاتا ہے۔

اَللَّطِیْفُ جَلَّ جَلَا لُہٗ نے مخلوق کو بے حساب نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ وہ بندوں پر اپنے لُطف وکرم کی تقسیم پر خود اکمل طور پر قادر ہے۔ لطیف کی شان یہ ہے کہ وہ علیم وخبیر بھی ہے۔ وہ آگاہ ہے اس بات سے کہ کس بشر کو کیا نعمت عطا ہو اور کتنی ہو۔ وہ بندوں کے ساتھ بڑی مہربانی اور بہت نرمی کا معاملہ فرماتا ہے۔ وہ مخلوق پر سختی نہیں کرتا جب کہ ایسا کرنے پر بھی وہ قادر ہے۔

ہم غور کریں تو اس کے لطف کی بے شمار مثالیں ہماری زندگی میں ہم خود ہی پالیں گے مثلاً اَللَّطِیْفُ جَلَّ جَلَا لُہٗ اپنے بندوں کی مشکلات کو دور کرتا ہے۔ ان کے کاموں کی رُکاوٹوں کو ختم کر کے اپنے لطف سے انہیں آسان وسہل بنا دیتا ہے۔ یہ لطیف ہی کا فضل وکرم ہے کہ وہ بیمار کو صحت اور محتاج کو روزی عطا فرماتا ہے۔ وہی مفلس کو مال عطا فرماتا ہے اور اپنے لطف سے بندوں کو عبادات کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ اس کی عنایات، لطف واحسان اور فضل وکرم

Marfat.com

مخلوق پر ہر دم جاری ہے۔

اَللَّطِیۡفُ جَلَّ جَلَالُہٗ بندوں کے ساتھ بھلائی اور نرمی کا معاملہ فرماتا ہے۔ انہیں رُسوا نہیں کرتا۔ ان کی بداعمالیوں کو مخفی رکھتا ہے بلکہ اپنی مہربانی سے انہیں نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ وہ 'لطیف' ایسی باریک بین ذات ہے کہ وہ سب کو دیکھتی ہے مگر اسے کوئی آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔ اَللَّطِیۡفُ کی نگاہ مخلوقِ کُل پر ہے۔ دو جہاں کی کوئی شے اس کی نظر سے اوجھل نہیں۔ مخلوق کے انتہائی چھوٹے اعمال تک سے وہ ہر وقت خوب آگاہ ہے۔ حد تو یہ ہے کہ کسی معمولی ادنیٰ سے ادنیٰ ذرّہ کا وجود بھی اس سے غائب نہیں ہے:

اَلَا یَعۡلَمُ مَنۡ خَلَقَ ؕ وَ هُوَ اللَّطِیۡفُ الۡخَبِیۡرُ ۠ (آیت:۱۴، ملک:۶۷، پارۃ:۲۹)

''بھلا جس نے پیدا کیا وہ بے خبر ہے؟ وہ تو پوشیدہ باتوں کا جاننے والا اور (ہر چیز سے) آگاہ ہے''۔

اَللَّطِیۡفُ جَلَّ جَلَالُہٗ کی صفات کا کوئی بشر احاطہ نہیں کرسکتا۔ بلکہ وہ اپنے لطف سے بندوں کو علم، مرتبہ، عزت، دولت، ایمان، خوشحالی، قوت و روزی تقسیم فرما کر ان کو دشمنوں پر غلبہ، حاسدوں سے حفاظت، آفات، بلاؤں اور حادثاتِ ناگہانی سے بچاؤ کا سامان مہیا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مخلوق پر احسان پر احسان ہیں، اس کی دی ہوئی کسی چیز کی بندے ناقدری نہیں کرسکتے لیکن پھر بھی یہ کہنا ہی پڑتا ہے کہ بندوں پر اس کا سب سے بڑا احسان ایمان عطا کرنا ہے۔ ایمان کی دولت سے محروم دونوں جہاں میں ناکام، نامراد اور برباد ہے۔ ایمان کے بعد عافیت کا ملنا بھی بندوں کے لئے بیش قیمت انعام ہے۔ مخلوق کو یہ نعمتِ عظمیٰ اَللَّطِیۡفُ کے لطف و کرم ہی سے حاصل ہوتی ہے۔

لطیف کی ذات بڑی حلیم ہے۔ وہ ایسا بردبار ہے کہ بھٹکے ہوؤں کو صراطِ مستقیم پر چلا دیتا ہے۔ بے عقل کو عقلِ سلیم عطا فرماتا ہے۔ منکرِ اسلام کو بعد توبہ داخل اسلام فرماتا ہے۔ تو اب اس کی مہربانی، لطف و کرم، فضل و احسان اور عنایات جو بندوں پر خوب ہیں ان کا کون انکار کرسکتا ہے؟ اس کے باوجود اگر اب بھی کوئی مردہ ضمیر باغی روح اس سے انکاری ہو وہ یقیناً مجنون ہے۔

Marfat.com

اَللَّطِیْفُ جَلَّ جَلَالُہٗ تو وہ ذاتِ پاک ہے جس نے مخلوق کو شعور عطا فرمایا اور سیدھی راہ پر چلنے کی توفیق دی اور مدد فرمائی۔ بے شک لطیف کی شان نہایت بلند و بالا ہے۔ وہ تمام مخلوقات پر مہربان ہے۔ اس کی عطا سب کے لئے ہے۔ اس کا لطف سب ہی کو حاصل ہے۔ مگر لَطِیْف کی خصوصی نصرت، رحمت، عنایت، احسان، فضل و کرم، بخشش و مغفرت اس کے حِلم ولُطف سے صرف اُمّتِ مسلمہ ہی کو حاصل ہے:

یٰبُنَیَّ اِنَّهَآ اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْفِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ O (آیت:۱۶، لقمٰن:۳۱، پارۃ:۲۱)

''اے بیٹا اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر ہو پھر کسی پتھر کے اندر ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین کے اندر ہو اَللہ اسے لے ہی آئے گا بے شک اَللہ بڑا باریک بیں ہے بڑا باخبر ہے''۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ O

''پس عبرت حاصل کرو اے چشم بینا رکھنے والو''۔

فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ O

سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟''

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ

''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے''۔

Marfat.com

(۲۵)......اَلْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُهٗ اکیلا، یکتا

(یہ اسم بتیس۳۲ مختلف سورتوں کی ایک سو باسٹھ۱۶۲ آیات میں باتکرار ۵ مرتبہ آیا ہے)

فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۙ (آیت ۳۴، ج:۲۲، پارۃ:۱۷)

"سو تمہارا معبود ایک ہی ہے تو اسی کے فرمانبردار ہو جاؤ۔
اور عاجزی کرنے والوں کو خوش خبری سنا دو"۔

اَللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ کا اسم 'الواحد' اسم صفاتی ہے۔ 'واحد' لفظ وحدت سے بنا ہے جس کے معنی یکتا، اکیلا یا ایک ذات کے ہیں۔ بے شک اَللّٰہ تعالیٰ کی ذات واحد ہے۔ وحدت 'الواحد' ہی کے لئے ہے۔ اَلْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُہٗ اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے۔ الواحد کی پاک ذات اَزلی واَبدی ہے اور توحید اُسی کے لئے ہے۔

دین اسلام نے اَللّٰہ تبارک وتعالیٰ کی وحدانیت پر بہت زور دیا ہے کہ وہ لاشریک ہے۔ نہ اس کا کوئی ساتھی ہے اور نہ ہی کوئی رشتہ دار۔ کائنات کے کل کام وہی ایک ذات 'واحد' انجام دے رہی ہے۔ قرآن کریم میں توحید باری تعالیٰ جگہ بہ جگہ بیان ہوئی ہے اس کی وحدت اور وحدانیت اس طرح ٹھوس دلائل کے ساتھ بیان فرمائی گئی ہے کہ کافر بھی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ مگر منکرِ اسلام ضد اور ہٹ دھرمی سے ایمان ہی نہ لائے تو یہ بات دیگر ہے۔ مخلوق اس بے نظیر ذاتِ واحد کی، کوئی مثال ہی نہیں لا سکتی۔

ہم معترف ہیں کہ مخلوق کا علم بہت محدود ہے۔ چنانچہ جب انسان اَللّٰہ تعالیٰ کی وحدانیت بیان کرتا ہے تو اس کے علم میں ایسا کلام نہیں کہ وہ اَللّٰہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی وحدانیت مکمل طور پر بیان کر سکے۔ اگر وہ صفاتِ وحدانیت کچھ بیان بھی کرتا ہے تو وہ بھی اَللّٰہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے علم ہی سے بیان کر لیتا ہے۔ توحیدِ باری تعالیٰ کو جیسا کہ اس کا حق ہے بیان کرنا مخلوق کی فہم وادراک سے قطعی بالاتر ہے۔

اَلْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُہٗ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ واحد ہر شے پر اختیارِ کُلّی رکھتا

Marfat.com

ہے۔ بے شک وہ واحد و یکتا ہے اور ہر طرح ہر معاملے میں قادرِ مطلق ہے۔ اسلام کی بنیاد اس کی توحید ہی پر قائم ہے اور وحدت کا مسئلہ نہایت ہی نازک ہے۔ ورنہ اگر کسی شخص نے الواحد کی وحدانیت میں کسی غیر کو شامل کیا تو اس نے شرک کیا اور مشرک کافر ہوتا ہے۔ برعکس اس کے جس نے اس کی توحید اور یکتائی کو تسلیم کیا اور اس کی عملی و زبانی شہادت بھی دی تو وہ مسلمان ہوا:

وَقَالَ اللّٰہُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰـہَیْنِ اثْنَیْنِ ج اِنَّمَا ہُوَ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ج فَاِیَّایَ فَارْہَبُوْنِ O

(آیت:۵۱، نحل:۱۶، پارۃ:۱۴)

''اور اللہ نے فرمایا ہے کہ دو دو معبود نہ بناؤ۔ معبود وہی ایک ہے تو مجھی سے ڈرتے رہو''۔

اَلْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُہٗ بندے کے ہر گناہ کو معاف کر دے گا مگر مشرک جب تک صدقِ دل سے توبہ نہ کرلے اور اس کی وحدانیت کو دل سے قبول نہ کرلے تو وہ مشرک ہی رہے گا اور مشرک دُشمن اِسلام ہے۔ چنانچہ آخرت میں اس کا دائمی ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔ لہٰذا یہ بات ذہن نشین کرلی جائے کہ اَلْوَاحِدُ اپنی ذات وصفات، افعال واحکام میں یکتا ہے۔ اور مخلوق میں اس جیسا کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ جو کمالات 'واحد' میں ہیں وہ بے نظیر و بے مثال ہیں اور یہ بات بالکل واضح ہے کہ اگر اس کی ذات میں کسی کی شرکت ہوتی تو کائینات اب تک مٹ چکی ہوتی۔

حرفِ آخر یہ ہے کہ بلا تردُّد، بغیر کسی شک وشبہ کے یہ مان لیا جائے کہ اَللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات واحد ہے اور تمام عالَم، مخلوقات و اشیاء کو پیدا کرنے والی صرف یہی ایک تنہا ذات اور یکتا ہستی ہے۔ اس کی وحدانیت میں کسی کی شرکت کا ہلکا سا شائبہ تک بھی نہیں ہے:

قُلِ اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّ ہُوَ الْوَاحِدُ الْقَہَّارُ O (آیت:۱۶، رعد:۱۳، پارۃ:۱۳)

''کہہ دو کہ اَللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ یکتا (اور) زبردست ہے''۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ O

''پس عبرت حاصل کرو اے چشم بینا رکھنے والو''۔

Marfat.com

(۲۶)......اَلْوَاسِعُ جَلَّ جَلَالُهٗ بڑی وسعت والا

(یہ اسم بتیس ۳۲ مختلف سورتوں کی ایک ۱۶۲ سو باسٹھ آیات میں بالتکرار ۸ مرتبہ آیا ہے)

وَ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ۚ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝

(آیت:۱۱۵، بقرۃ:۲، پارۃ:۱)

''اور مشرق اور مغرب سب اللہ ہی کا ہے۔ تو جدھر تم رُخ کرو ادھر اللہ کی ذات ہے۔ بے شک اللہ صاحب وُسعت اور باخبر ہے''۔

اَلْوَاسِعُ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا اسم صفاتی ہے۔ وَاسع، وُسع یا سَعَۃ سے بنا ہے جس کی معنی کشادگی یا فراخی کے ہیں۔ اَلْوَاسِعُ جَلَّ جَلَالُهٗ نے اپنی لامحدود وسعت سے زمین و آسمان اور کائنات کی ہر شے کو محیط کیا ہوا ہے۔ اس کی رحمت سب کو شامل ہے اور اس کی رزق کی عطا سب کو بے حساب ہے۔ واسع کا فضل وکرم بندوں کے تصور سے باہر ہے۔

اَلْوَاسِعُ کی وُسعتِ قدرت کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ اس نے بندوں کو مال، دولت، رزق، علم، طاقت، عزّت اور ایمان سے سرفراز فرما کر سخاوت، ہمدردی رواداری، حُسنِ سلوک اور نیک اعمال انجام دینے کی توفیق بھی عطا فرمائی۔ اَلْوَاسِعُ جَلَّ جَلَالُهٗ کی ذات ذرّے ذرّے پر چھائی ہوئی ہے۔ اس کی رحمت ومغفرت کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ مانگنے والوں کو آنِ واحد میں نواز دیتا ہے۔ اَلْوَاسِعُ ایسا طاقت والا ہے کہ ایک لمحہ کے اندر ہی پوری کائنات میں تغیر پیدا کر دے۔ اس نے چپے چپے کو گھیرا ہوا ہے۔ کوئی اس کی دسترس اور گرفت سے باہر نہیں۔

مخلوق کو اس نے چندروزہ سلطنت و بادشاہت عطا کر دی ہے۔ وہ جب ارادہ کر لے تو اُسے مخلوق سے یک دم چھین لے۔ اَلْوَاسِعُ جَلَّ جَلَالُهٗ ہی وہ ذات ہے جس کو یہ تمام امور انجام دینا کوئی مشکل نہیں ہیں۔ انسان ان کاموں کے کرنے کے لائق نہیں۔ وہ محتاج ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کا تابع ہے، بندہ ہے اور غلام ہے۔ اَلْوَاسِعُ جَلَّ جَلَالُهٗ حکمرانوں اور حاکموں کا حاکم ہے، بادشاہوں کا شہنشاہ ہے۔ بے شک وہ ایک عظیم ہستی ہے۔ وہ بڑا سخی ہے، بہت رحیم و

Marfat.com

کریم ہے۔اس کے علم ورحمت،قوت وطاقت کی وسعت زمین وآسمان کے طول وعرض میں سما ہی نہیں سکتی۔مخلوق پراس کے جملہ احسانات میں سے ایک بڑا احسان یہ بھی ہے کہ اَلْوَاسِعُ جَلَّ جَلَالُہٗ نے زمین وآسمان کی ہر شے کوانسان کے لئے مسخر کر دیا ہے:

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۙۚ

(آیت:۷۳،ال عمران:۳،پارہ:۳)

''آپ کہہ دیجئے کہ فضل اَللّٰہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہے عطا کرتا ہے اور اَللّٰہ بڑا وسعت والا ہے بڑا علم والا ہے۔''

خشکی،تری،ہوا،سورج،چاند،ستارے،دیگر سیارے،پہاڑ،صحرا،جنگلات،باغات اور حیوانات سب کو 'وَاسِع' نے انسان کی خدمت میں لگا دیا ہے۔اَلْوَاسِعُ کے دربار میں کسی نعمت کی کوئی کمی نہیں،اگر ایسا ممکن ہوتا تو دنیا تو ہزاروں سال سے قائم ہے تو اب تک کوئی نہ کوئی نعمت تو ختم ہو ہی جانا چاہئے تھی۔مگر ایسا بالکل نہیں ہے۔بلکہ اس کی بلا تخصیص نعمتیں بندوں پر بارش کی طرح برس رہی ہیں۔اس کی عطا کفار پر بھی ہے مگر وہ دنیاوی ہے اور جلد فنا کے قریب ہے۔آخرت میں مشرکین وکفّار کی نجات کا کوئی راستہ نہیں ہے:

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۙ صلے (آیت:۲۶۸،بقرۃ:۲،پارہ:۳)

''شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور تمہیں بے حیائی کا حکم دیتا ہے،اور اَللّٰہ تم سے اپنی مغفرت اور فضل کا وعدہ کرتا ہے۔اَللّٰہ بڑی وسعت والا،ہر بات جاننے والا ہے''۔

فَاعْتَبِرُوْا يٰاُولِي الْاَبْصَارِ ○

''پس عبرت حاصل کرو اے چشم بینا رکھنے والو''۔

Marfat.com

باب......۸

دعا میں اَسمائے اِلٰہی کا ذکر

وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَاص (آیت:۱۸۰،اعراف:۷،پارۃ:۹)

''اور اَللہ کے سب نام اچھے ہی اچھے ہیں تو اس کو ان کے ناموں سے پکارا کرو''۔

اَسمائے اِلٰہی کی تشریحات کے بعد اس کتاب کا بڑا اہم حصہ دعا طلب کرنے کا عمل ہے۔ کتاب کے آغاز ہی میں کتاب کی تیاری کا خاص مقصد یہی بیان کر دیا گیا تھا کہ اپنی دعا کو خوب مؤثر بنانے کے لئے تین کے طاق عدد میں جو اَسمائے اِلٰہی قرآن کریم میں آئے ہیں ان کا وِرد اور ذکر، آغازِ دُعا، درمیانِ دعا اور اختتامِ دعا میں بار بار اَسمائے اِلٰہی اپنے حال کے مطابق بدل بدل کر کیا جائے۔ اور اَللہ ﷻ کو اَسمائے اِلٰہی کا واسطہ برائے قبولیتِ دعا دیا جائے۔ یعنی دعا کا آغاز اَللہ تعالیٰ کی تعریف، توصیف، اس کی خوبیاں، اس کی وحدانیت، اس کا اوّل و آخر ہونا، قادرِ مطلق اور رازق ہونا، مخلوق پر مہربان ہونا، نعمتیں نازل کرنا، زندگی اور موت کا خالق ہونا اور اس کا بلا شک وشبہ لاشریک ہونا اَللہ تعالیٰ کی کل صفات بغیر کسی حجت کے تسلیم کرنا۔ غرض یہ کہ دعا میں جس قدر بھی ہو سکے ایک طالبِ دعا اَللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن کی خوب حمد وثنا بیان کرے۔

پھر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود وسلام کا ذکر ہو کہ انہوں نے دین اسلام کی خاطر بے مثال قربانیاں دیں اور اَللہ تعالیٰ کا دین ہم تک مکمل پہنچانے کا حق بھی ادا کر دیا۔ شریعتِ اسلامیہ آپ ﷺ پر پوری ہوئی اور دین اسلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی مکمل ہوا۔ طالبِ دعا بڑی عقیدت اور محبت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ پر جس قدر چاہے کم از کم چند بار درود شریف کا ذکر اپنی دعا میں تو ضرور ہی کرے کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کا ہم پر حق بھی ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ درود شریف کا پڑھنا باعثِ خیر بھی ہے اس عمل سے تو اَللہ رب العزت بھی راضی ہو جاتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ

Marfat.com

اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

درود و سلام کے بعد دعا مانگنے کا مرحلہ ہے۔ بہتر ہو گا کہ پہلے اللہ عزّ وجلّ نے جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان کا ذکر اور ساتھ ہی ان پر شکرِ الٰہی بھی ادا کیا جائے۔ پھر توبہ استغفار کے کلمات بہت عاجزی و بے چارگی سے اللہ تعالیٰ کے دربار میں نہایت ہی عقیدت سے پیش کیے جائیں اور جتنے کلماتِ استغفار یاد ہوں ان کو بڑے خلوصِ نیت کے ساتھ ذکر کیا جائے۔

اس عمل کے بعد (یعنی حمد[1] وثنا، درود[2] وسلام، شکر[3] نعمت اور[4] استغفار کے بعد) سائل اب مقصدِ دعا بیان کرے۔ اسمائے الٰہی کا ذکر بار بار جتنا بھی ہو سکے دورانِ دعا وہ کرتا رہے۔ اپنی امید کی نگاہ صرف اللہ تبارک و تعالیٰ پر رکھے کہ صرف اُسی کی واحد و یکتا ذات ہے جو بندوں کی دعا قبول کرتی ہے۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے اور مخلوق کے گناہوں کی اس کے سامنے کوئی حیثیت نہیں ہے۔ وہ تو ایک ہی لمحہ میں اپنی رحمت سے بندوں کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے:

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ (آیت:۱۷، النساء:۴، پارہ:۴)

"اللہ انہیں لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو نادانی سے بری حرکت کر بیٹھتے ہیں۔ پھر جلد توبہ کر لیتے ہیں پس ایسے لوگوں پر اللہ مہربانی کرتا ہے۔ اور وہ سب کچھ جانتا (اور) حکمت والا ہے"۔

مگر بندہ بھی حد میں رہے۔ گستاخ نہ بنے۔ یہ نہ سوچے کہ اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے، میں اگر گناہ بھی کر لوں تو کیا فرق پڑتا ہے، وہ تو رحیم و کریم ہے مجھے یقیناً معاف ہی فرما دے گا۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی شان میں بندے کی گستاخی، بے ادبی اور اللہ تعالیٰ کی باندھی ہوئی حد سے باہر نکل جانے والی بات ہے۔ دوسرے الفاظ میں ایسی سوچ و عمل دراصل گناہ پر جرأت کرنا ہے جس کی دُہری سزا ہے۔ ایک تو جو گناہ کیا اس کی سزا۔ دوسری سزا یہ کہ گناہ پر گناہ آزادانہ طریقے سے کیے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تو تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ اور غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ہے لہٰذا وہ مجھے معاف ہی فرما دے گا۔ گناہ پر جُرأت کرنا یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس منحوس خصلت سے

Marfat.com

محفوظ رکھے۔ آمین

دعا پہلے اپنے لئے کرے، پھر والدین، اہل وعیال، اقربا واحباب، پڑوسی و پوری امت مسلمہ کے لئے کرے اور تمام مخلوق کی ہدایت کے لئے بھی سائل عاجزانہ طریقے سے اَللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔ اسی طرح امت مسلمہ کے جتنے افراد اب تک ایمان کے ساتھ گزر چکے ہیں، سب ہی کی بخشش کی دعا خلوص کے ساتھ کرے۔ اسی ترتیب سے اپنی دعا کا اختتام درود شریف پر کرے، بہتر ہوگا کہ پہلے اسے جو دعائیں قرآن کریم سے یاد ہیں وہ مانگے پھر اَحادیث مبارکہ کی جو دُعائیں یاد ہوں وہ مانگے آخر میں اپنی زبان میں جتنی چاہے وہ دعائیں مانگے' اس طرح سے فقیر بن کر اَللہ تعالیٰ سے دعا کرنا بڑی خیر اور برکت کا باعث ہوگا:

رَبَّنَا اغۡفِرۡلَنَا ذُنُوۡبَنَا وَاِسۡرَافَنَا فِیۡۤ اَمۡرِنَا وَثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ○

(آیت: ۱۴۷، آل عمران: ۳، پارہ: ۴)

"اے پروردگار ہمارے گناہ اور زیادتیاں جو ہم اپنے کاموں میں کرتے رہے ہیں معاف فرما اور ہم کو ثابت قدم رکھ اور کافروں پر فتح عنایت کر"۔

اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡلَنَا وَلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنَاتِ وَالۡمُسۡلِمِيۡنَ وَالۡمُسۡلِمَاتِ.

'یا اَللہ ہمیں اور مومنین، مومنات اور مسلمین و مسلمات کو بخش دیجئے'۔

آئندہ صفحات میں دعا مانگنے کے عمل کو تفصیل سے تحریر کیا گیا ہے نیز اس کے ساتھ سہولت کی خاطر کئی مثالیں بھی درج کردی گئی ہیں اور جو کچھ بھی تحریر ہے وہ ایک طالبِ دعا، سائل اور ایک تائب کی طرف سے دعا مانگنا ایک نمونے کے طور پر ہے کہ تین کے طاق عدد میں اَسمائے اِلٰہی کو اپنی دعامیں کس انداز سے ذکر کیا جائے۔ تاہم یہ ایک مثال ہے ورنہ ہر شخص اپنے طور پر دعا مانگنے کا ایسا اہتمام کرے کہ جس طرح سنتِ نبوی ﷺ کی تعلیمات ہیں۔ یہ مثال بھی ان ہی تعلیمات میں سے ہے۔ ہر طالبِ دعا حسب توفیق اَللہ تعالیٰ کا بندہ، مخلوق، غلام اور محتاج و عاجز بن کر دعا کرے۔ یاد رکھے کہ اَللہ تعالیٰ کو بندے کی توبہ و استغفار کرنا اور عاجزی کرنا بہت پسند ہے۔

Marfat.com

دعاایک زبردست عمل ہے

تمھید: دعا سے متعلق قرآن کریم کے احکامات اور احادیث کی تعلیمات۔

ترتیب دعا: (۱)......آغازِ دُعا پر اَللہ جَلّ شانُہٗ کی خوب حمد وثنا بیان کرنا۔

(۲)......پھر رسول اَللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پر درود شریف پڑھنا۔

(۳)......شکرانۂ نعمت ادا کرنا۔

(۴)......استغفار کرنا۔

(۵)......مقصدِ دعا بیان کرنے کے دوران اَسمائے اِلٰہی جو تین کے طاق عدد میں ہیں ان کا ذکر بطور واسطہ کرنا۔

(۶)......اختتام پر پھر حمد وثنا ودرود وسلام پیش کرنا۔

دُعا کیا ہے؟ دعا کے معنی پکارنا، درخواست کرنا یا التجا کرنے کے ہیں۔ دعا کے ذریعے بندہ اپنی ہر حاجت اور ضرورت اَللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کرتا ہے پھر ان حاجات کے پورا ہونے کا اَللہ عَزَّ وَجَلَّ کی طرف سے پختہ یقین رکھتا ہے۔ایک مسلمان یہ ایمان رکھتا ہے کہ اَللہ تعالیٰ کی ذات واحد ہے اور لاشریک ہے۔وہ حقیقتاً خالق و مالک، رحمٰن ورحیم ہے۔وہ سمیع وعلیم، غنی وصمد اور اوّل وآخر ہے۔ہمیں دعا کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے کہ یہ کوئی کتاب یا سبق کی طرح پڑھنے والی عبادت نہیں ہے بلکہ اَللہ تعالیٰ سے ایک بھکاری کی حیثیت سے ذوق وشوق سے دل لگا کر بہت دھیان کے ساتھ مانگنے والی عبادت ہے جس میں بندہ اپنے قلب میں اَللہ تعالیٰ کا خوف، ڈر، رعب اور اس کی عظمت پیدا کرے۔دعا کے عمل میں ذکر عبادت اور طلب سب ہی شامل ہیں۔

فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّكِرٍ O

سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟''

Marfat.com

دُعا مانگنے کے قرآنی احکامات، آداب وطریقے

دعا مانگنے کا حکم: دعا ایک ایسا عظیم عمل ہے کہ اس کے بارے میں اَللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ نے خود قرآن کریم میں بندوں کو دعا مانگنے کا حکم عطا فرمایا ہے۔ اور جب بے مانگے کوئی چیز ملے تو وہ ایک بہت بڑی نعمت ہوتی ہے۔ چنانچہ فرمانِ اِلٰہی ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط (آیت:۶۰، مؤمن:۴۰، پارہ:۲۴)

''اور تمہارے پروردگار نے کہا ہے[1] تم مجھے پکارو[2] میں تمہاری درخواست قبول کروں گا۔''

اَللّٰہ تعالیٰ کی اس عطا پر ہمیں اس کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ ربُّ العزّت نے ہمیں بدحالی سے نکل کر خوشحالی کی طرف آنے، گناہوں سے ترکِ گناہوں کی طرف بڑھنے اور اَللّٰہ تعالیٰ کی عنایات ونعمتیں حاصل کرنے کا کتنا آسان طریقہ بتا دیا۔ پس دعا نہ مانگنا بدنصیبی اور بڑی محرومی کی علامت ہے۔ اس آیت مبارکہ میں دو باتیں فرمائی گئی ہیں۔ ایک تو دعا مانگنے کا فرمان ہے کہ ہم ہر وقت اَللّٰہ تعالیٰ کی رضا، اس کی خوشی، مدد اور نصرت اپنے لیئے طلب کرتے رہیں اور جو کچھ درکار ہو صرف اَللّٰہ وحدہٗ لاشریک ہی سے طلب کریں۔ دوسرا فرمان دعا کی قبولیت کا ہے کہ اَللّٰہ سبحانہٗ وتعالیٰ طالبِ دعا کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔ بندوں کے لئے یہ بڑی خوش خبری ہے۔

قرآن کریم میں دعا مانگنے کا طریقہ: اَللّٰہ تعالیٰ نے دعا مانگنے کا حکم عطا فرما کر درج ذیل آیت میں بندوں کو دعا مانگنے کا طریقہ بھی سکھا دیا۔ یہ اس کی ہم پر خاص رحمت ہے ورنہ ہم دعا مانگنے کے صحیح طریقے سے کبھی واقف نہ ہوتے اور ہر شخص دعا مانگنے کا طریقہ اپنے ہی علم وسمجھ کے مطابق اختیار کر لیتا جو یقیناً دربارِ الٰہی کے شایانِ شان نہ ہوتا۔ چنانچہ اَللّٰہ جَلَّ جَلَالُہٗ کا ارشاد ہے:

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ط (آیت:۵۵، اعراف:۷، پارہ:۸)

''اپنے پروردگار سے دعا کرو عاجزی[1] کے ساتھ اور[2] چپکے چپکے''۔

اس آیت میں اَللّٰہ تعالیٰ نے بندوں کو دعا مانگنے کی دعوت یوں مرحمت فرمائی ہے کہ ہر چھوٹی و

Marfat.com

بڑی ضرورت وحاجت کے لئے مجھ سے رجوع ہو۔ بندہ یہ سمجھ کر دعا کرے کہ وہ ذات مقدس عطا میں غنی و صمد اور رحمٰن ورحیم ہے۔ بندوں کا مانگنا اسے پسند ہے۔ اس آیت میں دو احکامات مذکور ہیں۔

نمبر ۱: یہ کہ طالبِ دعا عاجزی، انکساری اور فقیرانہ انداز میں اس طرح دعا کرے کہ جیسے حقیقت میں ایک مصیبت زدہ، مجبور محتاج، معذور، مفلس اور مظلوم کا اندازِ سوال ہوتا ہے۔

نمبر ۲: یہ بات فرمائی گئی ہے کہ سائل بہت دھیمی آواز میں اور آہستہ لہجے میں بڑے ادب کے ساتھ اپنی حاجات کائناتِ کل کے شہنشاہ کے دربار میں پیش کرے۔ چیخ چیخ کر مانگنا طریقۂ جہالت اور ناپسندیدہ ہے۔

سورۂ اعراف ہی میں اَللّٰہ ﷻ نے دعا مانگنے کے مزید آداب بیان فرمائے ہیں، نیز دو اوقاتِ خاص کا بھی ذکر فرمایا ہے، فرمان ہے:

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ O (آیت: ۲۰۵، اعراف: ۷، پارۃ: ۹)

''اور اپنے پروردگار کو دل ہی دل[۱] میں عاجزی[۲] اور خوف[۳] سے اور پست[۴] آواز سے صبح[۵] وشام[۶] یاد کرتے رہو اور (دیکھنا) غافل[۷] نہ ہونا''۔

مندرجہ بالا آیت میں اَللّٰہ تعالیٰ نے دعا مانگنے کے مزید آداب وطریقے اور اوقات بیان فرمائے ہیں کہ جب ہم اَللّٰہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کریں تو دورانِ دعا اِن آداب کا خصوصی اہتمام کریں:

(۱)......دعا دل ہی دل میں مانگیں۔

(۲)......دعا بہت ہی عاجزی، انکساری اور خلوص سے ایک فقیر ومحتاج کی طرح مانگیں۔

(۳)......اَللّٰہ تعالیٰ کا ڈر، خوف اور اس کی عظمت اپنے دل میں قائم کریں۔

(۴)......کلماتِ دعا آہستہ لہجے اور دبی ہوئی آواز سے ادا ہوں، چلاّ چلاّ کر بلند آواز سے دعا کرنا بے ادبی اور گستاخی ہے۔

Marfat.com

(۶،۵)......دعا صبح کے وقت مانگے اور شام کے وقت بھی دعا مانگنے کا اہتمام خصوصی طور پر کیا جائے۔ یاد رکھیں کہ دن کا نکلنا اور شام کا ڈھلنا دعا کے لئے بہت اہم اوقات ہیں، اس کا یہ مقصد نہیں ہے کہ بس دعا کے لئے صبح وشام کا وقت ہی اختیار کیا جائے، بلکہ دوسرے اوقات میں بھی دعا مانگنے کا عمل ترک نہ کیا جائے۔

(۷)......دعا مانگنے میں کوئی غفلت نہ کرے، ایسا کرنے سے جذبۂ طلب بھی قلب سے نکل سکتا ہے اور اَللہ تعالیٰ کی عبادت میں سستی، کاہلی اور بے رغبتی سے بڑھ کر اور کون سی غفلت ہوسکتی ہے؟

دعا مانگنے والا دنیا کی کسی سمت میں ہی کیوں نہ ہو، اَللہ تعالیٰ اس کی دعا، اس کی حاجات اور اس کی طلب سنتا ہے۔ اس کے سننے میں کوئی چیز حائل نہیں ہوتی۔ وہ کائنات کے چپے چپے میں موجود ہے۔ وہ مخلوق کے دل میں خیالات پیدا ہونے سے قبل ہی ان سے واقف ہے۔ اسی بات کو سورۂ آل عمران میں اَللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے۔

اِنَّکَ سَمِیۡعُ الدُّعَآءِ ۝ (آیت:۳۸، آل عمران:۳، پارۃ:۳)

"بے شک تو دعا کا سننے والا ہے"۔

سورۂ آل عمران ہی میں اَللہ تعالیٰ نے مخلوق کے دلوں میں چھپی ہوئی یا ظاہر باتوں کو جان لینے کا بیان اس طرح فرمایا ہے:

قُلۡ اِنۡ تُخۡفُوۡا مَا فِیۡ صُدُوۡرِکُمۡ اَوۡ تُبۡدُوۡهُ یَعۡلَمۡهُ اللّٰهُ ؕ (آیت:۲۹، آل عمران:۳، پارۃ:۳)

"(اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ کوئی بات تم اپنے دلوں میں مخفی رکھو یا اسے ظاہر کرو اَللہ اس کو جانتا ہے"۔

قرآن کریم میں ایک دوسرے مقام پر اَللہ ﷻ نے بندوں سے فرمایا کہ جو شخص اپنی ضرورت، حاجت، نصرت و مدد کے لئے مجھے پکارے تو میں اس کا پکارنا، اس کی درخواست اور التجا سنتا ہوں اور اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ فرمانِ الٰہی ہے:

اُجِیۡبُ دَعۡوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ (آیت:۱۸۶، بقرۃ:۲، پارۃ:۲)

"جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں"۔

Marfat.com

یعنی زمین و آسمان میں صرف اَللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ہی کی وہ واحد ہستی ہے جس نے کل عالم کے لئے اپنا دربار ہر وقت کھلا رکھا ہے۔ چنانچہ جب کوئی انسان اپنی حاجت کے لئے دعا کرتا ہے تو اَللّٰہ جَلَّ جَلالُہٗ اس کی پکار بغیر کسی رُکاوٹ کے سنتا ہے اور اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔ اَللّٰہ تبارک وتعالیٰ کا سننا لامحدود ہے۔ وہ دنیا کے ہر مقام سے بیک وقت سب کی دعائیں سنتا ہے۔ چاہے وہ بندہ گھر میں ہو، سفر میں ہو، بازار میں ہو، مسجد میں ہو یا بیت اللّٰہ میں ہو۔ وہ دنیا کی کسی بھی سمت میں ہو اَللّٰہ تعالیٰ کے سننے میں کوئی شے حائل نہیں ہوتی۔

سورۂ نمل میں ربُّ العالمین نے ایک مصیبت زدہ بندے کی دعا کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ. (آیت:۶۲، نمل:۲۷، پارۃ:۲۰)

"کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جب کہ وہ اسے پکارے
اور کون اس کی تکلیف رفع کرتا ہے"۔

اس آیت سے واضح ہوا کہ بے قرار، بے چین، خطرے میں پھنسے ہوئے انسان کو آفت، بلاؤں اور مصیبتوں سے نجات دے کر راحت، امن، سکون، مدد اور چین عطا فرمانے والی صرف اَللّٰہ تعالیٰ ہی کی ذات واحد ہے۔ مضطر وہ انسان ہے جو کسی ہنگامی حالت میں بے قرار ہو گیا ہو۔ ایسا شخص سب سے مایوس ہو کر سچے دل سے صرف معبود حقیقی سے گڑگڑا کر مدد طلب کرتا ہے۔ اس کی آہ وزاری اَللّٰہ تعالیٰ سنتا ہے اور اس کی دعا قبول کر کے اُسے ناامیدی اور مایوسی سے بچا لیتا ہے۔

بہرحال ایک مسلمان کا دعا مانگنا اس کے لئے بہت بڑا سہارا ہے۔ مخلوق کسی کی آرزو اور تمنا کبھی پوری نہیں کر سکتی کیونکہ سب ہی ربُّ العِزَّت کے محتاج ہیں۔ لہٰذا دعا صرف اَللّٰہ تعالیٰ ہی سے کی جاتی ہے۔ ایک صحیح حدیث میں ہے کہ جس کے لئے دعا کا دروازہ کھل جاتا ہے یعنی دعا کی توفیق ہو جاتی ہے اس کے لئے رحمت کا بھی دروازہ کھل جاتا ہے۔ دانشمند انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے کسی حال میں بھی اَللّٰہ تعالیٰ سے دعا طلب کرنے کا سلسلہ کبھی ترک نہ کرے اور دعا کر کے صبر کرے۔ عجلت پسندی اختیار نہ کرے چاہے دعا قبول ہونے میں تاخیر ہی

Marfat.com

کیوں نہ واقع ہو۔ کیونکہ کوئی انسان مصلحتِ الٰہی سے واقف نہیں، بس ایمان یہ ہو کہ اَللہ تعالیٰ ہی دعا قبول فرماتا ہے۔ دعا کا قبول ہونا تین ۳ طرح سے ہے۔

نمبر۱: جو دعا مانگی ہے ہو بہو سائل کو وہی مل جائے۔

نمبر۲: اَللہ تعالیٰ اس پر کوئی آنے والی مصیبت کو ٹال دے۔

نمبر۳: یا پھر وہ بندے کی دعا آخرت کا ایک خزانہ بنا دے۔ مقصد یہ ہے کہ دعا کی قبولیت کی طرف سے کبھی بھی بددل نہ ہو۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ○

''ہمیں اَللہ کافی ہے اور وہی بہت اچھا کارساز ہے''۔

فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ ○

''پس عبرت حاصل کرو اے چشم بینا رکھنے والو''۔

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ○

سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟''

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○

''اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے''۔

Marfat.com

دعا سے متعلق احادیث کی تعلیمات

گزشتہ صفحات میں ہم دعا مانگنے کا طریقہ اور اس کے آداب قرآن کریم کے حوالے سے پڑھ چکے ہیں۔ اسی طرح احادیث مبارکہ میں بھی رسول اللہ ﷺ نے دعا کی اہمیت اور اس کی قدر و منزلت کئی مقامات پر بیان فرمائی ہے۔ یہ یاد رہے کہ دعا رسمی انداز میں نہ مانگی جائے بلکہ غور کرنا چاہئے کہ یہ کوئی معمولی عمل نہیں ہے۔ اس میں کسی مخلوق سے کچھ طلب نہیں کیا جا رہا ہے نہ ہی امید کی نگاہ کسی مخلوق پر ہے۔ بلکہ یہ تو ایک خالص عبادت ہے اور عبادت اس خالق کی ہے جو بے نیاز اور لاشریک ہے۔ وہ زبردست حکمت والا ہے اور وہی بندوں کی دعا قبول کرتا ہے اور اس عبادت پر انسانوں کو اجر و ثواب بھی عطا فرماتا ہے۔

آیئے اس سلسلے میں اب ہم چند احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں اور ان تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کا پختہ ارادہ بھی کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دعا عبادت ہے:

اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةِ. ''دعا عین عبادت ہے''۔ (جامع ترمذی)

ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کو مغز سے تشبیہ دے کر اس کی اہمیت کو مزید اجاگر فرمایا ہے:

اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ. ''دعا عبادت کا مغز ہے''۔

اللہ تعالیٰ دعا کے عمل کو بہت پسند فرماتے ہیں کیونکہ بندے کا ہر چھوٹی و بڑی چیز کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا اور طلب کرنا اللہ کو خوب پسند ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

لَيْسَ شَیْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللهِ مِنَ الدُّعَآءِ. (جامع ترمذی)

''اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز نہیں''۔

دعا ہم کس طرح مانگیں یعنی کن آداب کا خیال کریں اس سے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آگاہ فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں یوں وضاحت کی گئی ہے:

خَيْرُ الدُّعَآءِ الْخَفِيُّ. ''بہتر دعا خفی (آہستہ) ہے''۔

ایک حدیث میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دعا ایسا عمل ہے کہ اس

Marfat.com

سے تقدیر تک بدل جاتی ہے۔ اس سے دعا کی زبردست طاقت کا اندازہ ہوتا ہے:

لَا یَرُدُّ الْقَضَآءَ اِلَّا الدُّعَآءُ. ''تقدیر کو دعا ہی پھیر سکتی ہے''۔ (ترمذی)

دعا کی عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جو انسان دعا مانگتا ہے تو اَللّٰہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے لیکن اس کے برعکس اگر کوئی شخص دعا ہی نہ مانگے تو اَللّٰہ تعالیٰ ایسے شخص سے ناراضی کا اظہار فرماتے ہیں۔ اسی بات کو نبی کریم ﷺ نے اس طرح فرمایا ہے:

مَنْ لَّمْ یَسْئَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ. (جامع ترمذی)

''جو شخص اَللّٰہ سے نہیں مانگتا اَللّٰہ اس سے ناراض ہوتا ہے''۔

درج ذیل آئندہ آنے والی حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جو تعلیم عطا فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنی حاجات صرف اَللّٰہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کریں۔ وہی ہے جو سب کی دعا سنتا ہے اور قبول فرماتا ہے۔ یہ بات قطعی واضح ہے کہ مخلوق کی مدد اَللّٰہ تبارک وتعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا۔ حدیث کا مطالعہ غور سے کیجئے اور مفہوم سمجھئے اور اس کی تعلیم پر سو فیصد عمل کرنے کا عزم کیجئے:

وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ. (مشکوٰۃ)

''جب تم سوال کرو تو اَللّٰہ ہی سے[1] سوال کرو، جب تم مدد چاہو تو اَللّٰہ ہی سے[2] مدد چاہو''

اس حدیث کا منشا و مقصد یہ ہے کہ:

نمبر ۱: انسان کی ضروریات صرف اَللّٰہ تعالیٰ ہی پوری کرتا ہے لہٰذا اپنی طلب اسی ہستی کے سامنے رکھی جائے اور کوئی شخص کسی مخلوق سے قطعی سوال نہ کرے ورنہ اَللّٰہ تعالیٰ کی نگاہ سے گر جائے گا۔

نمبر ۲: مدد کرنے والا بھی صرف حَیُّ قَیُّوْمُ ہے۔ کوئی انسان کسی کی مدد بھی نہیں کر سکتا۔ مطلب یہ ہے کہ ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ ہم اپنے خالق کو چھوڑ کر غیر سے سوال کریں اور اس کی مدد چاہیں۔ یہ ناانصافی بھی ہے اور اَللّٰہ تعالیٰ سے نافرمانی بھی ہے۔

دعا مانگنے کے احکامات و آداب جو قرآن کریم اور احادیث میں بیان ہوئے ہیں ان میں سے ہم نے چند کا ابھی مطالعہ کیا۔ سب میں دعا کی عظمت اور اہمیت بیان ہوئی ہے۔ ان احکامات و ہدایات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دعا میں آداب کا اختیار کیا جانا نہایت ضروری ہے۔

Marfat.com

بعض بے ادب بہت زور سے چیخ چیخ کر دعا مانگتے ہیں اس طرح ان کے خفیہ احوال دوسروں پر بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ یقیناً ایک معیوب اور بھونڈا انداز ہے جو اللہ تعالیٰ کے دربار میں غیر مطلوب اور ناپسندیدہ ہے۔ چنانچہ دعا مانگنے کا سلیقہ، ادب اور طریقہ ہم اپنی دعاؤں کے لئے مندرجہ بالا تعلیمات کی روشنی میں خلوص کے ساتھ سیکھیں اور پھر دعا میں مطلوبہ انداز اختیار کریں۔

فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ O
''پس عبرت حاصل کرو اے چشم بینا رکھنے والو''۔

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ O
''اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے''۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ O
''ہمیں اللہ کافی ہے اور وہی بہت اچھا کارساز ہے''۔

Marfat.com

ترتیبِ دُعا

جو بات اب یہاں تحریر کی جارہی ہے وہ چند صفحات قبل آپ پہلے بھی پڑھ چکے ہیں لیکن آپ کی یاد دہانی کے لئے اسی کو مصلحتاً مضمون کی مناسبت سے ایک مرتبہ پھر پیش کیا جارہا ہے کہ ہم میں سے جب بھی کوئی شخص دعا مانگے تو سب سے پہلے:

(۱)......اَللہ عَزَّ وَجَلَّ کی حمد وثنا خوب دل لگا کر بیان کرے۔ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھے اور بہت نیک جذبہ سے یہ عمل پورا کرے۔ اس کے بعد پھر:

(۲)......رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلِہٖ وسلم پر درود وسلام بھیجے۔ مختلف درود شریف جو یاد ہوں ان کا ذکر کرے خصوصاً درودِ ابراہیمی جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کا وِرد کرے۔ اس عمل کے بعد:

(۳)......شکرانۂ نعمت پیش کرے کہ اَللہ تعالیٰ نے اسے بے شمار نعمتیں عطا کی ہیں جن کو شمار تک نہیں کیا جاسکتا۔

(۴)......توبہ واستغفار کے کلمات کا ذکر کرے۔ اس میں سچی توبہ کرنے کا عمل اختیار کرے اور اپنی ندامت اور شرمندگی کا اظہار اَللہ تعالیٰ سے کرے۔

(۵)......اپنی دعا کو مؤثر بنانے کے لئے اَسمائے اِلٰہی جن کا ذکر تین۳ کے طاق عدد والے اَسماء میں گزشتہ صفحات میں آچکا ہے۔ ان کے خصوصی ذکر سے وسیلہ طلب کرے ساتھ ہی اپنا مقصدِ دعا بہت ہی عاجزی سے گڑگڑاتے ہوئے اَللہ سبحانہ وتعالیٰ کو پیش کرے۔

(۶)......دعا کے اختتام پر پھر حمد وثنا باری تعالیٰ خوب بیان کرے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلِہٖ وسلم پر درود وسلام بھیجے۔

دعا کا یہ پورا عمل بڑے خلوص اور خشیتِ اِلٰہی (اَللہ تعالیٰ کے خوف وڈر) کے ساتھ ہو۔ طالبِ دعا کا پورا یقین صرف اَللہ تعالیٰ کی ذات پر ہو کہ دعا سننے والا اور اِسے قبول کرنے والا معبود برحق وہی ہے۔ جس خالق نے انسان کو پیدا کیا ہے وہ سب کی ضرورتوں سے بھی واقف ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ سائل (سوال کرنے والا) قوی امید رکھے کہ اَللہ تعالیٰ ہی دعا

Marfat.com

قبول فرماتا ہے چاہے اس کی مصلحت سے دعا کے قبول ہونے میں تاخیر ہی کیوں نہ ہو۔مگر طالبِ دعا ہر حال میں مطمئن رہے بددل کبھی نہ ہو۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِO
''پس عبرت حاصل کرو اے چشمِ بینا رکھنے والو''۔

وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِO
''اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے''۔

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ط
''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے''۔

فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍO
سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟''

Marfat.com

اِہتمامِ دعا

یہ بہت ہی خاص ہدایت ہے کہ جس کا ہر شخص اِہتمام کرے وہ یہ کہ دعا میں جو بھی مانگا جائے وہ صرف اَللّٰہ ہی سے طلب کیا جائے۔کسی قطب، ابدال، ولی، بزرگ، پیرومُرشد، فقیر یا بابا سے کبھی کچھ سوال نہ کرے کیونکہ وہ سب اَللّٰہ کی مخلوق ہیں چاہے حیات ہوں یا دنیا سے رخصت ہو چکے ہوں۔کوئی بشر کسی کو کیا دے سکتا ہے۔وہ اور ہم سب اَللّٰہ سُبحانہٗ ہی کے محتاج ہیں جو اَحد ہے اور لاشریک ہے۔اُن سب سے بڑا مرتبہ تو اَللّٰہ تعالیٰ نے نبیوں اور رسولوں کو عطا فرمایا تھا مگر انہوں نے بھی اپنی قوم سے یہ نہیں فرمایا ہے کہ ہم سے اپنی حاجت وضرورت کا سوال کیا کرو بلکہ ہر نبی ورسول نے اپنی قوم کو یہ تعلیم دی کہ تمہیں جو چیز درکار ہو تو وہ صرف اَللّٰہ تعالیٰ ہی سے مانگو وہی ذات اقدس سب کو نعمتیں عطا کرتی ہے۔عملی طور پر ان پیغمبروں نے بھی اَللّٰہ ربُّ العزَّت ہی سے سوال کیا، اسی سے مدد طلب کی۔اب اس سے بڑی اَللّٰہ سے مانگنے کی دلیل اور کیا ہوسکتی ہے؟ پھر کوئی انسان مخلوق سے سوال کیوں کرے؟

مثال کے طور پر آپ قرآن کریم کی جب تلاوت کریں تو معلوم ہوگا کہ آدم علیہ السلام سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک نبیوں نے جو دعائیں مانگی ہیں وہ سب اَللّٰہ تعالیٰ ہی سے مانگی ہیں۔ہر نبی اور رسول نے اپنی قوم کو یہی تعلیمات دیں کہ انسان صرف اَللّٰہ تعالیٰ ہی سے سوال کرے اور کسی بھی حالت میں وہ مخلوق سے امید نہ باندھے۔نعمت و راحت عطا کرنا، مدد کرنا، تکلیف و بیماری سے نکالنا۔یہ کام صرف اَللّٰہ تعالیٰ ہی کی طرف سے انجام پاتا ہے۔مخلوق ان معاملات میں بالکل اور قطعی لاچار و عاجز ہے۔چنانچہ انبیا علیہم السلام کی دعائیں قرآن کریم کی کئی سورتوں میں آئی ہیں جن کا وِرد یا ذکر مسلمان صبح وشام کرتے رہتے ہیں۔اب اس کے بعد کیا بات رہ جاتی ہے کہ بندہ مخلوق سے سوال کرے اور انسان، انسان ہی کو حاجت روا سمجھے بلکہ ایک بشر کو یہ جاننا چاہئے کہ مسلمانوں کے ایمان کا دارومدار اسی پر ہے کہ ہم اَللّٰہ تعالیٰ ہی کو حاجت رَوا اور ضرورت پوری کرنے والا سمجھیں اور یقین رکھیں کہ وہی دعا سننے والا اور دعا قبول کرنے والا ہے۔پھر بھی کسی نے مخلوق سے سوال کیا تو یہ شرک ہوگا اور شرک سے

Marfat.com

اَللہ تعالیٰ بے زار ہے۔

قرآن کریم کی آیات، چند مقامات کا ترجمہ و مختصر تشریحات اور احادیث مبارکہ کا مطالعہ کرنے کے بعد اب ہم دعا کا آغاز اُسی انداز سے کرتے ہیں جو پہلے لکھا جا چکا ہے۔ کہ جب کوئی دعا مانگے تو سب سے پہلے اس کے قلب و زبان سے اَللہ کی حمد و ثنا بیان ہو ساتھ ہی اس کی نعمتوں کا خلوصِ نیت سے خوب شکر ادا کیا جائے۔ چنانچہ رہنمائی کے لئے اور خاطرِ سہولت یہاں درج ذیل دعا کے ہر حصے کو کافی مثالوں کے ذریعے تحریر کیا گیا ہے جس کو صرف ایک نمونہ کہا جا سکتا ہے۔ تاہم ہر بشر حسبِ توفیق اپنی دعا پرخلوص انداز میں ذوق و شوق سے خود مانگے اور یہ نہیں کہ ان امثال ہی کو دعا کے مانگنے کا کوئی مجوزہ و متعین نصاب سمجھ بیٹھے۔

حمد باری تعالیٰ کس طرح بیان ہو؟

اَللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تعریف و توصیف، اس کی خوبیاں اور اس کی مہربانیاں، اس کی قدرت و وحدانیت کا ذکر بار بار کیا جائے۔ جو نعمتیں اس نے ہمیں عطا فرمائی ہیں ان پر اُس کا شکر اَللہ تعالیٰ ہی کے کلام اور رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے ان ہی کلمات سے ادا کیا جائے جو قرآن کریم اور احادیث میں آئے ہیں یہی سب سے بہتر طریقہ ہے۔ پھر بندے کو جس قدر بھی توفیق ہو نہایت ذوق و شوق سے خوب دل لگا کر حمد و ثنا اَللہ جَلَّ جلالُہٗ کی اس کے دربار میں پیش کرے۔ اور ساتھ ہی درود و سلام نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر بھیجے کہ اس کی دعاؤں میں برکت پیدا ہو۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ O

''ہمیں اَللہ کافی ہے اور وہی بہت اچھا کارساز ہے''۔

Marfat.com

دعامیں حمد وثنا کرنے کی چند مثالیں

تسبیح: سُبْحَانَ اللّٰہِ ''اَللہ پاک ہے''۔
تحمید: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ''سب تعریف اَللہ کے لئے ہے''۔
تکبیر: اَللّٰہُ اَکْبَرُ ''اَللہ سب سے بڑا ہے''۔
تقدیس: سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ''پاک ہے بادشاہ بہت پاکیزہ''۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. ''سب تعریفیں اَللہ کے لئے ہیں جو پالنے والا سارے جہان کا''۔
اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا . ''اَللہ سب سے بڑا بہت بڑا ہے''۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا. ''سب تعریف اَللہ کے لئے ہے بہت بہت تعریف''۔
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ. ''نہیں ہے کوئی معبود سوائے اَللہ کے''۔
سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلاً . ''پاکی بیان کرتا ہوں اَللہ کی صبح وشام''۔
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ.
''پاک ہے اَللہ اپنی خوبیوں سمیت پاک ہے اَللہ عظمت والا''۔
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ. ''اَللہ پاک ہے اور اسی کی حمد وثنا ہے''۔
سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ. ''پاک ہے اَللہ عظمتوں والا اپنی تعریف کے ساتھ''۔
لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ.
''نہ گناہ سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اَللہ کی توفیق سے ہی''۔
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ.
''پاک ہے اَللہ اور سب تعریف اَللہ ہی کے لئے ہے اور نہیں ہے
کوئی معبود سوائے اَللہ کے اور اَللہ سب سے بڑا ہے''۔
حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل . ''مجھے اَللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے''۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی.
''سب تعریف اَللہ کے لئے ہی ہے ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے پاکیزہ
اور برکت والی ہے جیسی ہمارا رب چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے''۔

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ.

''اے اللہ تیرے لئے سب تعریفیں ہیں اور تیرے لئے شکر ہے''۔

اَللّٰهُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا.

''اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرتا''۔

یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ. ''اے عظمت وجلال اور احسان واکرام کے مالک''۔

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. ''اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے''۔

ہر انسان یہ بات ذہن نشین کرلے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تعریف اور اس کی خوبیاں تو کبھی ختم ہونے والی ہیں ہی نہیں اور نہ ہی سب مخلوق مل کر اس کی مکمل تعریف بیان کرسکتی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اس کی تعریف تو وہی بہتر ہے جو خود اس نے ہی بیان فرمائی ہے۔ ہمیں اس پر بھی اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی تعریف کے صرف چند وہ کلمات جو ہمیں یاد ہوں ان کا دعا میں ذکر کریں اور وہ بے نیاز ذات انہیں ہی قبول کر کے ہمیں بے شمار نعمتوں سے نواز دے۔ سچ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بندے کا کثرتِ عمل نہیں بلکہ حسن عمل پسند ہے۔ اللہ اکبر کبیرًا.

رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلاً.

''میں اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر دل سے راضی ہو چکا ہوں''۔

اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی حمد وثنا کا ذکر کرنے کے لئے مندرجہ بالا صرف چند کلمات مثال کے طور پر لکھ دیئے گئے ہیں۔ اس کا یہ مطلب قطعی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف، شکر اور اس کی خوبیاں بیان کرنے کے لئے صرف یہی کلمات ہیں اور ہر شخص بس صرف ان ہی کا ذکر کرے اور اسی ترتیب سے ذکر کرے۔ بلکہ یہ تو ایک نمونے کے طور پر کچھ حمدیہ کلمات ہیں۔ طالبِ دعا کو جو بھی حمدِ الٰہی کے کلمات یاد ہوں وہ ان کا بار بار ذکر اپنی دعا میں بہت رغبت اور خلوص سے کرے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف اپنا دھیان رکھے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہی قادرِ مطلق ہے۔ وہی سب کی مدد کرتا ہے، خصوصاً مظلوم کی آہ پر اس کی نصرت کرتا ہے اور ظالم کو برے انجام تک پہنچا دیتا ہے۔

Marfat.com

دعا میں درود شریف کا پڑھنا

ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

دعا کا آغاز حمد وثنا سے کرنے کے بعد، سائل توجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پر درود بھیجے۔ درود وسلام کی تعداد احادیث میں مختلف کلمات کے ساتھ کثرت سے آئی ہے۔ سب پر اجر وثواب بھی عطا ہوتا ہے۔ دعا میں یاد کیے ہوئے تمام درود بھی پڑھے جاسکتے ہیں مگر درودِ ابراہیمی جو نماز میں پڑھا جاتا ہے، اس کے پڑھنے کی بہت فضیلت ہے اور یہ ایک خاص تحفہ بھی ہے۔ البتہ دیگر درود شریف بھی دعا یا غیرِ دعا میں پڑھے جاسکتے ہیں، بس شرط یہ ہے کہ وہ سب مستند ہوں۔

لٰہذا طالبِ دعا کے لئے یہاں پہلے نماز والا درود شریف، درود ابراہیمی تحریر کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی ترجمہ بھی درج کردیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر چند مستند درود بھی مثال کے طور پر شامل کیے جارہے ہیں۔ کوئی چاہے تو بدل بدل کران کا ذکر کرے اگر دوسرے یاد نہ ہوں تو یہ ایک درود ہی بار بار وِرد کرلے تو یہ بھی کافی ہوگا۔

درودِ ابراہیمی:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

''اے اللہ رحمت بھیج محمد (صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم) پر اور آپ کی ال پر جیسا کہ تو نے رحمت بھیجی ہے ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ان کی ال پر بے شک تو تعریف کے لائق بزرگی والا ہے، اے اللہ برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم) پر اور آپ کی ال پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ان کی ال پر بے شک تو تعریف کے قابل بزرگی والا ہے''۔

Marfat.com

چند دیگر درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ.

''اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور درود نازل فرما سارے مؤمنین اور مؤمنات پر اور مسلمین اور مسلمات پر''۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

''اے اللہ درود نازل فرما نبی اکرم سیدنا محمد پر اور آپ کی ازواجِ مطہرات پر جو سارے مسلمانوں کی مائیں ہیں اور آپ کی ذرّیات اور آپ کے اہل بیت پر جیسا تو نے سیدنا ابراہیم پر درود نازل فرمایا بے شک آپ ہی سزاوارِ حمد اور بزرگ ہیں''۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ.

''اے اللہ آپ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر درود بھیجئے اور ان کو قیامت کے دن ایسے مبارک ٹھکانے پر پہنچایئے جو آپ کے نزدیک مقرب ہو''۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ.

''اے اللہ رحمت فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ نبی اور اُمّی ہیں اور ان کی آل واصحاب رضی اللہ عنہم پر اور سلامتی فرما''

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّةٍ.

''اے اللہ رحمت فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر ہزار ہزار بار۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ O

''ہمیں اللہ کافی ہے اور وہی بہت اچھا کارساز ہے''۔

Marfat.com

قبل دعا شکرانۂ نعمت کا ذکر

ترتیبِ دعا کو طالب دعا یوں برقرار رکھے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی تعریف وتوصیف بیان کرنے کے بعد درود شریف کا ذکر ہو۔ اب پہلے بندہ دعا میں اللہ کی دی ہوئی نعمتوں پر اس کا شکرادا کرے اور عرض کرے کہ اے خالقِ حقیقی! تو نے مجھے ان گنت نعمتیں عطا فرمائی ہیں اس عنایت پر میں تیرا شکر سچے دل سے ادا کرتا ہوں۔ بے شک تو نے مجھے زندگی بخشی، صحت عطا فرمائی۔ علم وعقل کے ساتھ مجھے دین پر ثابت قدمی عطا فرمائی، والدین، اہل وعیال، کاروبار، دولت اور عزت کے ساتھ چین، سکون، راحت وامن عطا فرمایا اور تیرا ہی کرم ہے کہ تو نے مجھے حرمین شریفین کی زیارتوں سے بھی سرفراز فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ میں تیری نعمتوں کا نہ حق ادا کرسکتا ہوں نہ ہی شکر۔ لیکن میں اب بھی امیدوار ہوں کہ تو اپنی رحمت سے مجھ پر تیری نعمتوں کا اور اضافہ فرما اور میرے شکر کو اپنے دربار میں قبول فرما۔ بے شک تعریف کا مستحق صرف تو ہی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ.

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ

اے اللہ تیرے ہی لیے حمد ہے اور تیرا ہی شکر ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ O

''ہمیں اللہ کافی ہے اور وہی بہت اچھا کارساز ہے''۔

Marfat.com

دعا میں استغفار کا عمل

استغفار: دعا جاری ہے یہاں (بعد حمدِ باری تعالیٰ اور ذکر دُرود کے ساتھ ہی شکرانہ نعمت پیش کرتے ہوئے)

اب دعا میں توبہ و استغفار کا عمل ہو۔ استغفار کرنا بندے کا ایک اعلیٰ عمل ہے۔ جب کوئی بندہ بعد گناہ اَللہ تعالیٰ سے رجوع ہو کر اپنی ندامت، پشیمانی اور توبہ پیش کرتا ہے تو اسے پختہ یقین ہوتا ہے کہ معاف کرنے والا صرف اَللہ تعالیٰ ہی ہے۔ وہی رنج و غم سے اور گناہوں سے نجات دینے والی زبردست قوّت ہے۔ اَللہ تعالیٰ کو بندے کا توبہ و استغفار کرنا پسند ہے لیکن شرط یہ ہے کہ تائب (توبہ کرنے والے) کی توبہ بھی خلوصِ نیت سے اور سچّی ہو۔

فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِى الْاَبْصَارِ O
''پس عبرت حاصل کرو اے چشم بینا رکھنے والو''۔

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ O
سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟''

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط
''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے''۔

Marfat.com

توبہ کرنے کی شرائط

توبہ کی شرائط یہ ہیں کہ بندہ:

(۱)......اس گناہ کو جس میں مبتلا تھا فوری ترک کردے اور اس سے علیحدگی اختیار کرلے۔

(۲)......آئندہ گناہ نہ کرنے کا اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرے۔

(۳)......اپنے کئے ہوئے گناہ پر شرمندگی اور ندامت کا اظہار کرے۔

(۴)......اگر کسی کا مال ناجائز طریقے سے لیا ہو تو واپس کردے۔

(۵)......کسی پر ظلم کیا ہو یا ستایا ہو تو اس سے معافی مانگ لے۔

انسان بہت کمزور ہے لہٰذا اپنے وعدہ پر قائم رہنے کے لئے وہ اللہ ﷻ سے مدد طلب کرے تاکہ آئندہ شیطان کے جال میں نہ پھنس سکے۔ بندہ جب سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت تو بہت وسیع ہے لہٰذا وہ توبہ واستغفار کرنے والے کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔ استغفار کے کلمات کا ذکر اور توبہ کرنے کا یہ عمل یقیناً بہت عظیم ہے۔ استغفار کرنے والے بندے کو اللہ تعالیٰ کئی طرح طرح کی نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ اس کی دلیل خود قرآن کریم ہے۔ آپ اس کتاب کے نقشہ نمبر۳، صفحہ نمبر۱۴۶ تا ۱۴۸ کا مطالعہ کریں جس میں اسمائے الٰہی کی تکرار حروفِ تہجی کے مطابق نقل کی گئی ہے۔ وہاں آپ دیکھیں گے کہ ہماری یاد دہانی کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے بار بار اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (یقیناً اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے) مختلف کلمات کے ساتھ چھیالیس ۴۶ مرتبہ ذکر فرما کر ہمیں مغفرت فرمانے کی خوشخبری دی ہے۔ یہ تو قرآن کریم کی صرف اُن بتّیس ۳۲ سورتوں ہی کا ذکر ہے جن میں اللہ تعالیٰ کے اسماء تین کے طاق عدد میں بلا فصل بار بار آئے ہیں ورنہ باقی سورتوں میں ان کی تعداد کتنی رہی ہے، وہ الگ ہے۔

Marfat.com

استغفار کرنے کی برکت

استغفار کرنے سے اَللہ رَبُّ الْعِزَّت بندوں کو کیا نعمتیں عطا فرماتے ہیں۔ اس کی ایک مثال قرآن کریم ہی سے لیجئے۔ سورۂ نوح میں اَللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ (یہ خطاب چونکہ نوح علیہ السلام کی قوم کو ہے چنانچہ درجِ ذیل ان آیات میں جو خوش خبریاں سنائی گئی ہیں ہو سکتا ہے کہ وہ خصوصی طور پر صرف اسی قوم کے لئے ہوں کیونکہ وہ جاہل قوم دنیا کی بہت لالچی تھی۔ مگر ہمارا ایمان ہے کہ استغفار کرنے والے بندے کو اَللہ نعمتوں سے مالا مال فرما کر بخشش بھی عطا فرما دیتا ہے۔) اَللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ لا يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ لا
وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝ ط مَا لَكُمْ
لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝ ج وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝ (آیات: ۱۰ تا ۱۴، نوح: ۷۱، پارہ: ۲۹)

"چنانچہ میں نے کہا اپنے پروردگار سے مغفرت چاہو بے شک وہ بڑا بخشنے[۲] والا ہے۔ وہ تم پر کثرت سے بارش[۳] بھیجے گا اور تمہارے مال[۴] اور اولاد[۵] میں ترقی دے گا اور تمہارے لئے باغ[۶] لگا دے گا اور تمہارے لئے دریا[۷] بہا دے گا۔ تمہیں کیا ہوا کہ تم اَللہ کی عظمت کے قائل نہیں ہو حالانکہ اسی نے تم کو طرح طرح سے بنایا"۔

یہ نوح علیہ السلام کا خطاب ہے اپنی بدعمل، ضدی، ہٹ دھرم، کافر قوم کو، نوح علیہ السلام اَللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول تھے (نبی پر وحی نازل ہوتی ہے اور رسول کو نئی شریعت عطا ہوتی ہے)۔ ان کی عمر مبارک نو سو پچاس ۹۵۰ سال تھی۔ انہیں نبوت چالیس[۴۰] سال کی عمر میں عطا ہوئی تھی۔ وہ سیکڑوں سال اپنی کافر قوم میں مشقت سے تبلیغ دین کے فرائض انجام دیتے رہے۔ مگر وہ قوم بڑی سخت جان اور شقیق القلب تھی۔ پوری قوم اللہ تعالیٰ کی باغی اور نوح علیہ السلام کی دشمن تھی اور وہ سب دنیا کے حریص اور لالچی تھے۔ ان کا کام تمام وقت نوح علیہ السلام کو تنگ و پریشان کرنا اور دین کو قصہ و کہانی سمجھ کر ان کا خوب مذاق اُڑانا تھا۔ وہ شیطانی جال میں ایسے پھنسے ہوئے تھے کہ عذابِ الٰہی اور اس کی زبردست پکڑ کو قطعی بھول چکے تھے۔ نوح علیہ السلام نے ان کی ابلیسی بد

Marfat.com

فطرت کو سامنے رکھتے ہوئے انہیں توبہ واستغفار کرنے کے دنیاوی واُخری فوائد وثمرات بیان فرمائے اور انہیں ایمان لانے کی پھر دعوت دی اور فرمایا کہ بس اب تم اپنی بدکاریوں سے توبہ کرلو اَللّٰہ تعالیٰ بڑا معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔اور ایمان لانے کے نتیجے میں وہ تمہیں بہت سی نعمتوں سے نواز دے گا یعنی توبہ واستغفار کرنے کی برکت سے اَللّٰہ تعالیٰ تمہارے:

(۱)......تمام گناہوں کو بخش دے گا۔

(۲)......تمہیں کثرت سے رحمت والی بارش عطا فرمائے گا۔

(۳)......تمہارے مال میں خوب اضافہ فرمادے گا۔

(۴)......تمہاری اولاد میں مزید ترقی دے گا۔

(۵)......تمہارے لیئے باغ لگادے گا۔

(۶)......توبہ کی برکت سے وہ تمہارے لیئے نہریں اور دریا جاری کردے گا۔

یہ سب سچی خوش خبریاں سن کر بھی آخر اس بد بخت قوم نے غرقِ آب ہونا اپنے لیئے منظور کرلیا مگر توبہ واستغفار کرنا اور ایمان لانا اپنی توہین سمجھا۔ظاہر ہے کہ وہ کفر پر ایسے جمے ہوئے تھے کہ ہدایت کی بات سننے کے لئے وہ بہرے، گونگے اور اندھے بن گئے تھے، یہ بہرے لوگ قرآن مجید کی نظر میں اس طرح ہوئے:

وَلَا یَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا یُنْذَرُوْنَ O (آیت:۴۵،انبیآء:۲۱،پارۃ:۱۷)

''اور بہروں کو جب نصیحت کی جائے تو وہ پکار کو سنتے ہی نہیں''۔

گویا ان نادانوں کے قلب پتھر سے بھی سخت ہوچکے تھے، ایسوں پر کیا بات اثر کرتی! ان کی جہالت اور نادانی کا حال تو عین اس شعر کے مطابق تھا۔

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مردِ ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر

بہرکیف مندرجہ بالا آیاتِ قرآنی میں ذرا آیت نمبر۱۳ پر غور کریں کہ جس میں فرمایا گیا ہے کہ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اَللّٰہ کی عظمت کے قائل نہیں ہو! اس کو پڑھ کر ایک ظالم وجابر کا دل بھی پسیج جاتا ہے یہ کس قدر پُر اثر اور قلب میں رِقّت پیدا کرنے والے کلمات ہیں! لیکن یہ ہیں

Marfat.com

صرف ان ہی کے لیئے جو عبرت حاصل کرنا چاہیں اور جو بڑھ بڑھ کر خود ہی غرقِ سمندر ہونا چاہے یا آگ میں گر کر بھسم ہو جانا چاہے اس بدنصیب کو کون بچا سکتا ہے؟

یہ توبہ و استغفار کا ذکر ہے۔اے چشم بینا رکھنے والو! اب تو نصیحت حاصل کر لو۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اتنی خوش خبریاں سن کر بھی تم اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوتے اور توبہ کر کے تم اَللہ تعالیٰ کو راضی کیوں نہیں کر لیتے۔کچھ تو سوچو کہ تم کدھر جا رہے ہو؟

ظالم ابھی ہے فرصتِ توبہ نہ دیر کر
وہ بھی گرا نہیں جو گرا پھر سنبھل گیا

بہر حال جو بندے استغفار کا ذکر کثرت سے کرتے رہتے ہیں وہ اَللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے مستحق بن جاتے ہیں۔وہ ہمہ وقت خوفِ اِلٰہی اپنے دل میں رکھتے ہیں۔

عزیز قارئین محترم، قبل اس کے کہ میں اس عبارت کو پورا کر کے دعا کے آنے والے حصّے 'مقصدِ دعا' کی طرف آؤں، ایک حدیث اسی مضمون کی نقل کرتا ہوں جس میں استغفار کرنے کے مزید فضائل بیان ہوئے ہیں کہ اس عمل کی برکت سے بندوں پر اَللہ تعالیٰ کی کیا کیا عنایات ہوں گی:

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجاً وَّمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَّرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.

(مسند احمد، ابی داؤد، سنن ابن ماجہ) معارف الحدیث جلد ۵

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جو بندہ استغفار کو لازم پکڑ لے (یعنی اَللہ تعالیٰ سے برابر اپنے گناہوں کی معافی مانگتا رہے) تو اَللہ اس کے لئے ہر تنگی[۱] اور مشکل[۲] سے نکلنے اور رہائی پانے کا راستہ بنا دے گا اور اس کو ان طریقوں سے رزق[۳] دے گا جن کا کہ اس کو خیال و گمان بھی نہ ہو گا''۔

یعنی استغفار کرنے سے بندے کو جو ثمرات اَللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوں گے ان کا خلاصہ یہ ہے:

(۱)...... اَللہ تعالیٰ اس پریشان حال بندے کو سخت حالات اور تنگی سے نکال کر راحت عطا فرما

Marfat.com

دے گا۔

(۲)......اس کی مشکلات کو دور کر کے اسے سکون وچین عطا کر دے گا۔

(۳)......اس کو رزق وروزی ایسے مقام سے عطا کرے گا کہ جہاں سے ملنے کا اسے تصوّر تک نہ ہوگا۔

لیکن یہ بات بالکل ذہن نشین کر لی جائے کہ توبہ استغفار دل کی گہرائی اور خلوصِ نیت کے ساتھ ہو ورنہ زبانی کلامی کلمات ایک سبق کی طرح سے ادا کرنے کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ استغفار کی عظمت سمجھ لینے کے لئے تو قرآن وحدیث میں بیان کردہ یہ مندرجہ بالا چند مثالیں بھی صراطِ مستقیم پر چلنے کے لئے کافی ہیں۔ باقی ہر انسان کے ذوق وشوق پر منحصر ہے کہ وہ اس عمل میں کتنا آگے بڑھ جائے۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ O

''پس عبرت حاصل کرو اے چشم بینا رکھنے والو''۔

وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ O

''اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے''۔

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ط

''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے''۔

فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ O

سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟''

Marfat.com

استغفار کے دعائیہ کلمات قرآن کریم میں

جس مسلمان کے دل میں اَللہ تعالیٰ کا خوف و ڈر نہ ہو وہ دل ایک ویران اور تاریک گھر کی طرح ہے۔ ایسا دل اجڑا ہوا ہے کہ جس میں نہ خیر ہے نہ ہی چین وسکون۔ عبادت کا لُطف صرف ان کو حاصل ہے جو ہر معاملے میں اَللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ ان کی مشکل اَللہ تعالیٰ آسان کردیتا ہے۔ تنگی میں کشادگی پیدا کردیتا ہے۔ ان کے رِزق میں خوب برکت ہوتی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو صرف اَللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں، ان ہی پر اَللہ تعالیٰ کے انعامات بھی بارش کی طرح برستے ہیں اور جو بندے اَللہ تعالیٰ کا دل میں خوف نہیں رکھتے ان کی عبادات بھی رسمی، بے جان اور بے وزن ہوتی ہیں۔ کاش قرآن کریم کی اس خوش خبری پر ان کی بھی نظر ہوتی:

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًاۙ وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ
وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ؕ

(آیات: ۲، ۳، طلاق: ۶۵، پارۃ: ۲۸)

”اور جو کوئی اَللہ سے ڈرے گا، اَللہ اس کے لئے مشکل سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کردے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا کرے گا، جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوگا۔ اور جو کوئی اَللہ پر بھروسہ کرے، تو اَللہ اس (کا کام بنانے) کے لئے کافی ہے“۔

ان خوش خبریوں کو حاصل کرنے کے لئے درجِ ذیل استغفار کے چند دعائیہ کلمات مثال کے طور پر تحریر کئے جارہے ہیں تاکہ جن افراد کو یاد نہ ہوں تو وہ فی الحال ان مختلف کلمات ہی کو یاد کرلیں۔ ترجمہ بھی دے دیا گیا ہے۔ تاکہ ان استغفار کے کلمات کا کم از کم مفہوم تو ان کے ذہن میں رہے۔ دورانِ دعا میں جس قدر بھی ہمت ہو ان کو بار بار پڑھا جائے اور اپنی امید کی نظر صرف اَللہ تعالیٰ کی رحمت پر رکھی جائے۔ توبہ استغفار میں توبۃ النصوح (سچی توبہ) کا طریقہ اختیار کیا جائے اور اپنی مغفرت اور بخشش اَللہ ﷻ کی طرف سے ہونے کی قوی امید رکھی جائے۔ بہر حال توبہ استغفار کی دعائیں جو یہاں دی گئی ہیں وہ پہلے قرآن کریم سے لی گئی ہیں اور بعد میں احادیث کی دعائیں ہیں۔ یہ صرف مثال کے لئے ہیں ورنہ ہر شخص اپنی ہمت کے

Marfat.com

مطابق خود کوشش کر کے جس قدر یاد ہو سکیں انہیں یاد کرتا رہے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

(آیت:۲۰۱، بقرۃ:۲، پارۃ:۲)

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے''۔

یہ اہلِ ایمان کی دعا ہے۔ مومن ہمیشہ دوجہاں کی کامیابی کی دعا کرتے ہیں اور یہی ایک بہترین تمنا ہے:

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ○ج

(آیت:۱۹۳، آل عمران:۳، پارۃ:۴)

''اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہماری خطاؤں کو زائل کردے، اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے''۔

یہ دعا ان لوگوں کی اللہ سے ایک درخواست ہے جنہوں نے غور وفکر کر کے اپنے رب کو پہچان لیا تھا:

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

(آیت:۲۳، اعراف:۷، پارۃ:۸)

''پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم تباہ ہو جائیں گے''۔

یہ دعا استغفار کرنے کے لئے ایک منتخب دعا ہے جو آدم علیہ السلام اور ان کی زوجہ محترمہ حوّا علیہ السلام نے کی تھی۔ اس دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان پر خاص رحمت نازل کی اور ان دونوں بچھڑے ہوؤں کو عرفات کے مقام پر آپس میں ملا بھی دیا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ صلے ق اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ج صلے (آیت:۸۷، انبیاء:۲۱، پارۃ ۱۷)

''تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بے شک میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہوں''۔

یہ مچھلی کے پیٹ میں یونس علیہ السلام کی استغفار کی دعا ہے جب کہ دوران آزمائش آپ

Marfat.com

علیہ السلام نے اسے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں مشکل سے نجات عطا فرمادی۔ چنانچہ کوئی مومن اپنے رنج وغم میں اور کوئی مصیبت آ پڑنے پر اگر استغفار کے یہ کلمات پڑھے تو اسے اس تکلیف سے چھٹکارا مل جاتا ہے بشرطیکہ اللہ تعالیٰ کی مصلحت بھی یہی ہو:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۝ (آیت:۱۱۸، مومنون:۲۳، پارۃ:۱۸)

''اے میرے پروردگار میری مغفرت کر اور میرے اوپر رحم کر
اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر ہے''۔

جب اللہ تعالیٰ نے آخری رسول ﷺ کو اس دعا کے پڑھنے کی تعلیم عطا فرمائی ہے تو ہم جیسوں کو تو اس کا پڑھنا ایک زبردست تحفہ ہے۔ کاش! ہم اس دعا (استغفار) کو رات دن پڑھتے ہی رہیں۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۝
''ہمیں اللہ کافی ہے اور وہی بہت اچھا کارساز ہے''۔

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۝
''اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے''۔

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۝
سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟''

Marfat.com

استغفار کے دعائیہ کلمات احادیث میں

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔ ''میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں''۔

رَبِّ اغْفِرْلِیْ۔ ''اے میرے رب مجھے معاف فرمادے''۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ۔ ''اے اللہ مجھے معاف کردے''۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔ (مسلم)

''اے اللہ مجھے معاف فرمادے مجھ پر رحم فرما مجھے ہدایت دے مجھے عافیت عطا فرما اور مجھے رزق دے''۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ (ابوداؤد)

''میں معافی مانگتا ہوں اللہ سے وہ (اللہ) کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی، زندہ کائنات کا نگران، اور میں توبہ کرتا ہوں اسی کے حضور''۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ (بخاری)

''اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کفر اور فقر وفاقہ سے اور قبر کے عذاب سے''۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ۔

''اے اللہ میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجُلَّہٗ وَاَوَّلَہٗ وَآخِرَہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ۔ (مسلم)

''اے اللہ مجھے میرے چھوٹے بڑے پہلے پچھلے ظاہر اور پوشیدہ تمام گناہ بخش دے۔

اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ۔ (ابوداؤد)

''اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا''۔

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ۔

''اے میرے رب مجھے معاف فرما اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے والا انتہائی معاف کرنے والا ہے''۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔ (ترمذی)

Marfat.com

''یا اللہ تعالیٰ بے شک آپ بہت زیادہ معاف فرمانے والے ہیں معاف کرنے کو پسند فرماتے ہیں پس مجھے معاف فرما دیجئے''۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ. (ابوداؤد)

''اے اللہ بے شک میں سوال کرتا ہوں تجھ سے معافی کا اور عافیت کا دنیا اور آخرت میں''۔

مندرجہ بالا چند توبہ واستغفار کے دعائیہ کلمات مثال کے طور پر لکھے گئے ہیں۔لیکن آپ اپنی ہمت اور شوق سے اور مزید بڑھ چڑھ کر یاد کرلیں۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ O

''پس عبرت حاصل کرو اے چشم بینا رکھنے والو''۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط

''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے''۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ O

''ہمیں اللہ کافی ہے اور وہی بہت اچھا کارساز ہے''۔

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ O

''اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے''۔

Marfat.com

مقصد دعا مع وِرد اَسمائے اِلٰہی

مقصدِ دعا مع ذکر اَسمائے اِلٰہی تین کے طاق عدد میں بطور واسطہ

دعا کی ابتدا میں ہر طالبِ دعا پہلے قرآن مجید سے جو دعائیں یاد ہوں وہ پڑھے پھر احادیث مبارکہ کی جو دعائیں یاد ہوں وہ ضرور پڑھے، پھر اپنی زبان میں دعائیں مانگے۔

مقصدِ دعا ہر شخص کا اس کی اپنی کیفیت اور حالت کے مطابق ہوگا۔ دعا میں اپنا مدعا بیان کرنے کے ساتھ اَسمائے اِلٰہی کا ورد کرنا بہت اہم ہے کیونکہ اَللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دعا میرے اچھے بابرکت ناموں کے ساتھ کیا کرو۔ چنانچہ تین کے طاق عدد میں بلا فصل جو اَسمائے اِلٰہی اس کتاب میں قرآن کریم سے نقل کئے گئے ہیں، دعا میں ان اَسماء الحُسنیٰ کے ذکر کے ساتھ اَللہ تعالیٰ کو ان کا واسطہ دینا بہت عظیم عمل ہوگا۔ لہٰذا اس جگہ مثال کے طور پر چند دعائیہ جملے تحریر کئے گئے ہیں۔ اس کو صرف ایک نمونہ ہی سمجھا جائے نا کہ کوئی سبق یا نصاب کہ جس کا اسی انداز سے پڑھنا ہر کسی کے لئے ضروری ہے۔

دعا مانگنے کا طریقہ یہ ہونا چاہئے کہ دعا کرنے والا تین کے طاق عدد والے اَسمائے مبارکہ میں سے اُن اَسمائے اِلٰہی کا انتخاب کرے جو اس کے موجودہ حال اور کیفیت کا حل ہوں۔ وہ ان اَسماء کے مفہوم سے بھی واقف ہو تو زیادہ اچھا ہے۔ لہٰذا جب وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرے تو یوں کہے کہ: "اے اَللہ تو بے شک بہت معاف کرنے والا ہے اور مخلوق پر بہت مہربان ورحم کرنے والا ہے جیسا کہ ان اَسمائے مبارکہ سے ظاہر ہے:

اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ. اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ. اِنَّ اللّٰہَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ. اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ. اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ شَکُوْرٌ. اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ.

یا اَللہ میں آپ کو ان ہی اَسماء کا واسطہ دیتا ہوں کہ ان کی برکت سے میرے تمام گناہوں کو معاف فرمادے، اور مجھ پر مزید بخشش و فضل فرما۔ بے شک تو بندوں سے بہت ہی محبت کرنے والا ہے۔

اس طرح آپ میری دی ہوئی فہرست سے مذکورہ اَسمائے اِلٰہی اپنے احوال کے

Marfat.com

مطابق انتخاب کر کے ان کا ذکر اپنی دعا میں کرتے رہیں اور اپنے دل و دماغ کو اَللّٰہ تعالیٰ کی طرف اطمینان اور سکون کے ساتھ رجوع رکھیں اور قوی امید رکھیں کہ اَللّٰہ کی رحمت سے آپ کے ہاتھ خالی نہیں لوٹائے جائیں گے۔ یہ جانتے ہوئے کہ امتِ مسلمہ کا اوّل و آخر سہارا صرف اَللّٰہ سُبحَانَہٗ وتعَالیٰ ہی ہے اور وہ ہستی سب پر غالب ہے اور ہم اس کی ادنیٰ مخلوق ہیں اور بے بس ہیں۔اس تفصیل کے بعد اب دعا مانگنے کی چند مثالیں اور نمونے لکھے جاتے ہیں۔

طریقہ: یہاں پہلے طاق عدد والی آیت بار بار پڑھیں تا کہ وہ خوبی اور برکت حاصل ہو جو طاق عدد میں ہے، پھر جو دعا مانگنے کی درج ذیل مثال ہے اس پر عمل کریں۔ یہ طریقہ کتاب کے صفحہ نمبر ۱۵۴ پر تفصیل سے لکھ دیا گیا ہے اس کو بھی پڑھ لیں تو بات خوب واضح ہو جائے گی۔

نمونۂ دعا: یا اَللّٰہ یا رَحمٰن یا رحیم میں تیری نعمتوں پر تیرا شکر ادا کرتا ہوں اور میں اقرار کرتا ہوں کہ بے شک تو نہ صرف مجھ پر بلکہ اپنی ساری مخلوق پر مہربان ہے اور امت مسلمہ پر خاص رحم کرنے والا ہے۔ یا اَللّٰہ یا رَءُوف یا رَحیم بے شک تیری مہربانی اور فضل و کرم ہی سے کائنات کا نظام چل رہا ہے۔

یا اَللّٰہ یا لَطیف یا خَبیر تو بڑا باریک بین اور مخلوق کے حال سے باخبر ہے۔میرے احوال پر خاص کرم فرما۔ یا اَللّٰہ یا غَنی یا حَمید بے شک تو بے نیاز ہے ہم تیرے محتاج ہیں۔حمد وثنا صرف تیرے ہی لئے ہے۔ مجھے تیرے نیک بندوں میں شامل فرمالے۔یا اَللّٰہ یا عزیز یا حَمید تو زبردست قوت والا ہے تیری جتنی بھی حمد وثنا کی جائے وہ کم ہے۔ میری التجا ہے کہ تو اپنی مہربانی سے مجھے شیطان سے محفوظ فرما۔ یا اَللّٰہ یا عَلیم یا خَبیر ، یا اَللّٰہ یا عَلیم یا قَدیر بے شک تیرا علم لامحدود ہے تو ہر چیز سے آگاہ ہے اور بڑی قدرت والا ہے۔ میں تیرا بندہ ہوں میرے علم و عمر اور رزق میں برکت عطا فرما۔ یا اَللّٰہ یا سَمیع یا عَلیم ، یا اَللّٰہ یا عَزیز یا عَلیم ۔یہ بات تو فیصلہ کن ہے کہ تو سب کی دعا سنتا ہے، ہر شے کا علم رکھتا ہے۔اے سب پر غالب ہستی مجھے صراطِ مستقیم پر چلا اور میری حاجات اپنے فضل سے پوری فرما دے۔ یا اَللّٰہ یا غَفور یا رَحیم یا اَللّٰہ یا تَوّاب یا رَحیم، یا اَللّٰہ یا عَفُوٌّ یا غَفُوْر میں تجھے تیرے ان اسمائے مبارک کا واسطہ دیتا ہوں کہ ان ہی کی برکت سے میرے تمام گناہوں کو معاف فرما دے۔ میرے والدین مرحومین اور میرے شہید بیٹے کی بھی

Marfat.com

مغفرت فرمادے۔ یا رب بندوں کا استغفار کرنا اور توبہ کرنا تجھے پسند ہے۔ معاف کرنا تیری شان ہے تو میرے گناہوں کو معاف فرمادے اور مجھ سے اور میرے اہل وعیال سے راضی ہوجا۔ ہمیں ایمان پر وفات عطا فرمانا۔ اور میری شہادت کی آرزو تیری رحمت سے پوری فرمادینا:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِرَسُوْلِکَ.

''اے اللہ مجھے اپنے راستہ میں شہادت نصیب فرما اور اپنے رسول (ﷺ) کے شہر (مدینہ) میں مجھے موت دے۔

مرنا تو بہرحال ہے ایک روز سبھی کو
اچھا ہے نکل جائے مدینہ میں میرا دم

یا اللہ یاشاکر یاعلیم، یا اللہ یاشکور یاحلیم تو بے شک بندوں کے نیک اعمال کا بڑا قدردان ہے، میرے نیک اعمال بھی قبول فرما۔ یا اللہ یا واحد یا قہّار، یا اللہ یا واسع یا علیم. تیری قدرت بہت حکمت والی ہے، تیری رحمت وسیع ہے تو یکتا اور زبردست ہے تو قوی اور بصیر ہے۔

یا رَبُّ الْعَالَمِیْن میں تجھے تیرے ان تمام اَسماءُالْحُسنیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جو میرے علم میں ہیں یا علم میں نہیں ہیں۔ تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رسالت کا واسطہ بھی دیتا ہوں، ساتھ ہی میں اپنے کسی ایسے نیک عمل کا وسیلہ بھی لیتا ہوں، جو پسندیدہ ہو اور تیرے دربار میں قبول بھی ہوا ہو کہ تو میرے، میرے اہل وعیال، والدین مرحومین، اقربا واحباب، ہمسائے اور پوری امتِ مسلمہ کے گناہوں کو معاف فرما، بخشش اور مغفرت ہمارا مقدر کردے، ہمیں شیاطین، اس کے لشکر اور دشمنانِ اسلام پر غالب فرما۔ ہم سب کے علم وعمر میں اور رزقِ حلال میں برکت عطا فرما۔ اپنی رحمت سے ہم سب کا انجام خیر فرما۔ یا رب ہمیں تیرے احکام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اور داخلِ جنت ہونے کے لئے مجھے تیری طرف سے وہ پروانۂ نجات عطا فرما جو ایک روایت میں اس طرح آیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کو پروانۂ نجات: جنت میں جانے کی اجازت جن خوش نصیبوں کو ملے گی ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ پروانہ ملے گا:

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ O

هٰذَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ لِفُلَانَ ابْنِ فُلَانَ اَدْخِلُوْهُ جَنَّةً عَالِيَةً O قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ O

(طبرانی: حوالہ تفسیر ابن کثیر، سورۂ حاقّہ:٦٩، جلد:۵)

''اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے شروع''

''یہ پروانہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فلاں شخص کے لئے جو فلاں کا بیٹا ہے، اسے بلند و بالا جھکی ہوئی شاخوں اور لدے پھندے ہوئے خوشوں والی خوشگوار جنت میں جانے دو''۔

یا اَللہ یا غَفُوْرُ رَّحِیْم یہ پروانہ اپنی رحمت اور فضل و کرم سے مجھے بھی عطا فرمادینا، اٰمین۔ یا اَللہ یا رَحْمٰن، یا رَحِیم، یا رَءُوف یا صَمد یا اَحد امتِ مسلمہ کے اکابرین مفسرین، محدثین، مشائخ، علما، بزرگ، معلمین و مدرسین، طلبہ عزیز، مدارس، مبلّغین، مجاہدین سب کی حفاظت، مغفرت و بخشش فرمادے اور اپنے فضل سے ہمیں دو جہانوں میں ترقیاں نصیب فرما، اٰمین۔

یا اَللہ یا سَمِیع یا بَصِیر تو دلوں کے احوال سے بھی خوب واقف ہے۔ یا اَللہ یا غَنی یا حَمِید تمام تعریف تیرے ہی لئے ہے پس دورانِ دعا اگر مجھ سے کوئی بے ادبی یا گستاخی تیری شان میں شعوری یا لاشعوری طور پر ہوگئی ہو تو یا اَللہ ﷻ اسے محض اپنی رحمت ہی سے درگزر فرما اور میری التجا ہے کہ مسلمانوں اور دین اسلام کو ترقی نصیب فرما اور امت مسلمہ کے جو لوگ اب تک ایمان پر گزر چکے ہیں ان سب کی مغفرت فرمادے، اٰمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ O وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ O اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ O ع

(آیات:۱۲۷تا۱۲۹، بقرۃ:۲، پارۃ:۱)

''اے پروردگار ہمارے قبول کر ہم سے بے شک تو ہی ہے سننے والا جاننے والا اور ہم کو معاف کر بے شک تو ہی ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان۔
بے شک تو غالب (اور) صاحب حکمت ہے''۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ O ع (آیت:۱٦۳، بقرۃ:۲، پارۃ:۲)

''کوئی معبود نہیں اس کے سوا بڑا مہربان ہے۔ نہایت رحم والا''۔

Marfat.com

سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۚ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۚ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۚ

(آیات:۱۸۰تا۱۸۲۔ صٰفّٰت:۳۷، پارۃ:۲۳)

''تمہارا پروردگار عزت کا مالک، ان سب باتوں سے پاک ہے جو یہ لوگ بناتے ہیں اور سلام ہو پیغمبروں پر اور تمام تعریف اللہ کی ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے''۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. (حصن حصین، صفحہ:۱۲۳، ناشر، المیزان، لاہور)

فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ ۝
''پس عبرت حاصل کرو اے چشم بینا رکھنے والو''۔

وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝
''اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے''۔

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط (آیت ۳۵ انبیاء پارہ ۱۷)
''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے''۔

فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ۝
سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟''

Marfat.com

باب......۹

اُمّتِ مسلمہ کی بے بسی

وَلَوْشَآءَ اللّٰہُ لَجَعَلَکُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّلٰکِنْ یُّضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ط
وَلَتُسْئَلُنَّ عَمَّا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ O (آیت:۹۳،نحل:۱۶،پارۃ:۱۴)

''اوراگراللہ چاہتاتوتم (سب) کوایک ہی جماعت بنادیتالیکن وہ جسے چاہتاہےگمراہ کرتاہے
اورجسےچاہتاہےہدایت دیتاہےاورجوعمل تم کرتے ہو(اس دن)
ان کے بارے میں تم سےضرور پوچھاجائے گا''۔

قارئینِ کرام! کتاب کے اختتامیہ پر یہ چند سطور بڑے کرب اور دردِ دل کے ساتھ محض خاطرِ اصلاح تحریر کی گئی ہیں۔ نہ تو اس سے مراد کوئی خاص لوگ ہیں اور نہ ہی اس سے کسی جماعت، گروہ یا فرد کی طرف اشارہ ہے، نہ کسی کی دل آزاری اور نہ ہی کسی کے کردار کشی اس تحریر کا مقصد ہے۔ بلکہ اس میں جو کچھ بھی تحریر ہے یہ تو ہماری زندگی کا تلخ تجربہ اور مشاہدہ ہے جو ہر شخص اپنی کھلی آنکھوں سے اپنے ہی مسلم معاشرے میں جا بجا بڑے درد و غم کے ساتھ کر رہا ہے۔ اس تحریر سے اتنی خواہش ضرور ہے کہ ہم دنیا میں اللہ ربُّ العزت ہی کے سچے بندے رہ کر، اس کے فرمانبردار بن کر زندگی گزاریں۔ اچھے و برے حالات ہر قوم پر آتے ہیں۔ امتِ مسلمہ بھی ابتدا سے اب تک عروج و زوال اور نشیب و فراز سے گزرتی چلی آ رہی ہے۔ لیکن دورۂ حاضرہ میں جن سنگین و پیچیدہ حالات سے ہم دوچار ہیں اس سے قبل ایسا زمانہ اس امت پر شاید کبھی نہ گزرا ہو۔ بہر حال حالات چاہے کتنے ہی کیوں نہ بگڑ جائیں مسلمانوں کی امید کی نظر ہر حال میں صرف اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہی کی طرف اُٹھتی ہے جو ہم سب کا معبودِ حقیقی ہے۔ چنانچہ ہر شخص توبہ و استغفار کا سہارا لیتے ہوئے اسی ربُّ العالمین سے بڑی آہ و زاری کے ساتھ رجوع ہوتا ہے۔ اسی عاجزی اور گڑگڑانے پر اللہ عزّ وجلّ کی رحمت جوش میں آجاتی ہے۔ یوں امتِ مسلمہ کے لئے عزت و عظمت، کامیابی اور فلاح کے دروازے پھر سے کھل

Marfat.com

جاتے ہیں۔ پھر یہ غالب اور دوسری قومیں مغلوب ہوجاتی ہیں۔ بس اسی بات کو سمجھنے کے لئے اس تحریر میں اُمّت کی کچھ بے اعتدالیوں، بداعمالیوں، اَللہ تعالیٰ سے نافرمانیوں اور گناہوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو ہمارے معاشرے میں عام ہوگئی ہیں۔ کاش امتِ مسلمہ سچی ندامت کے ساتھ اپنی دینی تعلیمات کی ہدایت کے مطابق استغفار کرتے ہوئے پھر سے لوٹ آئے اور آئیندہ اپنی زندگی کا رخ عملی طور پر صراطِ مستقیم کی سمت اختیار کرلے تو اس صالح عمل پر معافی، مغفرت اور کامیابی کی بڑی اُمّید وابستہ ہوسکتی ہے۔ اَللہ تعالیٰ پوری اُمّتِ مسلمہ کے چھوٹے و بڑے تمام ہی گناہ معاف فرما کر ہم سب کو پاک فرمادے اور آئیندہ کے لئے اعمالِ خبائث سے ہمیں مکمل محفوظ فرمادے۔

دین اسلام میں قرآن کریم اور احادیث کی تعلیمات صرف مسلمانوں ہی کے لئے بے مثال نہیں ہیں بلکہ یہ تو پوری اقوامِ عالم کے لئے ایک مکمل نمونہ ہے۔ اس موضوع پر اگر کوئی محقق تحقیق کرے تو اس کے مطالعہ میں یہ بات ضرور آئے گی کہ دنیا کے دیگر مذاہب نے اسلامی تعلیمات کے کچھ نہ کچھ حصے اپنے نظریہ میں ڈھال کر اپنے مذہب اور قوانین میں شامل کرلئے ہیں اور وہ ان پر سختی سے عمل پیرا بھی ہیں۔ یہ ہمارے دین کی صداقت اور برتری کا ایک عالمیہ ثبوت ہے۔

دین اسلام کے احکامات اور ہدایات پر اُمّتِ مسلمہ اگر سو فیصد طریقے سے عمل کرے تو دنیا میں عدل و انصاف، مساوات، امن، سکون، رواداری اور آپس میں محبت قائم ہوجائے گی ایسا خوشگوار ماحول دنیا میں ایک جنت کا نمونہ پیش کرے گا جس میں غیر مسلم اقوام کی زندگی، ان کے مال اور عزت کا پورا تحفظ بھی انہیں حاصل ہوگا۔ نیز انہیں حدودِ اسلامیہ میں رہتے ہوئے آزادانہ طریقے سے اپنے مذہب پر چلنے کی کھلی اجازت ہوگی البتہ ان کی دونوں جہاں کی فلاح اور رہنمائی کے لئے ان میں تبلیغ کا کام بھی جاری رہے گا۔ تاہم ان کو اپنے مذاہب کا مسلمانوں میں پرچار کرنا قطعی ممنوع ہوگا۔

مگر افسوس کہ اسلامی تعلیمات سے ہٹ کر چلنے والے خود مسلمان دنیا کے حریص، دولت کے لالچی اور خودغرض ہوجاتے ہیں یہاں تک کہ ان کے قلب سے خوفِ الٰہی بھی نکل

Marfat.com

جاتا ہے۔ چنانچہ امتِ مسلمہ جس جس دور میں اَللہ تعالیٰ کی فرمانبردار رہی اور رسول اللہ ﷺ کی سنتوں پر دل و جان سے عمل کرتی رہی تو اَللہ جل شانہٗ نے بھی ان مسلمانوں کو عروج عطا فرمایا اور ان کی سلطنت و حکمرانی میں عدل و انصاف کا پوری دنیا میں ڈنکا پٹوا دیا۔ لیکن جب یہی قوم راہِ راست سے ہٹ گئی تو اس پر سے اَللہ عزّ وجلّ کی مدد بھی ہٹ گئی۔ پھر یہی امت دوسری قوموں کے سامنے بے بس اور لاچار ہوگئی۔ آج ہمارا یہی حال ہے۔

تو ایسا کیا سبب ہوا کہ اتنا اچھا دین ہونے اور اس کی اتنی اعلیٰ تعلیمات ہونے کے باوجود امتِ مسلمہ ایسی نظر آتی ہے جیسے کوئی بے یار و مددگار قوم ہو اور اس کا کوئی پرسانِ حال بھی نہ ہو۔ اس ابتری اور بدحالی کی کیا وجوہات ہیں کہ بجائے پنپنے کے ہم مزید خستہ حالی کی طرف تیزی سے بڑھتے چلے جا رہے ہیں؟ یہ سب راز اب نامعلوم نہیں بلکہ ہر کس و ناکس کو خوب معلوم ہیں کہ ہم نے اپنی بداعمالیوں سے اَللہ تعالیٰ کو یقیناً ناراض کر دیا ہے اور اس کا حل اب صرف یہی ہے کہ توبہ و استغفار اور اعمالِ صالحہ کے ذریعہ اُسے راضی کیا جائے۔ ہمارے احوال واقعی تو یہ ہیں کہ کہیں سیلاب آ رہے ہیں، کہیں زلزلے تباہی مچا رہے ہیں، اب قحط سالی اور مہنگائی کے عذاب نے ہمیں کہیں کا نہ رکھا ہے۔ قتل و غارت گری ہر طرف ہے۔ لوٹ مار اور ڈاکے، بدامنی، ہر کس و ناکس کسی نہ کسی آفت میں گرفتار ہے، سود و رشوت عام ہے۔ نا کوئی قانون ہے نہ سزا۔ پورا معاشرہ عذابِ الٰہی کا شکار ہے۔ یہ وَبال ہم پر دنیا کے لالچ، حرص و طمع کے باعث آیا ہے کہ ہم مال، اولاد اور جائیداد کی ہوس میں پڑے ہوئے ہیں۔ جب کہ اَللہ تعالیٰ تو یوں فرماتے ہیں:

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ (آیات:۱،۲؛ تکاثر:۱۰۲، پارہ:۳۰)

''زیادتی کی چاہت نے تمہیں غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم قبرستان جا پہنچے''۔

فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ (آیت:۲، حشر:۵۹، پارہ:۲۸)

''پس عبرت حاصل کرو اے چشمِ عبرت رکھنے والو!''۔

ان حالات میں اگر آج اُمّتِ مُسلمہ سنجیدگی کے ساتھ اپنی عبادات پر غور کرے تو معلوم ہوگا کہ ان عبادات سے ہمارا خشوع و خضوع نکل چکا ہے۔ بندوں کا جو خلوص عبادت

Marfat.com

کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو مطلوب ہے اس سمت میں ہماری عبادت ہی نہیں ہو رہی ہے۔ اگر ہم اپنے پہلے ہی رُکن نماز کو دیکھیں تو ہمارا یہ عمل ہدایت کے برعکس نظر آتا ہے۔ کیونکہ باجماعت نماز پڑھنے سے مسلمانوں میں ہم آہنگی، میل جول، محبت اور ایک دوسرے کے لئے ہمدردی و رواداری اور ایک دوسرے کی خیر و خبر گیری کا ذریعہ ہونا تھی، اس عبادت کا مقصد مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرنا تھا اور جمعہ و عیدین کی نمازوں میں خصوصاً مسلمانوں کی قوت کا اظہار بھی تھا مگر افسوس کہ یہ نمازیں روایتی انداز میں پڑھی جاتی ہیں اِلّا ماشاء اللہ جن کو توفیق ہے ان کا خلوص نمایاں نظر آتا ہے۔ مگر عمومی حال یہ ہے کہ جماعت ختم ہوتے ہی نمازی مسجد سے تیزی سے ایک دوسرے کو پھلانگتے ہوئے نکل جاتے ہیں یہ نکلنا باعثِ اذیت تو ہے ہی خلافِ تعلیمات بھی ہے۔ وہ یگانگت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلِہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں بڑی قربانیوں کے بعد پیدا کی تھی وہ عبادت کی روح ہم میں سے آج کیوں نکل گئی ہے؟ ہمارا صبر و تحمل ہر معاملے میں جاتا رہا۔ یہی حال ہمارے حج کا ہے کہ اس عبادت میں مسلمانوں کا اِزدِحام تو لاکھوں تک پہنچ جاتا ہے مگر وہاں بھی کوئی مرکزیت نظر نہیں آتی۔ حجرِ اسود کے بوسے کا معاملہ ہو، رمی کرنے کا ہو، قربانی کرنے یا اندرونی سفر کا معاملہ ہو، غرض کہ عبادت کا کوئی بھی جزو ہو کسی مقام پر نظم و ضبط نظر نہیں آتا۔ حالانکہ حج کا ادا کرنا سال میں ایک بہترین موقع ہوتا ہے کہ مسلمانانِ عالم وہاں جمع ہوتے ہیں۔ وہ ایک منظّم طریقے سے اس عبادت کو انجام دیں۔ وہ یقیناً ایک سنہری موقع ہوتا ہے کہ مسلمان سلاطین، بادشاہ، حکمراں اور اپنے اپنے ملک کے ذمّے دار آپس میں مل بیٹھ کر پوری امتِ مسلمہ کے لئے وقت کے تقاضے کے مطابق اور ہر مسلم ملک کے اپنے مسائل کے اعتبار سے ایک لائحہ عمل تیار کریں اور اسے اتفاقِ رائے سے متعلقہ ملکوں میں رائج کریں لیکن اس میں شرط یہ ہو کہ سب کا مشورہ اور اتفاق بھرپور شامل ہو۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ عملی طور پر ایسا کچھ نہیں ہوتا بلکہ عوام و خواص سب حج کر کے لوٹ آتے ہیں۔ اس سے نہ تو اپنی اصلاح و ترقی ہوتی ہے اور نہ ہی غیر قوموں پر کوئی اثر ہوتا ہے۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ حج پر آنے والے وفود اور قافلوں سے خود ملاقاتیں فرماتے تھے۔ وہ ان لوگوں میں خالقِ حقیقی کی وحدانیت اور دین کی تعلیمات بیان فرماتے تھے۔ نتیجۃً بے شمار افراد دین

Marfat.com

اسلام کی حقانیت کو سمجھ کر داخلِ اسلام ہو جاتے تھے۔ آج بھی وہاں مسلمانوں کے عقائد درست کرنے کے لئے بہت بڑے پیمانے پر کام ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر ہم حج پر جانے والوں کو دیکھیں تو اکثر کا حال یہ ہے کہ ان کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ اس میں کون سے اعمال کرنا ہیں اور ان کی صحیح ترتیب کیا ہے؟ دین کی عبادات کیا ہمیں یہ تعلیم دیتی ہیں کہ ہم سب اپنے اپنے منہ ہو جائیں حالانکہ اس غفلت سے بچنا اور حج کی تربیت حاصل کرنا ہر حاجی کے لئے لازمی ہے۔ دیکھنے میں آتا ہے کہ مسلمانوں کا کوئی ملک دوسرے ملک کے بگڑے ہوئے حالات میں نہ تو اُس سے تعاون کرتا ہے نہ ہی اُسے اپنے جسم کا ایک حصہ سمجھتا ہے۔ یہ حال دن بدن مزید بگڑتا چلا جا رہا ہے۔

رمضان المبارک کے ماہ کو دیکھ لیجئے۔ ایک خاصی تعداد مل جائے گی جو روزے خور ہیں کتنے لوگ ہیں جو اس ماہِ مقدس میں بھی رجوع اِلی اللہ نہیں ہوتے۔ قربانی کے موقع پر مشاہدہ کر لیں جس میں مہنگے ترین جانور خرید کر ان کی نمائش کی جاتی ہے۔ یہ نام ونمود نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ معلوم ہوتا ہے کہ عبادات کی بس رسمیں ادا کی جا رہی ہیں۔ کیا ان اعمال سے ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کو راضی کر لیں گے؟ جب قوم نے یہ راہ جانتے بوجھتے اختیار کر لی اور دوسری طرف ہماری مرکزیت کی کوئی علامت ہی باقی نہ رہی تو مسلمان ہر محاذ پر کمزور پڑ گئے یہ سب کچھ آپس کے انتشار سے بھی ہوا۔ جب غیر قوموں نے مسلمانوں کا یہ حال دیکھا تو انہوں نے امتِ مسلمہ کے خلاف سر اٹھا لیا اور اسے نادار وتنہا دیکھ کر برباد کرنے کی کوئی کسر نہ چھوڑی۔ دکھ تو اِس بات کا ہے کہ اپنے بھی غیر کے ساتھ ہو گئے اور دنیا کمانے لگے۔ چنانچہ یہ پھوٹ اور انتشار خود ہمارے ہی لئے خطرناک ثابت ہوا۔ مولانا حالی مرحوم نے اس حال کا اظہار اپنے ایک ہی شعر میں فیصلہ کن کر دیا۔

پھوٹ ہو جس قوم میں وہ قوم کیا
حق میں ہے اس قوم کے بہتر فنا

آج ہم اسی بدبختی کا بری طرح شکار ہیں۔ اپنی اصلاح کی تو فکر نہیں کرتے بس غیروں پر تنقید کر کے فارغ ہو جاتے ہیں۔ ہماری عملی زندگی کا تو یہ حال ہے کہ مسلم معاشرے میں جھوٹ

Marfat.com

بولنا، وعدہ خلافی کرنا، کم تولنا، ملاوٹ کرنا، سڑی گلی چیز اچھی چیز میں ملا دینا، مخلوط تعلیم کو رواج دینا، بازاروں میں بے پردگی اور عریانیت کا ہونا، سود و رشوت کا عام ہونا، شراب اور جوئے کے علاوہ روزانہ قتل و غارت گری کا ہونا، کمزور پر ظلم، زمینوں پر قبضہ، ڈاکے، چوری، مصنوعی مہنگائی ایسا لگتا ہے کہ ہم یا تو اپنی انتہا تک پہنچ چکے ہیں یا پہنچنے والے ہیں۔ آج کا انسان ظلم و بربریت میں ایک درندہ بن گیا ہے۔ اس کے دل سے رحم نکل چکا ہے گویا ایک انسان دوسرے انسان کے لئے ایک آفت بن گیا ہے۔ انسان کی اس شقیق القلبی کو شاعر نے اپنے احساسات میں یوں بیان کیا ہے۔

ستم کسی کے لئے اور جفا کسی کے لئے
اب آدمی ہی مصیبت ہے آدمی کے لئے

کیا یہ قربِ قیامت کے آثار ہیں؟ یا روشن خیالی کی غیر مہذّب، غیر متمدِّن بے ڈھنگی چال ہے؟ ایٹمی ترقی کی دوڑ ایسی ہو رہی کہ جس میں انسانی جانیں بے قیمت ہو کر رہ گئی ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ زمین و آسمان نے بھی ہم سے آنکھیں پھیر لی ہیں۔ کوئی پناہ گاہ نظر نہیں آتی۔ ہر طرف وحشت و بربادی کا عالم ہے۔ اِن سخت و کٹھن حالات میں رئیس امروہوی مرحوم کا قطعہ یاد آتا ہے۔ کہتے ہیں کہ۔

ابھی تو ایٹمی ابلیس ننگا ناچ ناچے گا
ابھی تو اور انسانوں کی شامت آنے والی ہے
ان ارضی و سماوی حادثوں کو سہل مت جانو
قیامت آچکی ہے یا قیامت آنے والی ہے

بہر کیف یہ بداعمالیاں اس مسلم معاشرے میں جاری ہیں جس کی تعلیمات سنہری حروف سے بھی زیادہ قیمتی ہیں۔ کیا سچے مومنوں کی یہی نشانیاں ہیں؟ افسوس کے ہم نے اپنے ایمان کا سبق ہی بھلا دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں جس مقام پر ہونا چاہیئے تھا ہم وہاں نہیں ہیں۔ شاعر مشرق علامہ اقبال مرحوم کا مشاہدہ بھی یہی تھا۔ دیکھیئے وہ کس دکھ سے مسلمانوں کا حال بیان

Marfat.com

کرتے ہیں۔

نہ مومن ہے نہ مومن کی امیری
نہ صوفی کی رہی روشن ضمیری
خدا سے پھر وہی قلب و نظر مانگ
نہیں ممکن امیری بے فقیری

پس امت مسلمہ کو اپنے اس غیر شرعی ڈھنگ سے نکل جانا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر نظر کر کے رسول ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے کی ٹھان لینا چاہیئے۔ یہ عزم ہمیں یاد دلائے گا کہ ہر کلمہ گو مسلمان ایک دوسرے کا بھائی ہے۔ پھر عبادات میں لطف پیدا ہوگا۔ جماعت کی نماز سے اتفاق واتحاد پیدا ہوگا۔ اس عبادت کے ذریعے ہم ایک دوسرے کی خبر گیری کریں گے۔ جمعہ و عیدین کی نماز میں وہی روح پیدا کر کے دشمنِ اسلام کو متاثر کریں گے۔ حج کے اعمال کے ساتھ تمام دنیا کے سلاطین، بادشاہ، حکمراں اور نگراں اپنے اپنے ملکوں کی نمائیدگی کرتے ہوئے بیت اللہ میں حاضر ہو کر اپنے خالقِ کون ومکاں سے مدد طلب کریں گے اور اپنے میں سے کسی ایک کو پوری امتِ مسلمہ کی سرپرستی کے لیے مرکزی حیثیت سے چن لیں گے۔ ساتھ ہی دنیا کے ہر میدان میں جیسے سپاہ گری، گھڑ سواری، تیر اندازی، تلوار کی مشق، اسلحہ چلانا، اسلحہ کی تیاری، غوطہ خوری، پہلوانی اور جوہری توانائی پیدا کرنے میں کسی سے پیچھے نہ رہیں گے۔ یہ سب کچھ آپس کے مشوروں سے کیا جائے گا اور اس عمل سے اتحاد بھی پیدا ہوگا۔

ہم اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کو کثرت عمل کے بجائے حسنِ عمل پسند ہے جس میں بندہ گناہ ترک کرتا چلا جائے۔ گناہوں کو چھوڑنا اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ ہماری دعائیں قبول نہ ہونے کا سبب یہی ہے کہ ہم گو کہ عبادات تو بہت کر رہے ہیں لیکن عملی طور پر راستہ دنیاوی اختیار کر چکے ہیں تو پھر ہماری دعاؤں کے ثمرات ہمیں کس طرح نظر آئیں گے؟ مسلمانوں کے عروج وزوال کی داستانیں تاریخ اسلام میں پھیلی پڑی ہیں۔ مگر جب بھی اس قوم نے دین سے غفلت اور اللہ تعالیٰ کے احکامات اور نبی ﷺ کی تعلیمات کو بھلایا تو وہ کسی آفت میں پھنس کر ہی رہی اور ہر مرتبہ چند غداران قوم دشمن سے جا ملے جس کے سبب

Marfat.com

مسلمانوں کی حکومتیں تک ختم ہو گئیں۔ جیسے مغلیہ سلطنت کا خاتمہ ہوا۔ اِسی طرح مسلمانوں کی ایک مضبوط ترین سلطنت عثمانیہ بھی ڈھادی گئی۔

یہ جو کچھ ہوا، ہماری آپس کی غداری، اَللّٰہ تعالیٰ سے نافرمانی اور بداعمالیوں کے سبب سے ہوا' حالانکہ ہماری اصلاح کے لئے اَللّٰہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ نقشہ پہلے ہی واضح طور پر بہت کھول کر بیان کر دیا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ O (آیت:۴۱، روم:۳۰، پارۃ:۲۱)

''خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب فساد پھیل گیا ہے تا کہ اَللّٰہ ان کو ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے عجب نہیں کہ وہ باز آ جائیں''۔

امتِ مسلمہ میں اتحاد نہ ہونا پوری قوم کا خسارہ ہے اور صراطِ مستقیم سے ہٹ جانا بڑی تباہی ہے۔ ۱۹۶۷ء میں بیت المقدس ہم سے چھین لیا گیا اور ہم خوابِ غلفت میں پڑے رہے۔ ۱۹۷۱ء میں پاکستان کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے۔ مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بن گیا اور ہم کچھ بھی نہ کر سکے۔ غرض یہ کہ امت پر زوال پر زوال آتا رہا اور لوگ جمہوریت، روشن خیالی، آزادیِ نسواں اور جھوٹی ترقی کا ڈھول پیٹتے رہے اور دوسروں پر انحصار کر کے سب کچھ کھو بیٹھے۔ یہ ماحول دیکھ کر شاعر کا دل بھی جل اٹھا اور اس نے دوسری قوموں کی ترقی سے متاثر ہو کر اپنی قوم کو یہ طنزیہ پیغام دیا۔

ترقی کرنے والے چاند کے سینے پہ اُتریں گے
تم اپنی رِیت کی دیوار پہ بیٹھے رہو بیٹا

۱۸۵۷ء جو ہندوستان کا جنگ آزادی کا زمانہ تھا۔ اس میں بہادر شاہ ظفر کی آخری سلطنت کو ختم کر دیا گیا۔ دِلّی اُجڑ گئی۔ مغلیہ سلطنت ختم ہو گئی۔ مسلمان تِتّر بِتّر ہو گئے۔ کون کہاں گیا کسی کو کسی کا پتہ نہ چلا۔ ان گنت لوگوں کو پھانسی ہوئی۔ بے شمار لوگ قتل کر دیئے گئے۔ ایک افراتفری کا معاملہ مسلم معاشرے میں آ پڑا۔ بادشاہ کو قید کر دیا گیا۔ اس کڑے وقت کا حال بہادر شاہ ظفر نے اپنے اشعار میں اس طرح ڈھالا جو مسلمان معاشرے کو جھنجوڑ دیتا ہے۔

Marfat.com

گئی یک بیک جو ہوا پلٹ نہیں دل کو میرے قرار ہے
کروں غم ستم کا میں کیا بیاں میرا سینہ غم سے فگار ہے
وہ رعایائے ہند کیا ہوئی کہوں کیسے ان پہ جفا ہوئی
جسے دیکھا حاکم وقت نے کہا یہ تو قابلِ دار ہے

مغلیہ خاندان کے اس آخری تاج دار کو خود اپنی ہی بے بسی یا سیت اور محرومی پر اپنے ہی لئے یہ شعر بھی کہنا پڑا۔

کتنا ہے بدنصیب ظفر دفن کے لئے
دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں

حقیقت یہ ہے کہ جنگِ آزادی اور مسلمانوں کی بربادی کے وہ تڑپا دینے والے حالات قابلِ بیان نہیں ہیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے مسلمانوں کا عروج' زوال میں تبدیل ہو گیا اور ایک غیر قوم نے مسلمانوں کے اس ملک پر اپنا تسلط جما لیا۔

مسلمان ہر طرف سے پسپا ہو گئے تھے۔ زندگی کی تمنا جاتی رہی تھی۔ کسی کو پتہ نہیں تھا کہ اس کی موت کا پروانہ سرکار کب جاری کر دے۔ قتل و غارت گری اور لوٹ مار کا بازار ہر طرف گرم تھا۔ عدل و انصاف اُٹھ چکا تھا۔ ہر شخص ان حالات میں بیزار و پریشانی کے عالم میں مارا مارا پھر رہا تھا۔

شاعر نے ان اشعار میں مسلمانوں کا یہ دُکھڑا کچھ اس طرح بیان کیا ہے کہ پڑھنے والے کے دل پر حقیقت میں ضربیں لگتی ہیں۔

کمر باندھے ہوئے چلنے کو یاں سب یار بیٹھے ہیں
بہت' آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں
نہ چھیڑ اے نکہتِ بادِ بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹھکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں
نجیبوں کا عجب کچھ حال ہے اس دور میں یارو
جسے پوچھو یہی کہتے ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں

Marfat.com

المختصر امتِ مسلمہ کی اصلاح کی صورت یہ ہے کہ ہم صرف اَللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات پر مکمل عمل کریں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، تبلیغِ دین اور جہاد جیسی عبادات کو خلوصِ قلب سے ادا کریں۔ دنیا کے طمع و لالچ کو ترک کریں۔ اَللہ کا خوف دل میں بٹھائیں۔ مخلوق کا ڈر دل سے نکال دیں۔ یاد رکھیں کہ اَللہ تعالیٰ خالقِ کُل بڑا قوی، عزیز، قھار و جبار اور سب پر غالب ہے۔ لہٰذا برے اعمال سے توبہ کریں۔ موت کو بہت یاد رکھیں کہ عنقریب ایک دن اَللہ تعالیٰ کے سامنے ہماری پیشی ہونے والی ہے۔ اَللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًاۙ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا○

(آیات:۱۷، ۱۸، نوح:۷۱، پارۃ:۲۹)

''اور اَللہ ہی نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے، پھر اسی میں تمہیں لوٹا دے گا اور (اسی سے) تم کو نکال کھڑا کرے گا''۔

یا اَللہ ہماری مدد فرمانا، ہماری حفاظت فرما اور ہم سب کو تیری ہی طرف سے معافی کا انعام عطا فرما:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ○

''اے اَللہ تو ہماری اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی مغفرت فرما دے اور ان کے دلوں میں باہمی الفت و محبت پیدا کر دے اور ان کے باہمی تعلقات درست فرما دے اور اپنے اور ان کے دشمنوں پر ان کی مدد فرما''۔

۱۸۵۷ء میں دِلّی کے اُجڑ جانے کے تقریباً اکتیس ۳۱ سال کے بعد مولانا الطاف حسین حالی مرحوم نے ۱۸۸۸ء میں اپنے کلام میں ایک فریاد، رسول اللہ ﷺ کے حضور میں پیش کی جس میں اس دور کی امتِ مسلمہ کی خستہ حالی اور دین اسلام کے مٹنے کی کیفیت بیان کی ہے۔ اس کلام کا ہر شعر ایک پورا مضمون ہے جو امتِ مسلمہ کی بدحالی کی عکاسی کر رہا ہے۔ اب ہم اس 'فریاد' کو سامنے رکھ کر اپنے زمانے سے موازنہ کریں کہ تقریباً اس سوا سو سال کی مدت گزر جانے کے بعد امتِ مسلمہ نے دین و دنیا میں کتنی ترقی کی ہے۔ آیا ہم اس گزشتہ حالت کی

Marfat.com

سطح سے دینی احوال میں کچھ آگے بڑھے ہیں یا اس سطح سے بھی نچلی سطح پر آ گئے ہیں؟

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینہ کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ O
''ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے''۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ O
''پس عبرت حاصل کرو اے چشم بینا رکھنے والو''۔

وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ O
''اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے''۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط
''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے''۔

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ O
سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟''

Marfat.com

نظم پیشِ خدمت ہے۔ ملاحظہ ہو:

نظم 'فریاد'

(ازمُغانِ[1] حالی) مولانا الطاف حسین حالیؒ ۱۸۸۸ء

اقتباس[2] از عرضِ حال بجناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

اے خاصۂ[3] خاصانِ رُسُل[4] وقتِ دُعا ہے
اُمّت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب[5] الغربا ہے

جس دین کے مدعو تھے کبھی سیزر[6] و کِسریٰ[7]
خود آج وہ مہمانِ سرائے[8] فقرا[9] ہے

وہ دین ہوئی بزمِ جہاں جس سے چراغاں
اب اُس کی مجالس میں نہ بتّی نہ دیا ہے

جو دین کہ تھا شرک سے عالَم کا نگہباں
اب اس کا نگہبان اگر ہے تو خدا ہے

جو تفرِقے[10] اقوام[11] کے آیا تھا مٹانے
اُس دین میں خود تفرِقہ اب آکے پڑا ہے

جو دین کہ ہمدردِ بنی نوعِ[12] بشر تھا
اب جنگ وجدل[13] چار طرف اُس میں بپا ہے

جس دین کا تھا فقر[14] بھی اِکسیر[15] غنا[16] بھی
اُس دین میں اب فقر ہے باقی نہ غنا ہے

۱۔ہدیہ ۲۔انتخاب ۳۔اعلیٰ وافضل ۴۔رسول کی جمع ۵۔محتاج ومفلس ۶۔روم کا بادشاہ قیصر ۷۔ایران کا باشاہ نوشیرواں عادل ۸۔مسافر خانہ ۹۔فقیر کی جمع ۱۰۔پھوٹ، انتشار ۱۱۔قوم کی جمع ۱۲۔نسل انسانی ۱۳۔جھگڑا وفساد ۱۴۔مفلسی ۱۵۔مفید ۱۶۔دولت مندی، خوش حالی

Marfat.com

جو دین کہ گودوں میں پلا تھا حُکماء[1] کی
وہ عُرضہ[2] تیغِ[3] جُہلا[4] و سُفہا[5] ہے

جس دین کی حجت[6] سے سب اَدیان[7] تھے مغلوب[8]
اب معترض[9] اُس دین پہ ہر ہرزہ سَرا[10] ہے

ہے دین ترا اب بھی وہی چشمۂ صافی
دینداروں میں پر آب ہے باقی نہ صفا ہے

عالم ہے سو بے عقل ہے جاہل ہے سو وحشی
مُنعِم[11] ہے سو مغرور ہے مفلس سوگدا[12] ہے

یاں راگ ہے دن رات تو واں رنگ شب و روز
یہ مجلسِ اعیاں[13] ہے وہ بزم شرفا ہے

چھوٹوں میں اطاعت ہے نہ شفقت ہے بڑوں میں
پیاروں میں محبت ہے نہ یاروں میں وفا ہے

دولت ہے نہ عزت نہ فضیلت نہ ہنر ہے
اک دین ہے باقی سو وہ بے برگ[14] و نوا ہے

گو قوم میں تیری نہیں اب کوئی بڑائی
پرنام تری قوم کا یاں اب بھی بڑا ہے

ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مٹ جائے نہ آخر
مدت سے اِسے دَورِ زماں[15] میٹ[16] رہا ہے

وہ روشنی بام و درِ کشورِ[17] اسلام
یاد آج تلک جس کی زمانے کو ضیا[18] ہے

روشن نظر آتا نہیں واں[19] کوئی چراغ آج
بجھنے کو ہے اب گر کوئی بجھنے سے بچا ہے

۱۔دانش مند ۲۔نشانے پر، سامنے ۳۔تلوار ۴۔جاہل ۵۔نادان ۶۔دلیل ۷۔مذاہب ۸۔دبے ہوئے، عاجز ۹۔اعتراض کرنے والا ۱۰۔فضول گو ۱۱۔امیر ۱۲۔فقیر ۱۳۔اُمرا ۱۴۔بے کس ۱۵۔زمانہ ۱۶۔مٹانا ۱۷۔ملک ۱۸۔روشنی ۱۹۔وہاں

Marfat.com

عشرت[1] کدے[2] آباد تھے جس قوم کے ہر سو[3]
اُس قوم کا ایک ایک گھر اب بزمِ[4] عزا[5] ہے

چاؤش[6] تھے للکارتے جن رہ[7] گزروں میں
دن رات بلند اُن میں فقیروں کی صدا ہے

جو قوم کہ مالک تھی عُلوم اور حِکَم[8] کی
اب علم کا واں نام نہ حکمت کا پتا ہے

کھوج اُن کے کمالات کا لگتا ہے اب اتنا
گم دشت[9] میں اک قافلہ بے طَبل[10] ودَرا[11] ہے

بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی
ہے اِس سے یہ ظاہر کہ یہی حکم قضا[12] ہے

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ برے کام کا انجام برا ہے

کی زیبِ بدن سب نے ہی پوشاک کتاں[13] کی
اور برف میں ڈوبی ہوئی کشور کی ہوا ہے

درکار ہیں یاں معرکے میں جوشن[14] و خفتاں[15]
اور دوش[16] پہ یاروں کے وہی کہنہ[17] روا ہے

دریائے پر آشوب[18] ہے اک راہ میں حائل
اور بیٹھ کے گھڑناؤ پہ یاں قصدِ شنا[19] ہے

ملتی نہیں اک بوند بھی پانی کی جہاں مفت
واں قافلہ سب گھر سے تہی[20] دست چلا ہے

۱۔راحت،آرام ۲۔ٹھکانے،جگہ ۳۔ہرطرف،سمت ۴۔محفل،مجلس ۵۔ماتم پرسی ۶۔خبردار کرنے والا،عصابردار، نقیب ۷۔راستوں ۸۔حکمت ۹۔کھویا ہوا ۱۰۔ڈھول،نقارہ ۱۱۔جرس،گھنٹہ ۱۲۔فرمان الٰہی،تقدیر ۱۳۔باریک کپڑا ۱۴۔زِرہ ۱۵۔جنگی سینہ بند لباس ۱۶۔کندھا ۱۷۔قدیم ۱۸۔فساد ۱۹۔تیراکی ۲۰۔خالی ہاتھ

Marfat.com

یاں نکلے ہیں سودے کو درم لے کے پُرانے
اور سکّہ رواں شہر میں مدت سے نیا ہے
فریاد[۱] ہے اے کشتیٔ اُمّت کے نگہباں
بیڑا[۲] یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

اُمّت میں تری نیک بھی ہیں، بد بھی ہیں، لیکن
دلدادہ[۳] ترا ایک سے ایک اِن میں سوا ہے
ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے
نسبت بہت اچھی ہے اگر حال برا ہے

گردین کو جوکھوں[۴] نہیں ذلت سے ہماری
امت تری ہر حال میں راضی برضا ہے
عزت کی بہت دیکھ لیں دنیا میں بہاریں
اب دیکھ لیں یہ بھی کہ جو ذلّت میں مزا ہے

ہاں حالی گستاخ نہ بڑھ حدِ ادب سے
باتوں سے ٹپکتا تری اب صاف گلہ[۵] ہے
ہے یہ بھی خبر تجھ کو کہ ہے کون مخاطِب
یاں جنبشِ[۶] لب خارج از[۷] آہنگِ[۸] خطا ہے

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط
''ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے''۔

۱۔دُوہائی ۲۔قافلہ ۳۔عاشق ۴۔خطرہ،نقصان ۵۔شکوہ،شکایت ۶۔بولنا ۷۔سے ۸۔آواز،ارادہ

Marfat.com

کلماتِ اختتامیہ

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ شُکْرًا وَّلَکَ الْمَنُّ فَضْلاً .

''اے اللہ تیرے ہی لئے سب تعریفیں ہیں شکر کے ساتھ
اور تیرے ہی لئے احسان ہے فضل کے ساتھ''۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِعِزَّتِہٖ وَجَلاَلِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ .

''سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس کی عظمت وجلال کے
وسیلہ سے تمام نیک کام پورے ہوتے ہیں''۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ .

''اے ہمارے پروردگار ہم سے یہ خدمت قبول فرما۔
بے شک تو سننے والا (اور) جاننے والا ہے''۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِکَ عَلَیَّ عِنْدَ کِبَرِ سِنِّیْ وَانْقِطَاعِ عُمْرِیْ .

''یا اللہ میری سب سے زیادہ کشادہ روزی مجھے بڑھاپے اور عمر کے آخری حصے میں عطا فرما''۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ خَیْرَ عُمْرِیْ اٰخِرَہٗ وَخَیْرَ عَمَلِیْ خَوَاتِمَہٗ وَخَیْرَ اَیَّامِیْ یَوْمَ اَلْقَاکَ فِیْہِ .

''اے میرے پروردگار میری عمر کا بہترین حصہ اس کے آخری پہر کو بنائیے
اور میرے بہترین اعمال میرے آخری اعمال بنائیے اور میری زندگی کا
سب سے اچھا دن وہ بنائیے جس دن میں آپ سے ملوں''۔

اٰمین یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَقَضَی اللّٰہُ حَاجَاتِنَا. وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ
وَنَسْاَلُہُ الْمَوْتَ عَلَی الْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ. اٰمین یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ آج کتاب کا مضمون تمام ہوا۔ کتاب مکمل ہوئی۔ ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ .
جمعرات بعد نماز عصر، شام ۶ بج کر ۴۵ منٹ۔ ۹ رشعبان ۱۴۳۱ھ، ۲۲ رجولائی ۲۰۱۰ء۔

Marfat.com

مناجات

شانِ کرم رہے خیال اپنے اُمیدوار کا

لہو و لعب میں کھو دیا وقت جو تھا بہار کا　　آنکھ کھلی تو کب کھلی آیا جو دن شمار کا
اب تو نہیں ہے آسرا کوئی سیاہ کار کا　　مجھ کو بھروسہ ہے تیری رحمتِ بے شمار کا
شانِ کرم رہے خیال اپنے اُمیدوار کا

فکر بڑی یہ ہے مجھے دوں بھی تو تجھ کو کیا جواب　　میرے گناہ بے شمار تیرا ہے فضل بے حساب
عفو گناہ کا میرے کوئی نہیں ہے سدِّ باب　　مجھ سا زمانے میں نہیں کوئی حقیر اور خراب
شانِ کرم رہے خیال اپنے اُمیدوار کا

تیرے کرم کی تھی اُمید جس پہ میں اتنے دن جیا　　کام تیری خوشی کا کچھ آہ نہ مجھ سے ہو سکا
دل سے تجھے بُھلا دیا جُرم و خطا سے کام تھا　　شرم سے اب ہوں سر نگوں اور یہی ہے اِلتجا
شانِ کرم رہے خیال اپنے اُمیدوار کا

دل سے نہ ہو سکی کبھی بندگی تیری ایک بار　　بحرِ گُنہ میں غرق ہوں اپنے کیے پہ شرم سار
مونسِ غم ہے اب کوئی اور نہ کوئی غمگسار　　تیری خوشی میں ہوں میں خوش تیرے کرم پہ ہے مدار
شانِ کرم رہے خیال اپنے اُمیدوار کا

صفحۂ دل سے مٹ گئے روزِ ازل کے سب وعید　　کام تو میں نے بد کیے اور کرم کی ہے اُمید
تُو تو کرم نواز ہے شان سے تیری ہے بعید　　کیسے یقین میں کروں مجھ پہ عذاب ہو شدید
شانِ کرم رہے خیال اپنے اُمیدوار کا

Marfat.com

مجھ کو خطا پہ ناز ہے شان ہے تیری بے نیاز   میں تو گناہگار ہوں اور ہے تو کرم نواز
تجھ سے چھپا ہوا ہے کب سارا عیاں ہے میرا راز   خستہ و بے نوا ہوں میں تُو ہے کریم و کارساز
شانِ کرم رہے خیال اپنے اُمیدوار کا

نادر الکلام علیم داد خان خستہ

☆☆☆☆☆

قبر میں منکر نکیر سے سوالات کے وقت میت کی اُن فرشتوں سے التجا (شاعر کا تخیل بزبان میت):

اے نکیرین ٹھہر جاؤ، دیتا ہوں ابھی جواب
تازہ وارد ہوں، نیا گھر ہے، پریشانی ہے

رحیم داد خان شیدائی

Marfat.com

کتابیات

اس پوری کاوش میں درج ذیل مآخذ سے استفادہ کیا گیا ہے۔ نیز ان کتب سے استفادہ پر میں ان حضرات کا تہہ دل سے ممنون ہوں، ساتھ ہی عرض کرتا ہوں کہ یارب العالمین ان مصنفین اور مؤلفین کی تصنیف وتالیف کو شرفِ قبولیت عطا فرما اور ان پر اور ان کے اہل وعیال پر اپنے انعام واکرام کی خصوصی بارش مسلسل برسا۔ جو اس دارِ فانی سے گزر چکے ان کو اپنی مغفرتِ واسعا کے ساتھ دَرجاتِ عالیہ نصیب فرما اور ان کے دین کے کام کی برکت سے مجھ غریب الوطن کو بھی میرے اہل وعیال کے ساتھ اپنے صالحین بندوں میں شامل فرمالے۔

آمین، یا اللّٰہ یا رَحمٰن یا رَحیم.

(۱)......القرآن الحکیم	ترجمہ وتفسیر اختصار شدہ	مولانا اشرف علی تھانویؒ
(۲)......تفسیر عثمانی	ترجمہ وتفسیر	مولانا محمود الحسنؒ وشبیر احمد عثمانیؒ
(۳)......تفسیر ماجدی	ترجمہ وتفسیر	مولانا عبد الماجد دریابادیؒ
(۴)......القرآن الکریم	ترجمہ	مولانا فتح محمد جالندھریؒ
(۵)......معارف القرآن	ترجمہ وتفسیر ۸ جلدیں	شاہ عبد القادر دھلویؒ و مولانا حافظ محمد ادریس کاندھلویؒ
(۶)......معارف القرآن	ترجمہ وتفسیر ۸ جلدیں	مولانا محمود الحسنؒ و مولانا مفتی محمد شفیعؒ
(۷)......آسان ترجمہ قرآن وتشریحات ۳ جلدیں		مولانا محمد مفتی تقی عثمانی مدظلہ
(۸)......انوار القرآن	ترجمہ وتفسیر ۱۲ جلدیں	مولانا محمد نعیم مدظلہ، دارالعلوم دیوبند
(۹)......تفسیر ابن کثیر	ترجمہ وتفسیر ۵ جلدیں	مولانا محمد جونا گڑھیؒ
(۱۰)......القرآن الکریم	ترجمہ وتفسیر	سعودیہ حجاج ایڈیشن، مولانا محمد جونا گڑھیؒ و مولانا صلاح الدین یوسف
(۱۱)......حصنِ حصین	علامہ محمد بن الجزریؒ	مترجم مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ

Marfat.com

(۱۲)......شرح اَسمائے حُسنیٰ	قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوریؒ
(۱۳)......اَسمائے حُسنیٰ کی برکات	مولانا انظر شاہ کاشمیریؒ
(۱۴)......شرح اَسمائے حُسنیٰ	مولانا اصغر علی روحیؒ
(۱۵)......خصائص اَسمائے حُسنیٰ	مولانا واحد بخش غوثوی مہارویؒ
(۱۶)......تحفۂ سعادت	مولانا محمد مسعود ازہر مدظلہ
(۱۷)......اَسمائے حُسنیٰ	محمد حنیف عبدالمجید مدظلہ
(۱۸)......اَسماءاللہ عزَّ وجلَّ	رشیداللہ یعقوب صاحب مدظلہ
(۱۹)......اَلاسماءالحُسنیٰ	مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ
(۲۰)......اَلاسماءالحُسنیٰ	محمد ایوب سپرا صاحب
(۲۱)......خصوصیات اَسمائے حُسنیٰ	مولانا محمد ہارون معاویہ مدظلہ
(۲۲)......شرح اَلاسماءالحُسنیٰ	مطبوعہ تاج کمپنی
(۲۳)......قرآن مجید کا مختصر اشاریہ	ڈاکٹر اطہر محمد اشرف صاحب
(۲۴)......قرآن مجید کا انڈیکس	مطبوعہ مدرسہ عبداللہ بن مسعود اسلامیہ، منگھوپیر
(۲۵)......انڈکس مضامین قرآن کریم	عبدالحلیم ملک صاحب

Marfat.com

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ

جولوگ ایمان لائے ان کا دوست اللہ ہے کہ اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لے جاتا ہے۔

کلامِ الٰہی و اسمائے الٰہی

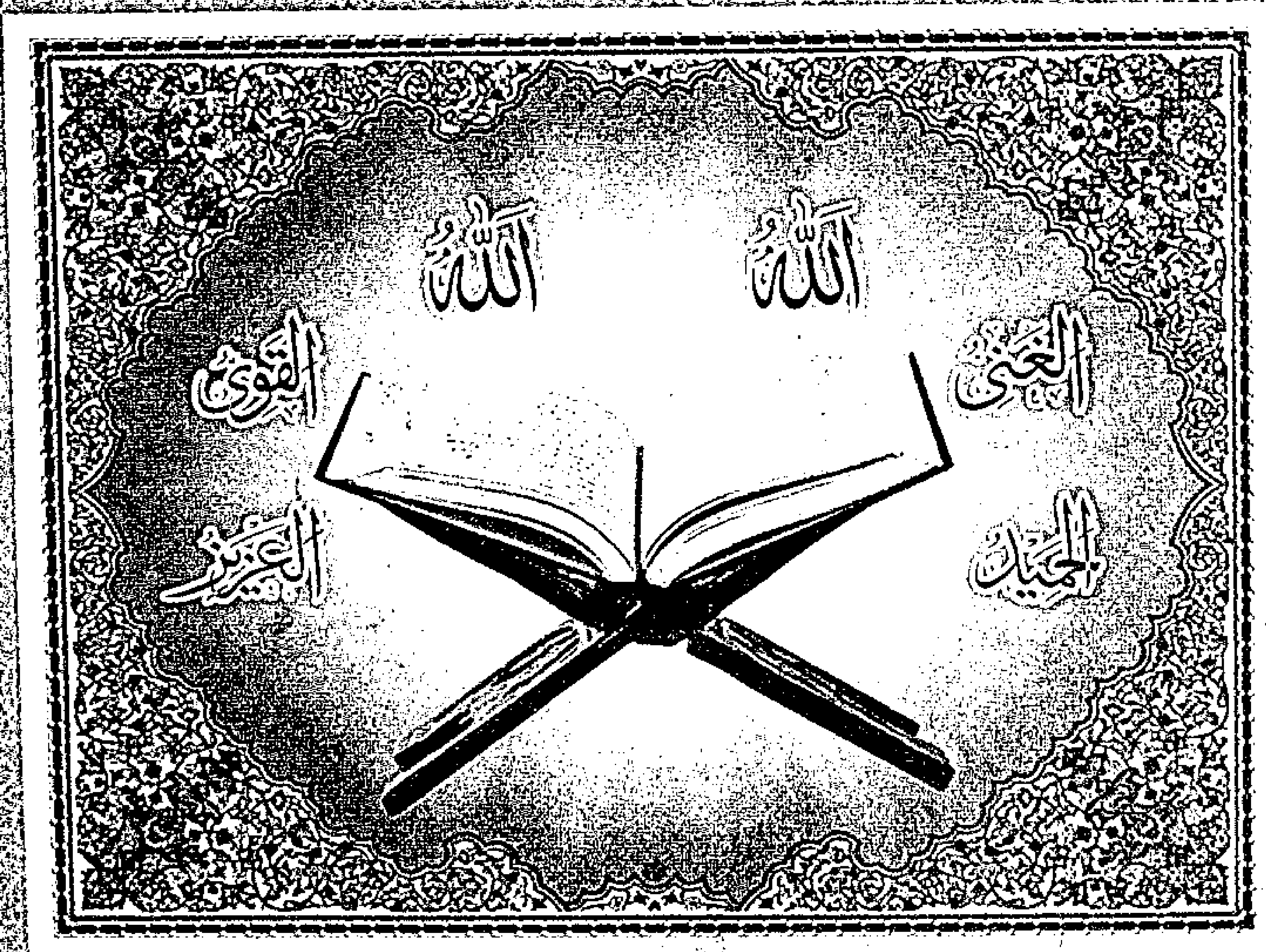

مصنف

زاہد محمد خان

Marfat.com